روزنامہ
وطن
WATTAN
The Urdu Daily
بڈگام

سنیچروار
01 فروری 2024
SATURDAY
01-FEBRUARY-2025

صفحہ 08
رنجی میں بھی ورات کا بلا نہیں چل سکا

صفحہ 08
مچل مارش چمپئنز ٹرافی سے باہر

جلد: 15 ■ شمارہ نمبر: 26 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■
■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■
The Urdu Daily WATTAN Budgam

حکومت کی تیسری مدت میں پچھلی دو مدتوں کے مقابلے تین گنا زیادہ کی رفتار سے کام جاری

پالیسی فالج کو ختم کرنے کیلئے مرکزی سرکار پُرعزم

نوجوانوں کی تعلیم اور انہیں روزگار کے نئے مواقع فراہم کرنے پر خاص توجہ مرکوز: صدر جمہوریہ دروپدی مرمو

سری نگر: ۳۱، جنوری //

صدر دروپدی مرمو نے جمعہ کو وقف بورڈ اور 'ون نیشن ون الیکشن' جیسے مسائل پر فیصلوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کی تیسری میعاد میں پچھلی 2 انتظامیہ کے مقابلے میں 3 گنا رفتار سے کام ہو رہا ہے جس میں 'پالیسی فالج' کو ختم کرنے کا عزم ہے۔ جے کے این ایس مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق بجٹ سیشن 2025-25 کے آغاز کے موقع پر پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے کہا کہ حکومت نے نوجوانوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی ہے اور ان کیلئے روزگار کے نئے مواقع پیدا کر رہی ہے۔ اپنا خطاب شروع کرنے سے پہلے، مرمو نے سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ کو خراج عقیدت پیش کیا جن کا حال ہی میں انتقال ہو گیا تھا۔ انہوں نے مہا کمبھ میں بھگدڑ میں مرنے والوں کو بھی خراج عقیدت پیش کیا۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے کہا کہ حکومت کی تیسری میعاد پچھلی انتظامیہ کے مقابلے میں تین گنا رفتار سے کام کر رہی ہے۔ حکومت نے وقف بورڈ اور ون نیشن، ون الیکشن جیسے مسائل پر بڑے فیصلے لیے ہیں۔ صدر نے نوٹ کیا کہ حکومت نے پالیسی فالج کو ختم کرنے کے عزم کے ساتھ کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری حکومت نے نہ صرف متوسط طبقے کے تعاون کو تسلیم کیا ہے بلکہ ہر موقع پر اس کی تعریف بھی کی ہے۔ صدر دروپدی مرمو نے کہا کہ حکومت زرعی پیداوار کے مناسب نرخ دینے اور کسانوں کی آمدنی بڑھانے کے لیے بھی کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ روزگار کے بہت سے مواقع پیدا ہو رہے ہیں کیونکہ کوآپریٹو سیکٹر کو معاشی طور پر بااختیار بنانے کے لیے مختلف اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ صدر دروپدی مرمو نے کہا کہ حکومت نے 3 کروڑ اضافی خاندانوں کو نئے مکان فراہم کرنے کے لیے پردھان منتری آواس یوجنا کو وسعت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے ساتھ ہی کہا کہ آیوشمان بھارت اسکیم کے تحت، حکومت نے 70 سال یا اس سے زیادہ عمر کے 6 کروڑ شہریوں کو ہیلتھ انشورنس فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صدر دروپدی مرمو نے کہا کہ حکومت نے نوجوانوں کی تعلیم اور ان کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے۔۔۔101

منسوخی 370 کے بعد جموں وکشمیر کی صورتحال بہتر

ادھمپور، سرینگر، بارہمولہ ریل لنک پروجیکٹ کی تکمیل خوشی کا مقام: دروپدی مرمو

سری نگر: ۳۱، جنوری //

صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے 'آرٹیکل 370 کی منسوخی کے بعد جموں وکشمیر کی صورتحال میں تبدیلی آنے کا دعویٰ کرتے ہوئے جمعہ کے روز کہا کہ کشمیر تک ٹرین کو حکومت کی ایک بڑی کامیابی ہے۔ جے کے این ایس مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق بجٹ سیشن 2025-25 کے آغاز کے موقع پر پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے کہا کہ آرٹیکل 370 کی منسوخی کے بعد جموں وکشمیر میں اہم تبدیلیاں آئی ہیں۔ پچھلے 6 مہینوں میں، حکومت نے مستقبل کا بنیادی ڈھانچہ تعمیر کرنے کیلئے ریکارڈ سرمایہ کاری کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ اودھم پور، سری نگر، بارہمولہ ریل لنک پروجیکٹ مکمل ہو گیا ہے، اور اب ملک کو کشمیر سے کنیا کماری تک ریلوے کے ذریعے جوڑا جائے گا۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے کہا کہ اس منصوبے کے تحت دریائے چناب پر دنیا کا بلند ترین ریل پل تعمیر کیا گیا ہے۔ صدر دروپدی مرمو نے وزارت ریلوے کی کامیابیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ادھم پور، سری نگر، بارہمولہ ریل لنک پروجیکٹ مکمل ہو۔۔۔102

نوگام حادثے میں زخمی شہری زندگی کی جنگ ہار گیا

سرینگر/31 جنوری //

کئی دن قبل سرینگر کے نوگام میں سڑک حادثے کے دوران شہری سکنہ صورہ میں جمعہ کی صبح زندگی کی جنگ ہار گیا۔ سی این آئی کے مطابق سرینگر کے نوگام علاقے میں سوموار کو ایک سڑک حادثہ پیش آیا تھا جس دوران ایک نوجوان جس کی شناخت نظیر احمد نقاش ساکنہ اپ ٹاؤن برزلہ کے بطور ہوئی تھی۔ مقامی لوگوں کے مطابق مذکورہ شہری کو زخمی حالت میں اسپتال منتقل کیا گیا جہاں وہ جمعہ کی صبح۔۔۔103

معراج العالم کی اختتامی تقریب: درگاہ حضرت بل میں سب سے بڑی تقریب کا انعقاد

فرزندان توحید کا اژدھام اُمڈ آیا، اللہ اکبر کے نعروں کی ہر طرف سنائی دی گونج، ماحول بھی معطر

سرینگر/31 جنوری //

معراج العالم کی اختتامی تقریب پر درگاہ حضرت بل میں فرزندان توحید اور عاشقان رسول ﷺ کا اژدھام اُمڈ آیا، جو نماز جمعہ کے بعد دیدار موئے مقدس ﷺ سے فیضیاب ہوئے۔ درود حضور اصلی علیک یا رسول اللہ، وسلم علیک یا حبیب اللہ کا ورد کرتے ہوئے فرش پر استادہ عرش کی طرف ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں، خطاؤں اور لغزشوں کی معافی طلب کی۔ سی این آئی کے مطابق وادی کشمیر میں معراج العالم کے تقریب جمعہ کو بھی وادی بھر میں پوری عقیدت و احترام کے۔۔۔104

وزیر خزانہ نے کیا لوک سبھا میں اقتصادی سروے پیش

2047 تک ترقی یافتہ بھارت طویل مدتی ہدف کا تصور: وزیر خزانہ نرملا سیتارمن

سری نگر: ۳۱، جنوری //

مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے جمعہ کو لوک سبھا میں اقتصادی سروے 2024-25 پیش کیا۔ اکنامک سروے ایک سالانہ دستاویز ہے جو حکومت کی طرف سے مرکزی بجٹ سے پہلے معیشت کی حالت کا جائزہ لینے کے لیے پیش کی جاتی ہے۔ دستاویز معیشت کے مختصر سے درمیانی مدت کے امکانات کا بھی جائزہ فراہم کرتی ہے۔ جے کے این ایس مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق اقتصادی سروے وزارت خزانہ میں محکمہ اقتصادی امور کے اقتصادی ڈویژن نے چیف اقتصادی مشیر کی نگرانی میں تیار کیا ہے۔ پہلا اقتصادی سروے 1950-51 میں وجود میں آیا جب یہ بجٹ دستاویزات کا حصہ ہوا کرتا تھا۔ 1960 کی دہائی میں، اسے مرکزی بجٹ سے الگ کر دیا گیا اور بجٹ پیش کرنے سے ایک۔۔۔105

سالانہ امتحانات کے پیش نظر تمام اساتذہ

10 فروری سے اپنے متعلقہ اسٹیشنوں پر حاضر رہیں گے

سرینگر/31 جنوری //

بچوں کے سالانہ امتحانات کے پیش نظر تمام اساتذہ 10 فروری 2025 سے اپنے متعلقہ اسٹیشنوں پر حاضر رہیں گے کی بات کرتے ہوئے ناظم تعلیم کشمیر ڈاکٹر جی این ایتو نے کہا کہ ان کی خدمات کسی بھی وقت درکار ہو سکتی ہیں لہذا انہیں کال پر دستیاب رہنا چاہئے۔ سی این آئی کے مطابق ناظم تعلیم کشمیر ڈاکٹر جی این ایتو نے کہا کہ سرمائی تعطیلات کے دوران اساتذہ کو کسی دفتر میں شامل ہونے کی ضرورت نہیں ہے لیکن انہیں امتحانات کے پیش نظر اپنے متعلقہ اسٹیشنوں پر اپنی موجودگی کو یقینی بنانا چاہیے۔ ڈاکٹر جی این ایتو نے کہا کہ تمام اساتذہ 10 فروری 2025 سے اپنے متعلقہ اسٹیشنوں پر دستیاب رہیں گے ڈائریکٹر نے مزید کہا کہ اساتذہ کو 10 فروری کو ضلع یا زون کی سطح پر کسی بھی دفتر میں باضابطہ طور پر شامل ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔106

ترقی کیلئے ریاستوں اور مرکزی حکومتوں کو مل کر کام کرنا چاہئے

بجٹ اجلاس نیا اعتماد اور توانائی پیدا کرے گا: وزیر اعظم نریندر مودی

سری نگر: ۳۱، جنوری //

وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کو پارلیمنٹ کے احاطے میں 2025-26 کے بجٹ اجلاس کے آغاز سے قبل میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ریاستوں اور مرکزی حکومتوں کو مل کر کام کرنا چاہیے۔ خوشحالی کی دیوی لکشمی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے ریمارکس دیے کہ آج بجٹ اجلاس کے آغاز کے موقع پر دیوی لکشمی کو یاد کرنے کا رواج ہے، جو حکمت، خوشحالی اور فلاح و بہبود دیتی ہے۔ جے کے این ایس مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق یہ بتاتے ہوئے کہ ہندوستان نے اپنی جمہوریہ کے 75 سال مکمل کر لیے ہیں، جو کہ ہر شہری کیلئے بے حد فخر کی بات ہے، وزیر اعظم نریندر مودی نے زور دے کر کہا کہ یہ کامیابی جمہوری دنیا میں بھی ایک خاص مقام رکھتی ہے، جو ہندوستان کی طاقت اور اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ ملک کے عوام۔۔۔107

جموں وکشمیر میں حکومتی طریقہ کار کے قواعد

مسودہ تیار کرنے کیلئے قائم 9 رکنی بزنس رولز کمیٹی

سری نگر: ۳۱، جنوری //

یونین ٹریٹری جموں وکشمیر میں حکومت کے طریقہ کار اور کاروبار کے قواعد کے مسودے کو ممکنہ طور پر 3 مارچ سے شروع ہونے والے اسمبلی اجلاس میں پیش کیا جائے، اور اسی مقصد کے تحت 9 رکنی بزنس رولز کمیٹی کی اگلی اور اہم میٹنگ 4 فروری 2025 کو طلب کی گئی ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق جموں وکشمیر مقننہ کی بزنس رولز کمیٹی کی اگلی میٹنگ 4 فروری 2025 کو ہوگی۔ میٹنگ جموں وکشمیر اسمبلی کے اسپیکر عبدالرحیم راتھر کی صدارت میں صبح 11 بجے اسمبلی کمپلیکس جموں میں ان کے دفتر کے چیمبر میں منعقد ہوگی۔ اب تک، جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی میں کاروبار کرنے کے۔۔۔108

ہندواڑہ اور بڈگام میں تین منشیات فروش گرفتار

سرینگر/31 جنوری //

منشیات کے خلاف جاری لڑائی میں ایک اہم پیش رفت کرتے ہوئے ہندواڑہ اور بڈگام میں 03 منشیات فروشوں کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے ممنوعہ مادہ برآمد کر کے ضبط کی۔ سی این آئی کے مطابق منشیات کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے ہندواڑہ میں پولیس نے دو الگ الگ جگہوں پر دو منشیات کو گرفتار کیا۔۔۔109

نوجوان جموں وکشمیر کے روشن کل کیلئے ہماری امید

قدیم تہذیب کے نظریات اور اقدار کو آگے بڑھانے کیلئے ان پر بڑی ذمہ داری

سرینگر/31 جنوری //

نوجوان ہمارا مستقبل ہیں اور وہ جموں و کشمیر کیلئے ایک بہتر دنیا اور روشن کل کیلئے ہماری امید ہیں کی بات کرتے ہوئے لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ نوجوانوں پر ہماری قدیم تہذیب کے نظریات اور اقدار۔۔۔110

انجینئر رشید کے حق میں عوامی اتحاد پارٹی کے

کارکنوں کا بھوک ہڑتال سرینگر میں پولیس نے ناکام بنایا

سرینگر/31 جنوری //

تہاڑ جیل میں نظر بند ممبر پارلیمنٹ برائے بارہمولہ انجینئر رشید کے حق میں عوامی اتحاد پارٹی کے بھوک ہڑتال کو پولیس نے سرینگر میں ناکام بناتے ہوئے کئی کارکنوں کو حراست میں لیا۔ سی این آئی کے مطابق سرینگر میں پولیس نے عوامی اتحاد پارٹی کی طرف سے جیل میں بند رکن پارلیمنٹ انجینئر رشید کی حمایت میں بھوک ہڑتال کرنے کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔ عینی شاہدین کے مطابق اے آئی پی کے اراکین سرینگر میں پارٹی دفتر کے باہر جمع ہوئے تھے، جو تہاڑ جیل میں بند انجینئر رشید کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے پرامن بھوک ہڑتال کرنے کا ارادہ رکھتے تھے تاہم، جیسے ہی احتجاج شروع ہوا، پولیس نے۔۔۔111

چلہ خرد کا زور: وادی کے بالائی علاقوں میں تازہ برفباری

سرینگر سمیت میدانی علاقوں میں ہلکی بارشیں، مزید برفباری اور بارشوں کی پیشگوئی

سرینگر/31 جنوری //

چلہ کلان کے اختتام کے ساتھ ہی چلہ خرد نے آتے ہی اپنا کمال دکھایا جس دوران وادی کے بالائی علاقوں میں تازہ برفباری اور سرینگر سمیت دیگر میدانی علاقوں میں ہلکی بارشوں کے چلتے شبانہ درجہ حرارت میں بہتری درج ہوئی ہے۔ بارشوں اور برفباری کے ساتھ ہی شہر سرینگر سمیت وادی کے بیشتر علاقوں میں خشک موسم سے لوگوں کو نجات ملی۔ سی این آئی کے مطابق چلہ خرد نے آتے ہی اپنا زور دکھایا جس۔۔۔112

جموں کے پونچھ سیکٹر میں مسلح تصادم آرائی

جھڑپ میں اب تک دو ملی ٹنٹ مارے گئے: فوج

سرینگر / 31 جنوری //

فوج نے کہا کہ جموں وکشمیر کے پونچھ سیکٹر میں جاری مسلح تصادم آرائی میں دو دہشت گرد مارے گئے ہیں۔ جبکہ علاقے میں آپریشن جاری ہے۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق یہ تصادم جمعرات کی رات اس وقت شروع ہوا جب علاقے میں لائن آف کنٹرول (ایل او سی) کے ساتھ دہشت گردوں کی نقل و حرکت کا پتہ چلا۔ گذشتہ رات پونچھ سیکٹر میں لائن آف کنٹرول پر دہشت گردوں کی نقل و حرکت کا پتہ چلا۔ الرٹ دستوں نے دراندازی کرنے والے دہشت گردوں کو تیزی سے روکا، جس سے شدید اور بھاری فائرنگ شروع ہوئی۔ آپریشن رات بھر جاری رہا، جس کے نتیجے میں دو دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا گیا، "فوج نے X پر ایک پوسٹ میں کہا۔۔۔113

بہار تلنگانہ وزرائے اعلیٰ وقف ترمیمی بل کو قانون

بننے سے روک دیں، مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش: محبوبہ

سرینگر/31 جنوری //

وقف ترمیمی بل کو مسلمانوں کے جذبات احساسات کے منافی قرار دیتے ہوئے پی ڈی پی صدر سابق وزیر اعلیٰ نے بہار اور تلنگانہ کے وزراء اعلیٰ نے مطالبہ کیا کہ وہ وقف ترمیمی بل کو قانونی شکل دینے کے معاملے کی مخالفت کر کے اپنے سیکولر ہونے کا ثبوت فراہم کر کے بی جے پی کو منافرت کی سیاست کی پیداوار قرار دیتے ہوئے کہا کہ وقف ترمیمی بل کے پاس ہونے سے ملک کے مسلمان محرومیت احساس کمتری کے شکار ہو گئے اور ان کے حقوق پر شب خون مارا جائیگا۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق پارلیمنٹری کمیٹی کی جانب سے لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا کو پانچ سو ساٹھ صفحات پر مشتمل رپورٹ پیش کرنے کے ایک دن بعد پی ڈی پی صدر۔۔۔114

کیا نیند کی خرابی ہمیں جلدی بوڑھا کر دیتی ہے؟

جن ادھیڑ عمر لوگوں میں نیند کی خرابی زیادہ تھی وہ اپنے آپ کو اتنی ہی تیزی سے بوڑھا ہوتا ہوا محسوس کر رہے تھے

لندن: برطانیہ میں ایک حالیہ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جو لوگ اکثر خراب نیند کی شکایت کرتے ہیں، وہ خود کو وقت سے پہلے ہی بوڑھا محسوس کرنے لگتے ہیں۔ واضح رہے کہ ماہرین کے نزدیک "معیاری" یا "اچھی" نیند سے مراد یہ ہے کہ آپ جب رات کے وقت سونے کے لیے لیٹیں تو آپ کو زیادہ سے زیادہ 30 منٹ میں نیند آجائے، آپ پوری رات (اپنی عمر کے مطابق) صحیح وقت تک سوتے رہیں، آپ کی نیند نہ ٹوٹے اور اگر رات میں آنکھ کھلے تو صرف ایک مرتبہ، اس سے زیادہ نہیں۔ علاوہ ازیں، جب آپ صبح سو کر اٹھیں اور خود کو تازہ دم محسوس کریں تو اس کا مطلب بھی یہی لیا جائے گا کہ آپ نے رات میں معیاری اور پوری نیند لے لی ہے۔ اب تک کی تحقیقات سے نیند کی خرابی کا تعلق دل، شریانوں اور دماغ کی مختلف بیماریوں سے واضح طور پر سامنے آچکا ہے۔ تازہ مطالعے نے اس فہرست میں ایک اور تشویش کا اضافہ کردیا ہے۔ برطانیہ میں عمر رسیدگی کے حوالے سے جاری ایک طویل مطالعے "پروٹیکٹ اسٹڈی" میں شریک ہونے والے کئی رضا کاروں نے نیند کی خرابی کے ساتھ ساتھ اپنے ذہن میں منفی سوچ بڑھ جانے کی شکایت بھی کی تھی۔ اس پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے "پروٹیکٹ اسٹڈی" میں شریک، پچاس سال یا زیادہ عمر کے 4824 سے بطور خاص ان کی نیند اور جذباتی کیفیات کے بارے میں تقریباً تین سال تک وقفے وقفے سے معلومات جمع کی گئیں۔ اس مقصد کے لیے تفصیلی سوالناموں کے ذریعے ان افراد سے نیند کے معیار، دورانیے، یادداشت میں آنے والی منفی تبدیلیوں، تازگی، موٹیویشن اور سرگرمیوں وغیرہ سے متعلق سال میں دو مرتبہ معلومات حاصل کی گئیں۔ معلومات کا تجزیہ کرنے پر پتا چلا کہ جن لوگوں میں نیند کی خرابی زیادہ تھی، وہ منفی خیالات، چڑچڑے پن، مایوسی، یادداشت کی خرابی اور اسی طرح کے دوسرے ذہنی و نفسیاتی مسائل میں زیادہ مبتلا تھے۔ ایسے افراد کی اکثریت کا کہنا تھا کہ وہ خود کو تیزی سے، ایسے افراد کی اکثریت کا کہنا تھا کہ وہ خود کو تیزی سے بوڑھا ہوتا ہوا محسوس کررہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ عمر بڑھنے کے ساتھ بڑھاپا آنا قدرتی بات ہے لیکن اس طرح سے بوڑھا ہونا ان میں شدید ناگوار قسم کے خیالات بھی پیدا کررہا ہے۔ ریسرچ جرنل "سلیپ اینڈ سلیپ میڈیسن" کے تازہ شمارے میں اس حوالے سے شائع شدہ تحقیق میں ماہرین کا کہنا ہے کہ ناگواری کا یہ احساس ان لوگوں کے ذہنی و نفسیاتی مسائل کو مزید بڑھانے کا باعث بن جاتا ہے۔ اسی لیے ان کا مشورہ ہے کہ دوسرے اقدامات کے ساتھ ساتھ، اگر معیاری نیند پر بھی توجہ دی جائے تو عمر رسیدگی سے وابستہ کئی مسائل کو واقع ہونے سے پہلے ہی روک کر بڑھاپا خوشگوار بنایا جاسکتا ہے۔

کورونا وائرس سے بچانے والی چیونگم بھی ایجاد

یہ پہلا موقع ہے کہ چیونگم کو کسی بیماری کا علاج کرنے کیلیے تیار کیا گیا ہے

امریکی سائنسدانوں نے ایک ایسی چیونگم تیار کرلی ہے جسے چبا کر کورونا وائرس کا پھیلاؤ بڑی حد تک روکا جاسکے گا۔ تفصیلات کے مطابق، کورونا وائرس (سارس کوو 2) سے متاثرہ افراد کے تھوک (لعابِ دہن) میں اس وائرس کی بہت زیادہ مقدار ہوتی ہے جو اسی تھوک کے ساتھ جسم کے اندر پہنچ کر اس بیماری (کووڈ 19) کو شدید تر کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ لہٰذا، ماہرین کا خیال تھا کہ تھوک میں کورونا وائرس کی مقدار کم کرکے اس بیماری کی شدت میں بھی کمی لائی جاسکتی ہے۔ اسی سوچ کے پیشِ نظر انہوں نے ایک ایسی چیونگم تیار کی جس میں "ایس 2" (ACE2) کہلانے والے پروٹین کی وافر مقدار شامل تھی۔ یہ پروٹین کورونا وائرس کو خلیے کی سطح سے چپکنے اور خلیے میں داخل ہونے سے روکتا ہے؛ اور اس طرح یہ کووڈ 19 کا اثر بھی زیادہ سنگین ہونے نہیں دیتا۔ ابتدائی تجربات میں اس چیونگم کا سفوف، کلچر ڈش میں رکھے ہوئے انسانی لعابِ دہن پر کامیابی سے آزمایا جاچکا ہے۔ ان تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ صرف 5 ملی گرام چیونگم نے انسانی تھوک میں کورونا وائرس کی مقدار خاصی کم کردی۔ البتہ، جب یہ مقدار بڑھا کر 50 ملی گرام کی گئی تو اس نے تھوک کے نمونوں میں سے کورونا وائرس کی 95 فیصد مقدار ختم کردی۔ اگرچہ یہ ایک امید افزا کامیابی ہے لیکن ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اس تحقیق کو بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش نہ کیا جائے کیونکہ ابھی

پھلوں کا رس نومولود بچوں میں موٹاپے کی وجہ بن جاتا ہے، تحقیق

میری لینڈ: امریکی سائنسدانوں نے چار ہزار سے زائد نوزائیدہ بچوں پر سات سالہ تحقیق کے بعد دریافت کیا ہے کہ اپنی زندگی کے پہلے 12 مہینوں میں باقاعدگی سے پھلوں کا رس پینے والے بچے، بعد کی عمر میں موٹاپے کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اس تحقیق میں امریکا کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اور دوسرے طبی اداروں کے ماہرین نے بچوں کی ماؤں سے سوال جواب کیے اور سروے فارمز بھروائے جن کا تعلق ان کے بچوں کی روزمرہ غذاؤں سے تھا۔ اگرچہ بچوں کی غذا اور صحت کے حوالے سے 'امریکن اکیڈمی آف پیڈیاٹرکس' کی واضح ہدایات ہیں کہ جب تک کسی بچے کی عمر ایک سال نہ ہوجائے، تب تک اسے پھلوں کا رس (فروٹ جوس) نہ پلایا جائے کیونکہ اس میں صرف مٹھاس ہوتی ہے جبکہ دوسرے اہم غذائی اجزاء موجود نہیں ہوتے۔ ان ہدایات کے باوجود، اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ تقریباً 25 فیصد خواتین نے اپنے بچوں کو پیدائش کے پہلے 6 ماہ میں ہی پھلوں کا رس پلانا شروع کردیا تھا، 49 فیصد نے یہ استعمال 7 سے 12 ماہ کی عمر میں شروع کیا جبکہ صرف 26 فیصد خواتین نے بچوں کی عمر ایک سال (12 ماہ) ہوجانے کے بعد انہیں پھلوں کا رس پلانا شروع کیا تھا۔ سات سالہ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ جن بچوں نے ایک سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی پھلوں کے رس کا استعمال شروع کردیا تھا، وہ اپنی عمر کے آئندہ برسوں

ہڈیوں کا درد کیوں ہوتا ہے؟ علاج کیسے ممکن ہے؟

ہڈیاں جسم کی ساخت بناتی ہیں اور ہڈیوں میں موجود گودہ خون کے اجزاء تیار کرتا ہے۔ جب بھی ہڈیاں دکھتی ہیں تو کوئی نہ کوئی ایسا امر ضرور ہوتا ہے جو انہیں اذیت پہنچاتا ہے۔ گاہے یورک ایسڈ ہوتا ہے، کبھی اجزائے کیلشیم یا حیاتین ڈی ہوتے ہیں۔ کبھی ہڈیوں کی ساخت نہایت نرم ہوجاتی ہے تو کبھی کافی سخت (برٹل) ہوجاتی ہیں۔ مگر اکثر یہ درد اعصابی کمزوری سے ہوتا ہے جسے جوان اشخاص مشکل سے تسلیم کرتے ہیں۔ ہڈیوں میں چوٹ آنے سے کچھ عرصے بعد یہ درد ختم لے لیتا ہے کیونکہ اکثریت 'فزیوتھراپی' کا سہارا لیتے ہیں، ان میں 'ہیٹ تھراپی' اگر کرائی جائے اور مریض کو سردی سے بچنے کا مشورہ نہ دیا جائے تو عارضی طور پر درد میں آرام ضرور آتا ہے، مگر کچھ عرصے بعد دوبارہ سوجن کی وجہ سے یہ درد عود کر آتا ہے۔ اب اس حال میں ہڈیاں کچھ سخت ہوجاتی ہیں اور دوا کی کیفیت اگر صرف دفع ورم ہو تو کام نہیں کرتی اس لیے ایسی دواء کا استعمال کیا جاتا ہے جو درد کا سبب بننے والے خامرات (اینزائم) کے فعل کو روک دیں۔ بعض نام نہاد ماہرین ایسی ادویہ کا انتخاب کرتے ہیں جو درد کی حس محسوس کرنے والے آخذ خلیات (ری سیپٹر) کو درد اخذ کرنے سے روک دیتے ہیں۔ مشاہدہ شاہد ہے کہ طاقت سے زیادہ ورزش کرنے سے ہڈیاں دکھتی اور کبھی درد کرتی ہیں، اصل وجہ ان عضلات کی دکھن ہے جو عظام (ہڈیوں) سے جڑے ہوتے ہیں، اصل درد عضلات کا ہوتا ہے مگر مریض یہی سمجھتا ہے کہ ہڈی کا درد ہے۔ اسی طرح مفاصل (جوڑوں) کا درد ہے، گاہے اس کی وجہ دو ہڈیوں کے درمیان مائع (سیال رطوبت) کی خشکی ہوتی ہے جس سے دونوں ہڈیوں کے سرے چلتے پھرتے رگڑ کا شکار ہوتے ہیں، اس کا مستقل حل زیتون کے تیل، بادام کے تیل وغیرہ سے کرنا تھا مگر اکثر اس کا حل مسکن درد ایلو جیسک ادویہ سے کیا جارہا ہے، جس کے نتیجے میں جب تک دواء کھاتے رہیں آرام محسوس ہوتا ہے، جب دواء چھوڑی جائے تو درد عود کر آتا ہے۔ کچھ اشخاص کو جینیاتی طور پر یہ مسئلہ عارض ہوتا ہے جسے ریومیٹائیڈ آرتھرائٹس کہا جاتا ہے، مگر اس عارضے میں ہڈیاں رجوڑ سوجھ بھی جاتے ہیں، ہڈیوں کی ساخت کسی حد تک بگڑ جاتی ہے۔ اور جلد پر جوڑوں کے مقام پر سرخی نمودار ہوجاتی ہے۔ طب قدیم کے مطابق اس کا حل مصفی خون ادویہ اور ساتھ مسکن ادویہ سے ہوتا ہے مگر آج کل اکثر ماہرین اسٹرائیڈ کا استعمال کراتے ہیں۔ اسٹیرائیڈ قوی دافع ورم ہے مگر باقی نقصانات مثلاً عادی بنانا کہ اسٹیرائیڈ کے علاوہ باقی ادویہ مفید نہیں رہتیں علاوہ ازیں ایک اسٹیرائیڈ سے ہوتا رک جائے تو اس سے قوی اسٹیرائیڈ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ہڈی کے درد کے اسباب 1۔ ورزش نہ کرنا، 2۔ زیادہ گوشت کا استعمال، 3۔ چوٹ آنا چاہے کسی شے سے ٹکرانے سے ہو یا سخت چیز پر گرنے سے، 4۔ حیاتین ڈی، فاسفورس، کیلشیم کی مقدار کا عدم توازن، 5۔ گرم اشیاء کھانے کے بعد ساتھ ہی ٹھنڈی اشیاء کا استعمال، 6۔ اومیگا فیٹی ایسڈ کی کمی، 7۔ سیال خوراک (پانی، جوس، دودھ، مکھن) کا کم استعمال (مگر یاد رہے کہ چھل قدمی ضرور کرنی چاہیے تاکہ حیاتین بدن میں جس چیز (حیاتین) کی کمی ہے وہیں پہنچ سکے ورنہ صرف ہاضمہ ہوتا ہے، توانائی حاصل ہوتی

ڈائٹنگ کے لیے ہفتے میں ''دو دن فاقہ'' کرنا زیادہ بہتر ہے، تحقیق

لندن: کوین میری یونیورسٹی، برطانیہ کے سائنسدانوں نے دریافت کیا ہے کہ کامیاب ڈائٹنگ کے لیے روزانہ کم کھانے سے بہتر ہے کہ ہفتے میں صرف دو دن فاقہ کیا جائے جبکہ باقی پانچ دن معمول کے مطابق، صحت بخش غذائیں استعمال کی جائیں۔ ڈائٹنگ کے اس طریقے کو ''5:2 ڈائٹ'' (فائیو ٹو ڈائٹ) بھی کہا جاتا ہے جو کچھ سال پہلے ہی سامنے آیا ہے اور بہت مقبول ہورہا ہے۔ اس طریقے کے تحت ہفتے کے پانچ دنوں میں معمول کی غذاؤں سے مطلوبہ کیلوریز لی جاتی ہیں (مردوں کے لیے 2000 سے 3000 کیلوریز روزانہ جبکہ خواتین کے لیے 1600 سے 2400 کیلوریز روزانہ کو مناسب سمجھا جاتا ہے)۔ باقی کے دو دنوں میں غذا بہت کم کرتے ہوئے صرف 500 کیلوریز روزانہ تک محدود کردی جاتی ہے۔ اسے میڈیکل سائنس کی زبان میں ''فاقہ'' (فاسٹنگ) کہا جاتا ہے۔ کیا فائیو ٹو ڈائٹ واقعی میں اتنی بہتر ہے کہ جتنے اس کے بارے میں دعوے کیے جاتے ہیں؟ اس سوال کا جواب جاننے کے لیے کوین میری یونیورسٹی کی ڈاکٹر کیٹی میئرز اسمتھ اور ان کے ساتھیوں نے 300 ایسے رضاکار بھرتی کیے جو موٹاپے میں مبتلا تھے۔ انہیں تین گروپس میں تقسیم کیا گیا جبکہ ہر گروپ میں 100 رضاکار شامل تھے۔ تینوں گروپس میں شامل افراد سے چھ ہفتوں تک تین الگ الگ ڈائٹنگ پلانز پر عمل کروایا گیا۔ اختتام پر معلوم ہوا کہ اگرچہ ''فائیو ٹو ڈائٹنگ'' اور ''روزانہ کم کھانے والی ڈائٹنگ'' کے نتائج میں کوئی خاص فرق نہیں تھا لیکن رضاکاروں کی بڑی تعداد نے ''فائیو ٹو ڈائٹنگ'' پلان کو زیادہ آسان محسوس کیا اور مطالعے کے اختتام تک اس معمول کو جاری رکھا۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے اپنے ملنے جلنے والوں کو بھی موٹاپے کے علاج میں ''فائیو ٹو ڈائٹنگ'' تجویز کرنا شروع کردی۔ آن لائن ریسرچ جرنل ''پی ایل او ایس ون'' کے تازہ شمارے میں اس تحقیق کی مکمل تفصیلات شائع ہوئی ہیں جن میں ماہرین نے واضح کیا ہے کہ ''فائیو ٹو ڈائٹنگ'' اگرچہ زیادہ تر لوگوں کے لیے مفید ہے لیکن 18 سال سے کم عمر افراد اور حاملہ خواتین کو فائدے کے بجائے نقصان پہنچا سکتی ہے۔

پہلے مسکرائیں، پھر بچوں کو سبزیاں کھلائیں تو وہ بھی کھائیں گے

لندن: ماہرین نے سبزیوں اور پھلوں سے منہ چرانے والے بچوں کے لیے ایک زبردست نفسیاتی نسخہ پیش کیا ہے۔ اگر والدین تھوڑی سبزی خود چکھ لیں اور مسکرائیں تو بچہ بھی اسے قبول کرلیتا ہے۔ بالخصوص مائیں بچے کو ڈرا کر، لالچ اور ترغیب دے کر بچوں کو سبزیاں کھلاتی ہیں۔ یا بسا اوقات کسی شے میں چھپا کر دیتی ہیں لیکن یہ بے سود ثابت ہوتا ہے۔ اب سائنسدانوں نے ایک نیا طریقہ بتایا ہے۔ اس نئے ٹوٹکے کو استعمال کرنا بہت آسان ہے اور والدین کو صرف یہ کرنا ہے کہ بچے کو سبزی کھلاتے ہوئے حقیقی انداز میں مسکرائیں اور اس دوران تھوڑی سی سبزی خود بھی کھائیں۔ برطانیہ کی ایسٹن یونیورسٹی سے وابستہ سائنسدانوں نے 4 سے 6 برس تک کے 111 بچوں کو بھرتی کیا اور سب کو دو ویڈیوز دکھائیں۔ ایک ویڈیو میں بالغ فرد کو شاخ گوبھی (بروکولی) مسکرا کر کھاتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ دوسری ویڈیو میں بالغ فرد تاثرات سے عاری سپاٹ چہرے کے ساتھ بروکولی کھائی۔ اب جن بچوں نے پہلی مسکرانے والی ویڈیو دیکھی تھی وہ لاشعوری طور پر سمجھے کہ شاخ گوبھی بہترین ہوتی ہے۔ ان بچوں نے نہ صرف سبزی کھائی بلکہ دیگر بچوں کے مقابلے میں دوگنی زیادہ سبزی کھائی۔ اس طرح پانچ گرام کی بجائے انہوں نے 11 گرام بروکولی کھائی۔ جامعہ سے وابستہ ماہرِ نفسیات کیٹی ایڈورڈز کہتی ہیں کہ بچے جب مشاہدہ کرتے ہیں کہ بڑے سبزیاں مزے سے کھاتے ہیں تو وہ بھی اس جانب راغب ہوتے ہیں۔ اس تجربے میں شاخ گوبھی استعمال کی گئی ہے جو اپنے ذائقے کی وجہ سے کشش نہیں رکھتی لیکن اس کے فوائد بے شمار ہیں۔ اور اگر کوئی تھوڑی دیر ان کے ساتھ بیٹھ کر خوشی خوشی کھاتا ہے تو بچے سبزیوں پر مزید ہاتھ بڑھا سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے بڑوں کے چہرے کے تاثرات بہت غور سے دیکھتے ہیں اور اس کا اثر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے

موسم سرما میں لاحق ہونے والی بیماریوں سے کیسے محفوظ رہیں؟

جوں جوں سردی کا موسم قریب آتا ہے، ننھے منے پھول جیسے بچے زیادہ سردی لگنے سے مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار ہونے لگتے ہیں۔ بچوں کا مدافعتی نظام اتنا مضبوط نہیں ہوتا، اس لیے وہ تھوڑی سی بد احتیاطی سے بیماری کا شکار ہوجاتے ہیں، سردیوں میں ناک بہنا، زکام، کھانسی، بخار، سانس کا تیز چلنا بچوں میں ہونے والی عام علامات ہیں۔ ان سب پر مناسب توجہ سے آسانی سے قابو پایا جاسکتا ہے۔ ان حالتوں میں زیادہ تر سانس کے نظام کا اوپر والا حصہ متاثر ہوتا ہے۔ یہ عموماً وائرس کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن کوئی اور بیکٹیریا بھی انفیکشن کرسکتا ہے اور مناسب توجہ نہ دینے کی وجہ سے نمونیہ اور ٹی بی جیسے موذی مرض بھی ہوسکتے ہیں جس سے بچنے کے لیے بہت زیادہ مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں۔ علاج اور بچاؤ۔ 1۔ نظام تنفس کے اوپر کے حصہ کی بیماریاں ہیں URTI بھی کہتے ہیں یا تو وائرس کی وجہ سے ہوتی ہیں یا پھر بیکٹیریا کی وجہ سے۔ ان میں بچہ بے چین ہوتا ہے۔ بخار کی وجہ سے جسم گرم محسوس ہوتا ہے۔ ٹانسل اور نظام تنفس کے اوپر والے حصے کے دوسرے حصے سوجے اور پھولے نظر آتے ہیں۔ سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ ان سب حالات میں ماں کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس کا کام ہے کہ تسلی سے بچے کی حرکات وسکنات اور رویے میں تبدیلی کو دیکھے اور ان حالات میں بچے کو ایک صاف اور ہوا دار کمرے میں رکھا جائے۔ دوسرے صحت مند بچوں کو اس سے دور رکھا جائے۔ 2۔ بخار وغیرہ کی صورت میں بچے کو کچھ نہ کچھ کھلاتے پلاتے رہنا چاہیے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ مائیں اس صورت میں بچے کو کھلانے پلانے سے احتراز کرتی ہیں۔ ماں کو بدستور اپنا دودھ پلاتے رہنا چاہیے اور زیادہ تر پینے والی اشیاء دینا چاہئیں۔ 3۔ بچے کی نیند اور آرام کا مکمل خیال رکھنا

دماغ بچانا ہے تو سائیکل چلائیے اور تیز قدموں سے چلیے

کیلیفورنیا: روزانہ کی ورزش یا سائیکل چلانے کا عمل بالخصوص بزرگوں میں الزائیمر، ڈیمنشیا اور دیگر دماغی امراض سے دور رکھتا ہے۔ اس سے قبل ورزش کے دماغی اور جسمانی فوائد سامنے آتے رہے ہیں لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ تیز قدمی دماغی زوال کو بھی روک سکتی ہے۔ تحقیق بتاتی ہے کہ جسمانی طور پر متحرک رہنے کا عمل دماغ میں کسی بھی طرح کی اندرونی جلن یا انفلیمیشن کو کم کرتا ہے۔ یہ اندرونی سوزش جسم کے کسی بھی مقام پر ہو وہ غیر معمولی امراض کی وجہ بنتی ہے جن میں کینسر، امراضِ قلب اور دیگر بیماریاں شامل ہیں۔ نئی تحقیق کے تحت بزرگوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ تیز قدموں سے چلنے اور ممکن ہو تو سائیکل چلانے کو معمول بنائیں کیونکہ اس سے اکتسابی صلاحیت بہتر ہوتی ہے اور دماغ توانا بنتا ہے۔ یہ تحقیق یونیورسٹی آف کیلیفورنیا سان فرانسسکو کیٹلن کیسالیٹو اور ان کے ساتھیوں نے کی ہے۔ اگرچہ ڈیمنشیا اور الزائمر کو اب بھی مکمل طور پر نہیں سمجھا گیا ہے۔ پروفیسر کیٹلن کے مطابق دماغ کے امتیازی خلیات مائیکروگلیا کہلاتے ہیں۔ یہ دماغ سے مضر اثرات صاف کرتے ہیں، لیکن ان کی غیر معمولی سرگرمی سے سوزش، اعصابی بیماری اور دماغی سگنل میں خلل ڈالتی ہے۔ ورزش اس غیر معمولی تحریک کو لگام دیتی ہے۔ سائنسدانوں نے 167 بوڑھے افراد کا جائزہ لیا ہے جس میں ورزش اور مائیکروگلیئل خلیات کے درمیان تعلق نوٹ کیا گیا ہے۔ لیکن کچھ شرکا ایسے بھی تھے جن میں کسی قسم کی دماغی تنزلی نہیں تھی۔ تمام رضاکاروں کو ایک سے دس روز تک دماغی سرگرمی نوٹ کرنے والی ٹوپی بھی پہنائی گئی تھی جو 24 گھنٹے سرگرمی کو نوٹ کرتی رہی تھی۔ معلوم ہوا کہ ورزش سے گلیئل خلیات کی غیر معمولی بلکہ مضر سرگرمی میں کمی واقع ہوئی۔ پھر یہ بھی پتا چلا کہ اگر کوئی ڈیمنشیا یا الزائیمر کا مریض ہے تو ورزش نے اس کے دماغ کو بہت فائدہ پہنچایا اور اعصابی انحطاط کم ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ اب ڈاکٹر بزرگوں کو بھی ہفتے میں 120 سے 150 منٹ تک تیز قدموں سے

وزیر خارجہ کی متحدہ عرب امارات کے سفارتی مشیر سے ملاقات

ابوظہبی // وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے آج صبح ایک ملاقات میں متحدہ عرب امارات کے صدر کے سفارتی مشیر انور غرغاش سے ملاقات کی۔ ایکس پر جے شنکر نے ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کہا، "آج صبح صدر کے سفارتی مشیر انور غرغاش سے مل کر خوشی ہوئی۔ ہماری خصوصی شراکت داری اور اس کی مزید پیشرفت پر تبادلہ خیال کیا۔ وزیر خارجہ جے شنکر 27 29 جنوری تک متحدہ عرب امارات کے سرکاری دورے پر ہیں۔ ہندوستان اور امارات کے درمیان قریبی تعلقات استوار کرنے اور ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کے باہمی تعلقات کو بہتر بنانے کے اہداف کے ساتھ (یو اے ای) نے 1972 میں تعلقات قائم کرنے کے بعد سے مضبوط سفارتی تعلقات کا لطف اٹھایا ہے۔ متحدہ عرب امارات نے اسی سال ہندوستان میں اپنا سفارت خانہ کھولا۔ اس کے بعد 1973 میں متحدہ عرب امارات میں ہندوستانی سفارت خانہ کھولا۔ ایک مضبوط اور کثیر جہتی شراکت داری وزیر اعظم نریندر مودی کے 2015 کے دورے کے دوران ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کے تعلقات میں ایک اہم سنگ میل تک پہنچ گئی۔ متحدہ عرب امارات، جس نے 34 سالوں میں کسی ہندوستانی وزیر اعظم کا متحدہ عرب امارات کا پہلا دورہ کیا، اس دورے نے دوطرفہ تعلقات میں ایک نئے مرحلے کا آغاز کیا، جس میں جامع اور اسٹریٹجک شراکت داری کا آغاز ہوا۔ حالیہ برسوں میں، وزیر اعظم مودی متعدد بار متحدہ عرب امارات کا دورہ کر چکے ہیں۔ دریں اثنا وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے پیر کو ابوظہبی میں یوم جمہوریہ کی تقریبات کے دوران تبصرہ کیا جہاں انہوں نے 2047 تک ہندوستان کے "وکست بھارت" بننے کے مقصد پر روشنی ڈالی اور ملک کو اس سمت میں لے جانے کی کوشش رفتوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے متحدہ عرب امارات کا شکریہ ادا کیا جو ہندوستان کا "سچا دوست" رہا ہے اور ریمارک کیا کہ یو اے ای میں یوم جمہوریہ کی تقریبات "صرف فطری" بن جاتی ہیں کیونکہ یہ "اچھے دوستوں اور قابل اعتماد شراکت داروں کے ساتھ" منایا جاتا ہے۔ اپنی تقریر میں، انہوں نے 2047 تک ہندوستان کو "وکست بھارت" بنانے کے وزیر اعظم کے مطالبے کو دہرایا۔ جے شنکر نے کہا، "اگر ہم نے پختہ یقین کے ساتھ اس جدوجہد کا آغاز کیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ خاص طور پر پچھلی دہائی میں ہم نے ایسی کامیابیوں کا مشاہدہ کیا ہے جو ہمیں بتاتے ہیں کہ کیا کیا؟ پائیدار ترقی کی شرح، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کو اپنانا، جدید انفراسٹرکچر کی تعمیر، انسانی صلاحیتوں کو مضبوط بنانا اور حکمرانی کے معیار کو بہتر بنانا ممکن ہے۔ جے شنکر نے خوراک، صحت، مینوفیکچرنگ، اور توانائی کی حفاظت جیسے اہم شعبوں میں ہندوستان کی پیشرفت پر بھی زور دیا۔ ہندوستان۔ یو اے ای تعلقات کی ترقی پر روشنی ڈالتے ہوئے، جے شنکر نے کہا، اس دہائی نے متحدہ عرب امارات کے ساتھ ہمارے تعلقات کو پھولتے ہوئے دیکھا ہے اور یہ کامیابی بھی کم متاثر کن نہیں ہے۔ اپنے تبصروں میں، جے شنکر نے ہندوستان۔ یو اے ای تعلقات میں وسیع وسعت اور حالیہ سنگ میلوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے تجارت اور سرمایہ کاری، مقامی کرنسی کے تجارتی معاہدوں اور فن ٹیک میکانزم کو بڑھانے میں سیپا کے (جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدے) کے کردار کو نوٹ کیا اور انہیں "ٹرینڈ سیٹر" قرار دیا۔ بی اے پی ایس ہندو مندر کو "تکثیریت، ہم آہنگی اور رواداری کی روشنی" کے طور پر حوالہ دیتے ہوئے، وزیر خارجہ نے ابوظہبی میں IIT دہلی کیمپس جیسے تعلیمی اداروں کے پھیلاؤ جیسے دیگر شعبوں میں کامیابیوں پر روشنی ڈالی۔

وزیر اعظم نے بھونیشور میں اتکرش اوڈیشہ۔ بزنس کنکلیو کا افتتاح کیا

بھونیشور // وزیر اعظم نریندر مودی نے اڈیشہ کے وزیر اعلیٰ موہن چرن ماجھی، مرکزی کابینہ کے وزراء، اور ہندوستان اور دنیا بھر کے کاروباری رہنماؤں کی موجودگی میں بھونیشور کے جنتا میدان میں اتکرش اوڈیشہ۔ میک ان اوڈیشا کنکلیو 2025 کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر مرکزی وزرا دھرمیندر پردھان اور اشونی ویشنو اس تقریب میں موجود تھے۔ اتکرش اوڈیشہ - بھونیشور میں میک ان اوڈیشہ کانکلیو 2025، فلیگ شپ گلوبل انویسٹمنٹ سمٹ، جس کی میزبانی حکومت اوڈیشہ کر رہی ہے، اس کا مقصد ریاست کو پورودیا وژن کے اینکر کے ساتھ ساتھ ہندوستان میں سرمایہ کاری کی ایک سرکردہ منزل اور صنعتی مرکز بنانا ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اوڈیشہ کے وزیر اعلیٰ موہن نے وزیر اعظم مودی کا ریاست کے لیے ان کی مسلسل حمایت کے لیے شکریہ ادا کیا۔ صرف سات مہینوں میں وزیر اعظم کے اوڈیشہ کے پانچویں دورے پر روشنی ڈالتے ہوئے، ماجھی نے اس بات پر زور دیا کہ حالیہ اقدامات، بشمول 'پورودیا' بنیاد، آنے والے مہینوں میں اوڈیشہ میں اہم بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور تبدیلی کا باعث بنے گی۔ گزشتہ سات مہینوں میں، یہ آپ کا (پی ایم مودی) اڈیشہ کا 5واں دورہ ہے اور آپ ہمیشہ ریاست کے لیے تحفے لاتے ہیں۔ اس بار آپ اتنا بڑا تحفہ لائے ہیں کہ چند مہینوں میں اڈیشہ کی حالت بڑے پیمانے پر بدل جائے گی۔" پورودیا کی بنیاد آپ نے سات مہینے پہلے رکھی تھی، اس پر ایک مضبوط انفراسٹرکچر تعمیر ہونے والا ہے۔ یہ کنکلیو سی ای اوز اور لیڈرز کی گول میزوں، سیکٹرل سیشنز، B2B میٹنگز، اور پالیسی ڈسکشنز کی میزبانی کرے گا، جس سے دنیا بھر کے سرمایہ کاروں کے ساتھ ٹارگٹڈ مصروفیت کو یقینی بنایا جائے گا۔ وزیر اعظم مودی نے میک ان اوڈیشہ نمائش کا بھی افتتاح کیا جو ایک متحرک صنعتی ماحولیاتی نظام کی ترقی میں ریاست کی کامیابیوں کو اجاگر کرتی ہے۔ دو روزہ کنکلیو 28 سے 29 جنوری تک منعقد ہوگا۔ یہ صنعت کے رہنماؤں، سرمایہ کاروں اور پالیسی سازوں کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کرے گا اور ان مواقع پر تبادلہ خیال کرے گا جو اوڈیشہ سرمایہ کاری کی ترجیحی منزل کے طور پر پیش کرتا ہے۔

ٹرمپ نے ہندوستان سے امریکی ساخت کے مزید ہتھیار خریدنے کو کہا

واشنگٹن // امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ہندوستان سے امریکی ساخت کے سیکورٹی آلات کی خریداری میں اضافہ کرنے اور منصفانہ دوطرفہ تجارتی تعلقات کی طرف بڑھنے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ مسٹر ٹرمپ نے کل رات وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ فون پر بات چیت کے دوران یہ بات کہی۔ امریکی صدارتی دفتر 'وہائٹ ہاؤس' سے جاری ایک بیان کے مطابق دونوں رہنماؤں نے مسٹر مودی کے وہائٹ ہاؤس کے دورے کے منصوبوں پر بھی بات چیت کی۔ بیان میں کہا گیا ہے" آج صدر ڈونالڈ جے۔ ٹرمپ نے ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ نتیجہ خیز گفتگو کی۔ دونوں رہنماؤں نے تعاون کو وسیع کرنے پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے کئی علاقائی مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا جن میں ہند-بحرالکاہل، مغربی ایشیا اور یورپ میں سلامتی کا مسئلہ شامل ہے۔" صدر نے ہندوستان کی طرف سے امریکی ساختہ سیکورٹی آلات کی خریداری کو بڑھانے اور منصفانہ دوطرفہ تجارتی تعلقات کی طرف بڑھنے کی اہمیت پر زور دیا۔" انہوں نے کہا" دونوں رہنماؤں نے ہمارے ملکوں کے درمیان دوستی اور اسٹریٹجک تعلقات کی طاقت کی نشاندہی کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی کے وہائٹ ہاؤس کے دورے کے منصوبہ پر تبادلہ خیال کیا۔" دونوں رہنماؤں نے امریکہ-ہندوستان اسٹریٹجک پارٹنرشپ اور ہند-بحرالکاہل کواڈ پارٹنرشپ کو آگے بڑھانے کے لیے اپنے عہد پر زور دیا۔ اس سال کے آخر میں ہندوستان پہلی بار کواڈ رہنماؤں کی میزبانی کرے گا۔" مسٹر مودی نے کل رات 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا" اپنے پیارے دوست صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ساتھ بات کر کے خوشی ہوئی۔ انہیں امریکہ کے 47 ویں صدر کے طور پر ان کی تاریخی دوسری میعاد کے لئے انہیں مبارکباد دی۔ ہم ایک باہمی فائدہ مند اور قابل اعتماد ساجھیداری کے لیے پرعزم ہیں۔ ہم اپنے لوگوں کی فلاح و بہبود اور عالمی امن، خوشحالی اور سلامتی کے لیے مل کر کام کریں گے۔" "ہندوستان کی طرف سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ" وزیر اعظم مودی نے آج امریکی صدر ڈونالڈ جے۔ ٹرمپ سے بات کی اور انہیں ریاستہائے متحدہ کے 47 ویں صدر کے طور پر ان کی تاریخی دوسری مدت صدارت پر مبارکباد دی۔ دونوں رہنماؤں نے باہمی فائدہ مند اور قابل اعتماد ساجھیداری کے عزم کا اعادہ کیا۔ "انہوں نے جامع دوطرفہ عالمی اسٹریٹیجک اشتراک کے مختلف پہلوؤں اور ٹیکنالوجی، تجارت، سرمایہ کاری، توانائی اور دفاع کے شعبوں سمیت اسے آگے بڑھانے کے لیے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔" بیان میں کہا گیا ہے کہ" دونوں رہنماؤں نے مغربی ایشیا اور یوکرین کی صورتحال سمیت عالمی مسائل پر تبادلہ خیال کیا اور عالمی امن، خوشحالی اور سلامتی کو فروغ دینے کے لیے مل کر کام کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔" دونوں رہنماؤں نے رابطے میں رہنے اور باہمی طور پر مناسب تاریخ پر جلد ملاقات کرنے پر اتفاق کیا۔

مائیکروسافٹ کے سی ای او ستیہ نڈیلا نے خود کو انڈیا۔ یو ایس بانڈ کی پیداوار قرار دیا

واشنگٹن ڈی سی // مائیکروسافٹ کے سی ای او ستیہ نڈیلا نے کہا کہ وہ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان موجود "بانڈ کی پیداوار" ہیں، جیسا کہ اعلیٰ سرکاری عہدیداروں اور امریکی قانون سازوں نے یہاں یوم جمہوریہ کی یاد میں ہندوستانی برادری کے تعاون کی تعریف کی۔ سیٹل میں ہندوستان کے قونصلیٹ جنرل نے اتوار کو بیل یارڈ کانفرنس سینٹر میں ہندوستان کے 76 ویں یوم جمہوریہ کی یاد میں ایک خصوصی استقبالیہ کا اہتمام کیا۔ قونصلیٹ کی طرف سے جاری ایک پریس ریلیز کے مطابق، واشنگٹن اسٹیٹ کے گورنر باب فرگوسن اور نڈیلا استقبالیہ کے مہمان خصوصی تھے جس میں ہندوستانی نژاد امریکی کمیونٹی کے 500 سے زیادہ افراد نے شرکت کی۔ ایک منفرد انداز میں، امریکی کانگریس کے کئی اراکین بھی شام کی تقریبات میں شامل ہوئے۔ نڈیلا نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے تسلیم کیا کہ وہ "دونوں ممالک (ہندوستان اور امریکہ) کے درمیان موجود بانڈ کی پیداوار ہیں۔" پریس ریلیز میں کہا گیا کہ انہوں نے "تعلیم کے نتائج، صحت کے نتائج، عوامی خدمات کی کارکردگی، مسابقت اور چھوٹے کاروباروں کی پیداواری صلاحیت سے فائدہ اٹھانے کے لیے ٹیکنالوجی کے استعمال پر توجہ مرکوز کرنے پر" دونوں ممالک کی قیادت کی تعریف کی۔ یوم جمہوریہ کے استقبالیہ میں ہندوستانی-امریکی کمیونٹی کے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے، واشنگٹن اسٹیٹ کے 24 ویں گورنر، فرگوسن نے اعتراف کیا کہ "ہندوستانی معاشرہ نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا کے لیے ناقابل یقین شراکت کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ریاست واشنگٹن کے نئے گورنر کے طور پر، وہ سیٹل میں قونصلیٹ جنرل آف انڈیا کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے منتظر ہیں۔

وزیر اعظم کا ویژن ہندوستانی ورثے کو عالمی سطح پر بلند کرتا ہے/ اشونی ویشنو

نئی دہلی // مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات (آئی اینڈ بی) اشونی ویشنو نے پیر کو کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے وژن نے ہندوستانی ورثے کو عالمی سطح پر نئی بلندیوں کو حاصل کرنے میں مدد کی ہے جیسا کہ شکاگو میں عالمی مذاہب کی پارلیمنٹ میں سوامی وویکانند کی شاندار تقریر نے ہندوستانی نشاۃ ثانیہ میں ایک اہم کردار ادا کیا تھا۔ ویشنو نے کہا، "جس طرح سوامی وویکانند نے اپنے شکاگو خطاب کے ذریعے ہندوستانی ورثے کو عالمی سطح کے سامنے رکھا، اسی طرح ہمارے وزیر اعظم نریندر مودی نے یوگا، ثقافت، آرٹ، تخلیقی صلاحیتوں اور آیوروید کے ذریعے عالمی سطح پر ہمارے ورثے کو نئی بلندیوں تک پہنچایا ہے۔ یہ تاریخی ہے۔ میری رائے میں، سوامی وویکانند کے بعد اگر کوئی لیڈر، پہلی بار ہندوستان کی ثقافت کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لیے ایک قابل فخر احساس، صبر اور اچھے ارادے کے ساتھ منظم طریقے سے کام کر رہا ہے؛ وہ پی ایم مودی ہیں۔ وہ اپریل میں شیڈول پہلی عالمی آڈیو ویژول اینڈ انٹرٹینمنٹ سمٹ (WAVES) کے حصے کے طور پر کریٹو مائنڈز آف ٹومورو (پروگرام) کی چیلنجز۔ WAVES بازار کے آغاز کے موقع پر بول رہے تھے۔ ڈیووس کے اپنے حالیہ دورہ کا حوالہ دیتے ہوئے، وشنو نے کہا کہ ہندوستان کی وراثت، کہانی سنانے کی روایت، اور بھرپور ثقافت، جسے اورنج اکانومی کے نام سے جانا جاتا ہے، عالمی فورم پر اتنی ہی اہمیت حاصل کر رہی ہے، جو ملک کی ٹیکنالوجی اور معیشت کو حاصل ہے۔

بھارت اور مشرق وسطیٰ کی تاریخ آپس میں جڑی ہوئی ہے/ وزیر خارجہ

ابوظہبی // وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے منگل کو ابوظہبی میں رائسینا مشرق وسطیٰ کے افتتاحی اجلاس کے دوران مشرق وسطیٰ، خاص طور پر خلیجی خطے کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کی اسٹریٹجک اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے ہندوستان اور خطے کے درمیان تاریخی روابط پر روشنی ڈالی اور خلیج کے ساتھ سالانہ تجارت 160 بلین امریکی ڈالر سے تجاوز کرنے کے ساتھ ساتھ توانائی، ٹیکنالوجی، بنیادی ڈھانچے اور تعلیم میں وسیع تعاون کے بارے میں بات کی۔ ہندوستان کی مصروفیت خلیج سے آگے بحیرہ روم تک پھیلی ہوئی ہے، تجارت 80 بلین امریکی ڈالر سالانہ تک پہنچ چکی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جے شنکر 27 سے 29 جنوری تک متحدہ عرب امارات کے سرکاری دورے پر ہیں، جس کا مقصد ہندوستان-یو اے ای کے تعلقات کو مضبوط بنانا اور دوطرفہ تعلقات کو بڑھانا ہے۔ رائسینا مڈل ایسٹ کے افتتاحی سیشن کے دوران، جے شنکر نے کہا،" ہندوستان اور مشرق وسطیٰ کی تاریخ آپس میں جڑی ہوئی ہے۔ چاہے وہ تجارت ہو یا ٹیکنالوجی، خیالات اور عقائد، یا رسم و رواج، ہم نے حقیقت میں صدیوں سے ایک دوسرے کا باہمی تعامل دیکھا ہے... آزادی کے بعد، ہمارے معاشی ترقی کے ماڈل کے نتیجے میں دنیا کے ساتھ روابط میں کمی واقع ہوئی، جس کا احساس ہمارے فوری طور پر، بہت گہرا تھا۔

اسرائیل کے وزیر سیاحت نے ہندوستانیوں کو بحیرہ مردار، حیفہ اور یروشلم کی سیر کی دعوت دی

ممبئی // اسرائیل کے وزیر سیاحت حیم کٹز نے ممبئی کے اپنے دورے کے دوران، میگن ہاسیڈیم عبادت گاہ کی تاریخ کی یاد میں ایک تختی کی نقاب کشائی کی اور اسرائیل اور ہندوستان کے درمیان سیاحتی تعلقات کو مضبوط بنانے کی اہمیت پر زور دیا۔ کٹز نے ہندوستانیوں کو اسرائیل کے متنوع مناظر اور بحیرہ مردار، حیفہ اور یروشلم جیسے مشہور مقامات کی سیر کرنے کی دعوت دی۔ نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سیاحت بہت اہم ہے، ہمیں امید ہے کہ ہندوستانی اسرائیل آئیں گے۔ انہیں اچھا کھانا، اچھے مناظر، بحیرہ مردار، حیفہ، یروشلم ملے گا۔ یہ ایک چھوٹا لیکن حیرت انگیز ملک ہے۔ اسرائیل میں ہندوستان سے بہت سارے سیاح آتے ہیں۔ اس دوران وسط مغربی ہندوستان میں اسرائیل کے قونصل جنرل کوبی شوشانی نے کہا کہ ممبئی اور تل ابیب کے درمیان آنے والی براہ راست پرواز، مارچ کے اوائل میں شروع ہونے والا، دونوں ممالک کے درمیان سیاحت اور کاروباری تبادلے کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ ہم مزید ہندوستانی سیاحوں اور تاجروں کو اسرائیل آتے دیکھنا چاہیں گے۔ ممبئی اور تل ابیب کے درمیان براہ راست پرواز مارچ کے شروع میں شروع ہوگی۔ یہ کاروبار اور سیاحت کے لیے انتہائی اہم ہے۔

بھارت۔ انڈونیشیا نے مزید 3 سال کے لیے میری ٹائم تعاون ایم او یو کی تجدید کی

نئی دہلی // انڈین کوسٹ گارڈ اور انڈونیشیا کوسٹ گارڈ نے مزید تین سال کے لیے میری ٹائم سیفٹی اور سیکورٹی تعاون پر مفاہمت کی یادداشت کی تجدید کی ہے۔ یہاں کوسٹ گارڈ ہیڈ کوارٹر میں منعقدہ دوسری اعلیٰ سطحی میٹنگ کے دوران تجدید کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔ اس کی صدارت آئی سی جی کے ڈائریکٹر جنرل، جنرل پریتیش سیوامانی، اور باکملا کے چیف، وائس ایڈمرل اروانسیا نے کی، جنہوں نے حال ہی میں ہندوستان کے سرکاری دورے پر ایک آٹھ رکنی انڈونیشیائی وفد کی قیادت کی۔

آرمینیا نے بھارت کے پرلے میزائل میں دلچسپی ظاہر کی

نئی دہلی // ہندوستان میں آرمینیا کے سفیر، وہاگن افیان، نے ہندوستان کے 76 ویں یوم جمہوریہ کی پریڈ میں شرکت کی اور سوشل میڈیا پر تصاویر شیئر کیں، خاص طور پر ڈی آر ڈی او کے پرلے میزائل، ایک نیم بیلسٹک میزائل جس کی رینج 150- 500 کلومیٹر ہے۔ آرمینیا نے باضابطہ طور پر علاقائی خطرات کے خلاف اپنی دفاعی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے ہندوستان سے پرلے میزائل کی خریداری کی درخواست کی ہے، خاص طور پر آذربائیجان سے، جس کے پاس دیگر ممالک سے جدید ہتھیار موجود ہیں۔ ایم ٹی سی آر جیسے بین الاقوامی ہتھیاروں کے کنٹرول کے معاہدوں کی تعمیل کرنے کے لیے، ڈی آر ڈی او نے آرمینیا کو کسی بھی قسم کی فروخت سے پہلے تقریباً 290 کلومیٹر کی کم رینج کے ساتھ پرلے میزائل کی برآمدی شکل بنانے کا منصوبہ بنایا ہے۔

بھارت اور نیپال زلزلے کے بعد تعمیر نو کے منصوبوں کی پیشرفت کا جائزہ لیا

کھٹمنڈو // نیپال میں اپریل 2015 کے زلزلے کے بعد، ہندوستان نے نیپال میں زلزلے کے بعد کی تعمیر نو کے لیے 250 ملین امریکی ڈالر کی گرانٹ امداد کا وعدہ کیا۔ کھٹمنڈو میں ہندوستان کے سفارت خانے نے پیر کو کہا کہ یہ گرانٹ 4 مختلف شعبوں میں مختص کی گئی تھی - ہاؤسنگ (100 ملین) تعلیم (50 ملین) صحت (50 ملین) اور ثقافتی ورثہ (50 ملین)۔ ان منصوبوں کی پیش رفت کی نگرانی کے لیے اگست 2017 میں جوائنٹ پراجیکٹ مانیٹرنگ کمیٹی میکانزم قائم کیا گیا تھا۔ ہندوستان اور نیپال نے 27 جنوری 2025 کو کھٹمنڈو میں زلزلے کے بعد تعمیر نو کے منصوبوں پر جے پی ایم سی کی 5 ویں میٹنگ کی۔ ہندوستانی وفد کی قیادت منو مہاور، ایڈیشنل سکریٹری (شمالی) وزارت خارجہ حکومت ہند نے کی اور نیپالی وفد کی قیادت حکومت نیپال کی شہری ترقی کی وزارت کے جوائنٹ سکریٹری پدما کمار مینالی نے کی۔ میٹنگ میں ہندوستان اور نیپال کی حکومتوں کے کئی دیگر نمائندوں، کنسلٹنٹ اور پروجیکٹوں کے نفاذ میں مصروف دیگر اسٹیک ہولڈرز نے بھی شرکت کی۔ میٹنگ میں نیپال میں مکانات، تعلیم، صحت اور ثقافتی ورثے کے شعبوں میں زلزلہ کے بعد کی تعمیر نو کے منصوبوں میں حکومت ہند کی پیش رفت کا ایک جامع جائزہ لیا گیا۔ اس نے 2021 میں ہاؤسنگ سیکٹر اور 2024 میں تعلیم کے شعبے کے تحت طے پانے والے پروجیکٹوں کی کامیاب تکمیل کو تسلیم کیا۔ کھٹمنڈو میں بھارتی سفارتخانہ کے مطابق، صحت اور ثقافتی ورثے کے شعبوں میں، دونوں فریقوں نے حاصل ہونے والی پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کیا اور اس میں تیزی لانے پر اتفاق کیا۔ اکتوبر 2023 میں جے پی ایم سی کی آخری میٹنگ کے بعد سے، حکومت ہند نے تعلیم کے شعبے میں 26 پروجیکٹس بشمول کھٹمنڈو میں تریبھون یونیورسٹی سنٹرل لائبریری، 32 پراجیکٹس صحت کے شعبے میں اور 3 پروجیکٹ ثقافتی ورثے کے شعبے کے حوالے کیے ہیں۔

اتراکھنڈ کی طرح دیگر ریاستوں میں بھی جلد ہی یکساں سیول قانون نافذ کیا جائے/ گوئل

نئی دہلی // یونائیٹڈ ہندو فرنٹ نے اتراکھنڈ میں یکساں سیول کوڈ (یو سی سی) کے نفاذ پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملک کی دیگر ریاستوں میں جلد نافذ کرنے کی اپیل کی ہے۔ فرنٹ کے بین الاقوامی ورکنگ صدر جے بھگوان گوئل نے آج یہاں کہا کہ اتراکھنڈ یو سی سی کو نافذ کرنے والی آزاد ہندوستان کی پہلی ریاست بن گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام اپوزیشن جماعتیں، جو ملک کو آئین کے تحت چلانے کا مطالبہ کرتی ہیں، متفقہ طور پر یو سی سی کی حمایت کریں اور پورے ملک میں اس کے نفاذ کی وکالت کریں۔ انہوں نے کہا کہ ملک آئین سے چلے گا نہ کہ شریعت سے، اس کے لیے پورے ملک میں یو سی سی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے 100 کروڑ سے زیادہ ہندو طویل عرصے سے ملک میں یو سی سی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ مسٹر گوئل نے کہا کہ گوا واحد ریاست ہے جہاں 1867 سے یکساں سیول کوڈ نافذ ہے۔ گوا میں یو سی سی کے دور میں کبھی کوئی فرقہ وارانہ فساد یا ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا ہے۔ یکساں سیول کوڈ امریکہ، آئرلینڈ، پاکستان، بنگلہ دیش، ملیشیا، نیپال، ترکی، انڈونیشیا، سوڈان، اسرائیل، جاپان، فرانس، سعودی عرب، مصر، ملیشیا، نائیجیریا اور روس جیسے کئی ممالک میں نافذ ہے۔

چند ارب پتیوں پر ملک کا خزانہ لٹایا جا رہا ہے/ کیجریوال

نئی دہلی // عام آدمی پارٹی (آپ) کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے مرکزی حکومت پر چند ارب پتی دوستوں پر ملک کے خزانے کو لٹانے کا الزام لگایا ہے۔ مسٹر کیجریوال نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ انہوں نے آج ایک اہم معاملے پر وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی مرکزی حکومت تمام دولت چند لوگوں کو لٹا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ پہلے اپنے ارب پتی دوستوں کو قرض دیتے ہیں پھر قرض معاف کر دیتے ہیں۔ اب تک تقریباً 500 ارب پتی دوستوں کے 10 لاکھ کروڑ روپے کے قرضے معاف کیے جا چکے ہیں۔ مسٹر کیجریوال نے کہا کہ اگر حکومت قرضے معاف کرنا چاہتی ہے تو متوسط طبقے اور کسانوں کے قرضے معاف کرے۔

کیجریوال کا زہریلا بیان تمام دہلی والوں کے دماغ کو جھنجھوڑ رہا ہے/ بھاجپا

نئی دہلی // بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے جمنا ندی کے پانی کے سلسلے میں عام آدمی پارٹی (آپ) کے قومی کنوینر اروند کیجریوال کے بیان پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا زہریلا بیان دہلی کے ہر شہریوں کے دماغ کو جھنجھوڑ رہا ہے۔ دہلی بی جے پی کے ریاستی ہیڈکوارٹر میں منعقد ایک پریس کانفرنس میں پارٹی کے قومی ترجمان اور راجیہ سبھا کے رکن سدھانشو ترویدی نے منگل کو کہا" دہلی جل بورڈ نے بھی کہا ہے کہ مسٹر کیجریوال کا بیان مکمل طور پر غلط ہے، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اور کیجریوال نے کسی دوسری ریاست کی حکومت پر ایسے نچلے درجے کے الزامات لگانے کی کوشش کی ہے، جو پاکستان نے بھی جنگ کے دوران ہندوستان کے خلاف نہیں لگائے تھے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ پانی کے سلسلے میں دیا گیا مسٹر کیجریوال کا یہ زہریلا بیان دہلی کے ہر فرد کے ذہن کو ضرور جھنجھوڑ رہا ہے کہ سیاست کس حد تک نچلے گر سکتی ہے۔ یہ دہلی کی عزت کا سوال ہے۔ اپنی شکست کو چھپانے کے لئے آپ کی طرف سے اس طرح کی اوچھی بیان بازی کی جا رہی ہے۔" وہیں دہلی بی جے پی کے صدر وریندر سچدیوا نے کہا مسٹر کیجریوال ہریانہ حکومت یا ہریانہ پر جو بھی الزام لگا رہے ہیں، وہ بھول جاتے ہیں کہ وہ ہریانہ کی اسی مٹی پر پیدا ہوئے ہیں، اسی مٹی نے انہیں جنم دیا ہے۔ لوگوں کو ڈرانے اور دھمکانے سے الیکشن نہیں جیتا جاتا... انہوں نے جمنا کو صاف نہیں کیا، دہلی کے عوام کو گندا پانی پلایا ہے۔ اپنے جھوٹ اور بدعنوانی کو چھپانے کے لیے وہ ہریانہ حکومت پر الزام لگا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا مسٹر کیجریوال کا یہ بیان کہ ہریانہ دہلی کو زہریلا پانی فراہم کر رہا ہے۔ دہلی جل بورڈ کے چیف آفیسر کی رپورٹ نے ان کے بیان کا پردہ فاش کیا ہے۔ "جھوٹی تخیلات اور فلمی کہانیوں نے مسٹر کیجریوال کے سیاسی کیریئر پر بڑا اثر ڈالا ہے۔" انہوں نے کہا مسٹر کیجریوال کا جمنا کو ہریانہ سے زہریلا پانی ملنے کا بیان مکمل طور پر فلمی بیان لگتا ہے۔ اکثر ہم نے فلموں میں ولن کو دیکھا ہے کہ کنویں کے پانی کے زہریلے ہونے کا خوف دکھایا گیا ہے اور ہم نے مسٹر کیجریوال کو کچھ ووٹ حاصل کرنے کے لیے ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ دہلی کے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہریانہ دہلی کو معیار کے مطابق پانی فراہم کرتا ہے، لیکن وزیر پور سے اوکھلا کے سفر کے دوران مسٹر کیجریوال کی لاپرواہی کی وجہ سے دریا میں گرنے والے تقریباً 24 غیر ٹریٹمنٹ شدہ نالے جمنا کے پانی کو آلودہ کرتے ہیں۔ اس معاملے پر بی جے پی کا ایک وفد آج شام 5 بجے الیکشن کمیشن سے ملنے جا رہا ہے۔ اس وفد میں مرکزی وزیر خزانہ اور بی جے پی کی سینئر لیڈر نرملا سیتارمن، مرکزی وزیر بھوپیندر یادو اور ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نایاب سنگھ سینی شامل ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ کل رات مسٹر کیجریوال نے ہریانہ حکومت پر جمنا کے پانی میں زہر ملانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ اگر واٹر بورڈ کے انجینئروں نے اسے صحیح وقت پر نہ پکڑا ہوتا تو بڑی تعداد میں دہلی کے لوگوں کی موت ہو جاتی۔

بیماری جسم وروح کے لئے فائدہ مند ہے

-مبشر جاوید-

کوئی لاعلاج مرض لاحق ہونے کی صورت میں مریض بسا اوقات انتہائی بے صبرا اور اللہ کی رحمت سے نا امید ہو جاتا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ یہ شیطان کی کارستانی ہے کہ انسان کو ماضی میں کیے ہوئے گناہ اس قدر یاد دلاتا ہے کہ وہ ناامیدی کو گلے لگا لیتا ہے، حالاں کہ اگر فرائض ادا کرتا رہے اور صدق دل سے توبہ کرے اور شرک سے اپنے آپ کو بچائے تو اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ اللہ اس کے ساتھ رحم والا معاملہ فرمائیں گے اور اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔چناں چہ ایک حدیث میں ہے کہ: ''میری امت میں سے جو بھی اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کچھ بھی شریک نہ کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسولﷺ! اگر چہ زنا کرے یا چوری کرے تب بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔'' اور صحیح مسلم کی ایک حدیث ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:تم میں سے جو کوئی مرے اسے چاہیے کہ وہ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو۔'' اور حدیث قدسی ہے کہ ''میں اپنے بندے سے اس کے گمان جیسا معاملہ کرتا ہوں پس جیسا چاہے وہ مجھ سے گمان رکھے۔''

اللہ تعالی نے نعمتوں کے مقابلے میں کچھ ایسی چیزیں بھی پیدا کی ہیں کہ اگر ان کا سامنا ہو جائے تو نعمت کی قدر ہوتی ہے۔ان چیزوں کو ہم مختلف نام دے سکتے ہیں۔پریشانی آئے تو اچھے وقت کی قدر آتی ہے،فقر کے بعد فراوانی، ذلت کے بعد عزت،غم کے بعد خوشی،نفرت کے بعد محبت، جہالت کے بعد علم،دن کے بعد رات،رات کے بعد دن، سردی کے بعد گرمی،گرمی کے بعد سردی،مشغولیت کے بعد فراغت،اور اسی طرح بیماری کے بعد صحت کی قدر آجاتی ہے۔

ہمیں اس بات کو بھی سمجھ لینا چاہیے کہ ایمان اور حسن اخلاق کے علاوہ ہر نعمت کسی کے لیے وبال اور کسی کے لیے واقعی نعمت ہوتی ہے، جیسا کہ کسی بھی چیز کے بارے میں علم وآگہی حاصل ہونا نعمت ہے،مثال کے طور پر اگر کسی کے بارے میں یہ پتا چل جائے کہ اس نے کسی سے قرض لیا اور واپس نہ کیا،تو لوگ اس شخص کو قرض دینے کے معاملے میں محتاط ہو جائیں گے تو یہ علم لوگوں کے حق میں تو نعمت ہوا،لیکن اگر مقروض کو پتا چل جائے کہ وہ قرض ادا نہ کرنے کی وجہ سے لوگوں کی نظر سے گر گیا ہے۔تو اب دو صورتیں ہیں یا تو وہ اپنے معاملہ کو درست کرے گا یا بات دل پہ لگالے گا اور غم و پریشانی کا شکار ہوگا پہلی صورت میں علم اس کے لیے نعمت اور دوسری میں وبال بن جائے گا۔بالکل اسی طرح مرض مریض کے لیے اس وقت نعمت بن جاتا ہے جب وہ صبر وشکر کرتا ہے اور شفا کے بعد صحت کی قدر اور اللہ رب العزت کی دی ہوئی اس نعمت کا شکر ادا کرتا ہے۔

کہ ''جو بھی مصیبت تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہارے اعمال ہی کی بدولت ہوتی ہے اور اللہ پاک کتنی ہی باتیں تو معاف فرما دیتے ہیں۔'' اسی لیے کسی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ کہتا پھرے کہ کہاں سے یہ مصیبت آگئی؟ بلکہ یہ اس کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے، جو دنیا میں اس کے سامنے ظاہر ہو گیا ہے اور اگر ہم اس بات کو سمجھیں کہ دنیا کی مصیبتیں ہمارے اعمال کا نتیجہ ہیں تو یہ سمجھنے میں دشواری نہ ہوگی کہ اس کے اندر ہمارے لیے خوش خبری بھی ہے اور ڈراوا بھی۔ڈراوا بایں طور کہ انسان پریشانیوں کا سامنا کر کے خوف زدہ رہتا ہے اور خوش خبری بایں وجہ ہے کہ امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' مومن کو جو بھی بیماری یا غم یا پریشانی یا کوئی بھی تکلیف پہنچے،حتی کہ کوئی کانٹا چبھ جائے تو اللہ اس کے بدلے اس کے گناہ معاف فرماتے ہیں۔'' اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا: کہ'' مصیبت مستقل بندہ مومن کے ساتھ اور اس کے گھر میں، اس کے مال میں اس کی اولاد میں رہتی ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی سے اس حال میں جاملتا ہے کہ اس پہ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔''

مرض کے ذریعے آدمی کے صبر کا پتا چلتا ہے، جیسا کہ کہا گیا ہے کہ آزمائش نہ ہوتی تو صبر کی فضیلت ظاہر نہ ہوتی، اگر صبر کیا تو بہت سی بھلائیاں حاصل کر لیں اور اگر صبر نہ کر سکا تو سب کچھ گنوا دیا۔تو اللہ تعالی بیماری کے ذریعے بندو کے صبر کا امتحان لیتے ہیں۔اب یا تو وہ سونا نکلتا ہے یا پھر کھوٹا......

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ'' اجروثواب کی زیادتی تکالیف برداشت کرنے کے بقدر ہوتی ہے اور اللہ تعالی جب کسی قوم سے محبت فرماتے ہیں تو اس کو آزمائش میں مبتلا فرما دیتے ہیں تو جو اس پر راضی ہو جاتا ہے اس کے لیے اللہ کی رضا ہے اور جو ناراض اس کے لیے اللہ کی ناراضی ہے۔''

مرض کے فوائد میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ مریض پر اللہ تعالی کی نعمت کا اتمام ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ جب اسے کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے تو خوف اسے گھیر لیتا ہے اور پھر یہی بیماری اور خوف اسے اللہ رب العزت کی توحید کی طرف مائل کر دیتا ہے اور وہ بزبان حال یہی کہہ رہا ہوتا ہے کہ اے مولی! سب اطباء نے اپنی طبابت اور حکمت آزمائی اور وہ ناکام ہو گئے، اب کوئی ہے تو بس تو ہی ہے، تیرے سوا مجھے کوئی شفا دینے والا نہیں۔اس طرح مریض کا دل اللہ رب العزت کے ساتھ رابطہ میں رہتا ہے اور وہ ہر وقت پورے خلوص کے ساتھ اپنے خالق حقیقی اور پرورش کرنے والی ذات کو یاد کرتا ہے۔

جب بندہ اللہ تعالی سے نہ مانگے تو اللہ پاک ناراض ہوتے ہیں بندے پہ پریشانی نازل فرماتے ہیں، تاکہ وہ اللہ کی طرف متوجہ ہو اور اسی سے دعا مانگے تو اللہ تعالی اس پر انعامات کی بارش فرماتے ہیں۔تاکہ وہ اللہ کا شکر ادا کرے۔

اللہ تعالی نے قرآن میں کیا خوب انسان کا حال بیان فرمایا کہ جب انسان پر اللہ کی نعمتیں ہوتی ہیں تو اللہ تعالی سے اعراض کرتا رہتا ہے اور جب اسے پریشانی لاحق ہوتی ہے۔تو بس لمبی لمبی دعائیں شروع کر دیتا ہے لہٰذا اس بیماری کی برکات ہوتی ہیں کہ جس نے کبھی مسجد کا رخ نہ کیا ہو وہ بیماری کے بعد پانچ وقت کی نماز مسجد میں ادا کرتا نظر آتا ہے اور صبر وشکر، توکل وعاجزی، خشوع وخضوع، حلاوت ایمان سے بھرا بھرا دکھائی دیتا ہے۔جو کہ اس کے ایمان میں زیادتی کا موجب ہوتا ہے۔

بیماری کے ذریعہ اللہ رب العزت انسان کے دل کو تکبر وعجب اور فخر جیسی مہلک بیماریوں سے نجات عطا فرماتے ہیں، کیوں کہ اگر یہ روحانی بیماریاں انسان کے ساتھ مستقل رہیں تو سرکشی ونافرمانی جیسی دوسری بیماریاں اس کے اندر جنم لیتی ہیں اور انسان اپنی ابتدا وانتہا کو بھول جاتا ہے او رجوانی کی طاقت یا بڑھاپے کی جوشیلی صحت اس کو خود اعتمادی دیتی ہیں اور وہ اپنے علاوہ کسی کو تسلیم نہیں کرتا۔پھر جب اللہ رب العزت کی طرف اس کے اوپر بیماریوں کی آزمائش ہوتی ہے تو اس کا نشہ،غرور وتکبر کافور ہو جاتا ہے اور پھر اسے اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ اس کے اپنے قبضہ میں نہ اس کا نفع ہے، نہ نقصان، نہ زندگی نہ موت، کبھی کسی چیز کو یاد کرتا ہے تو اس کے ادراک پر قادر نہیں ہوتا، کبھی چیز کے بارے میں جاننا چاہتا ہے، لیکن جہالت اس کے دامن گیر رہتی ہے۔کبھی کسی ایسی چیز کو حاصل کرنا چاہتا ہے جو اس کی ہلاکت کا سبب ہو اور کبھی ایسی چیز سے دور بھاگتا ہے جس میں اس کے لیے بھلائی ہو اور دن اور رات میں، کسی بھی وقت اس خطرہ سے محفوظ نہیں رہتا کہ اللہ تعالی اپنی دی ہوئی نعمتوں میں سے دیکھنے اور سننے کی طاقت کو سلب فرمالیں، یا اس کی عقل میں فساد پیدا کر دیں، یا اس سے اس کی محبوب دنیا چھین لیں اور وہ کچھ بھی نہ کر سکے، تو کیا اس سے زیادہ کوئی محتاج وذلیل ہے؟ نہیں! تو پھر اسے تکبر وعجب کیسے زیب دے گا؟

چین میں پھلتی پھولتی اردو زبان

محمد کریم احمد

'ڈاکٹر چانگ جیامی' جن کا پاکستانی یا اردو میں نام 'طاہرہ' ہے ڈیپارٹمنٹ آف ساؤتھ ایشین سٹڈیز، سکول آف فارن لینگوئجز، پیکنگ یونیورسٹی میں ایسوسی ایٹ پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہی ہیں۔اس کے ساتھ وہ اردو ٹیچنگ اینڈ ریسرچ سیکشن کی۔ڈائریکٹر کی ذمہ داریاں بھی نبھا رہی ہیں۔ 2004 سے 2018 کے دوران انہوں نے مختلف ادبی کانفرنسوں میں شرکت اور کلچرل ایکسچینج پروگرامز کے تحت کئی مرتبہ پاکستان کا دورہ کیا۔2019 میں وہ وزٹنگ اسکالر، سنٹر فار ریلیجس سٹڈیز، پرنسٹن یونیورسٹی، امریکہ کے ساتھ منسلک رہیں۔ان کے کئی تحقیقی آرٹیکلز ساؤتھ ایشین سٹڈیز، اورینٹل سٹڈیز، ایریا سٹڈیز جرنل آف پیکنگ یونیورسٹی،لٹریچر اینڈ ہسٹری آف ویسٹرن ریجن میں شائع ہو چکے ہیں۔انہوں نے ٹریک آن الیگزینڈرز اور پاکستان کی منتخب نظموں کا ترجمہ کیا ہے جو شائع ہو چکی ہیں۔وہ کتاب 'گندھارا کی مسکراہٹ'، اے ٹور آف پاکستان مانومنٹ' کی چیف ایڈیٹر اور ایک دوسری کتاب 'شی جن پھنگ دی گورننس آف چائنہ' کے اردو ترجمہ کے لیے قائم ریویو گروپ کی ممبر بھی ہیں۔اس کے علاوہ انہوں نے چین میں اور چین سے باہر کئی تحقیقی پروجیکٹس میں حصہ لیا ہے۔

سوال: آپ کی اردو زبان سے آشنائی کب ہوئی؟

جواب: اردو سے میرا تعلق یا تعارف 1997 میں ہوا جب میں اردو زبان سیکھنے کے لیے پیکنگ یونیورسٹی میں داخل ہوئی۔اور اس وقت سے لیکر اب تک یہ تعلق قائم اور پھل پھول رہا ہے۔

سوال: اردو زبان سیکھنے کا شوق یا خواہش کب پیدا ہوئی؟

چین میں ہم پرائمری سکول سے انگریزی زبان سیکھتے ہیں، اور اس کے ساتھ کوئی ایک غیر ملکی زبان بھی سیکھنی ہوتی ہے۔تو اس وقت مجھے غیر ملکی زبان میں دلچسپی پیدا ہوئی۔مجھے پانچ یا چھ زبانوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا تھا۔ان میں جاپانی، منگولین، ویت نامی، کورین، عربی اور اردو شامل تھیں۔تو میں نے اردو کا انتخاب کیا کیونکہ یہ ہمارے ایک اچھے دوست اور پڑوسی ملک کی زبان تھی۔باقی زبانیں منگولیا، جاپانی، کورین، ویت نامی ہمارے ریجن کی تھیں اور کسی نہ کسی حد تک چینی زبان سے مماثلت رکھتی تھیں۔تو میں نے سوچا کہ مختلف زبان ہونی چاہیے۔تو اس لیے میں نے اردو کا انتخاب کیا۔

سوال: چین میں رہتے ہوئے اردو زبان کیسے سیکھی؟

میں چونکہ پیکنگ یونیورسٹی کے شعبہ اردو کی طالبہ تھی، تو زیادہ زبان تو اپنے شعبہ سے ہی سیکھی۔اُس وقت زیادہ تر فلمیں بھی پاکستان سے آتی تھیں۔میرا نام ہے محبت اور آوارہ وغیرہ یہ فلمیں پاکستان کی تھیں جن کی چین میں نمائش ہوئی۔تو ان سے اردو سیکھنے میں مدد ملی۔اُس وقت پاکستان اور چین کے درمیان تسلسل کے ساتھ وفود وغیرہ آتے جاتے تھے۔تو اس طرح آہستہ آہستہ اردو زبان سیکھتے رہے۔اس وقت پاکستان سے محبت بھی اردو زبان سیکھنے کی وجہ بنی۔

سوال: اردو زبان سیکھنے کے دوران ابتدائی مراحل میں کس قسم کی مشکلات پیش آئیں؟

مشکلات تو بہت تھیں۔سب سے پہلے تو انیس سو ستانوے میں انٹرنیٹ اتنا تیز اور آسانی سے دستیاب نہیں تھا۔اردو زبان میں لکھے گئے مواد کی دستیابی آسان نہیں تھی۔صرف نصابی کتب پڑھتے تھے۔اردو اخبار بہت کم ملتے تھے۔گرامر کے لحاظ سے بھی چینی زبان اور اردو زبان میں فرق ہوتا ہے۔شروع میں اردو زبان سیکھنے کے لیے بہت محنت کی۔بیجنگ میں پاکستانی سفارت خانے جایا کرتے تھے اور وہاں تعینات عملے اور افراد سے اردو میں بات چیت کیا کرتے تھے۔انٹرنیٹ کی دستیابی سے اردو سیکھنے میں بہت مدد ملی۔اب انٹرنیٹ پر اردو اخبارات، فلمیں اور کتابیں دستیاب ہیں جس کے باعث بہت آسانی ہو گئی ہے۔

سوال: چین میں آپ کے اردو کے اساتذہ کون تھے؟

چین میں میرے اردو کے اساتذہ میں پروفیسر تھانگ مونگ شون، پروفیسر لیو شوشو، پروفیسر محترمہ ہونگ چوا ین تھے۔ان کو پاکستان میں کئی اعزازات سے نوازا گیا ہے۔پروفیسر تھانگ مونگ شن، شاہراہ قراقرم کی تعمیر میں شریک رہے ہیں اور پاکستان کے بارے میں بہت معلومات رکھتے ہیں۔

سوال: آپ کے اساتذہ نے اردو زبان کہاں سے سیکھی؟

میرے اساتذہ نے اردو زبان پیکنگ یونیورسٹی کے شعبہ اردو سے سیکھی بعد میں وہ پاکستان سے بھی اردو سیکھ کر اور پڑھ کر آئے۔

سوال: آپ نے کتنے عرصے تک اردو زبان سیکھی؟

میں نے چار سال تک اردو زبان سیکھی اور اس میں گریجویشن کی۔

سوال: اردو کے کونسے ادیب یا شاعر آپ کو پسند ہیں؟

میں نے اردو کے کئی ادیبوں کو پڑھا ہے۔ان کی ادبی نگارشات کا بھی مطالعہ کیا ہے۔مجھے بانو قدسیہ، سعادت حسن منٹو اور امتیاز علی تاج پسند ہیں۔جبکہ موجودہ لکھاریوں میں عمیرہ احمد پسند ہیں۔اردو شاعری قدرے مشکل ہے۔مگر غالب، اقبال اور فیض کو جانتے ہیں اور ان کے کلام سے واقفیت ہے۔

سوال: آپ کو اردو زبان میں پی ایچ ڈی کرنے کا خیال کیسے آیا؟

اردو زبان سیکھتے ہوئے اس میں دلچسپی پیدا ہونا شروع ہوئی۔جو روز بروز بڑھتی چلی گئی۔پھر پڑھانا شروع کیا تو اردو کو جاننے کا مزید موقع ملا۔تو پی ایچ ڈی کر لی۔

سوال: پی ایچ ڈی میں آپ کے تحقیقی مقالے کا عنوان کیا تھا؟

میرے تحقیقی مقالے کا عنوان 'مغل بادشاہ اکبر کی مذہبی سوچ' تھا۔اور میرے پی ایچ ڈی مقالے کے نگران پروفیسر تھانگ تھے۔

سوال: اردو زبان سیکھنے کے دوران آپ کل کتنے طلباء تھے۔اور ان میں سے کتنے گریجویشن کے بعد اردو زبان سے کسی نہ کسی طرح جڑے رہے یا اردو زبان کی وجہ سے کسی پیشے سے وابستہ ہوئے؟

جب ہم انیس سو ستانوے میں پیکنگ یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں داخل ہوئے تو ہم کل گیارہ طالب علم تھے۔ان میں چار لڑکیاں اور سات لڑکے تھے۔ان میں سے تین نے گریجویشن کے بعد مزید تعلیم کے لیے ایم اے میں داخلہ لیا۔اور اس کلاس میں سے ایک میں اُردو کی تدریس سے منسلک ہوں۔ایک میری کلاس فیلو' شوشیا ؤشن' (اردو نام نسیم) چائنہ میڈیا گروپ کی اردو سروس میں کام کر رہی ہیں۔ایک کلاس فیلو چین کی ایک موبائل کمپنی میں ہیں اور وہ اُردو زبان جاننے کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کا کئی مرتبہ دورہ کر چکے ہیں۔تو ہم تین ہم جماعت کسی نہ کسی طرح اردو زبان سے منسلک ہیں۔باقی ہم جماعت دیگر شعبوں میں چلے گئے۔

سوال: پیکنگ یونیورسٹی کا شعبہ اردو کب قائم ہوا؟

پیکنگ یونیورسٹی کا شعبہ اردو انیس سو چون میں قائم ہوا۔

سوال: شعبہ اردو میں کس درجہ کی کلاسز ہوتی ہیں

شعبہ اردو میں گریجویشن، ایم اے اور پی ایچ ڈی لیول کی کلاسز ہوتی ہیں۔

سوال: شعبہ اردو سے اب تک اندازاً کتنے طلباء اردو زبان سیکھ چکے ہیں

اب تک دو سو سے زائد طلباء اردو زبان سیکھ چکے ہیں۔جب سے یہ شعبہ قائم ہوا ہے اس وقت سے آج تک اس میں داخلے ہو رہے ہیں 1960 میں ثقافتی انقلاب کے دوران اس میں تعطل آیا۔ 1970 سے آج تک یہ شعبہ بغیر کسی تعطل کے کام کر رہا ہے۔

سوال: پیکنگ یونیورسٹی کے شعبہ اردو سے وابستہ اساتذہ کون کون ہیں؟ ان میں چینی اساتذہ اور پاکستانی اساتذہ کی تعداد کیا ہے؟

چینی اساتذہ کی تعداد تین ہے اور ایک پاکستانی اُستاد ہیں۔پاکستان سے اساتذہ آتے رہے ہیں۔کچھ عرصہ پڑھاتے ہیں پھر واپس چلے جاتے ہیں۔

سوال: آپ خود ایک اسکالر ہیں اور چینی ادب اور پاکستانی ادب سے واقف ہیں۔آپ کو دونوں زبانوں کے لکھاریوں کے موضوعات میں کیا مماثلت یا فرق نظر آتا ہے؟

جواب یہ ایک دلچسپ سوال ہے۔چینی ادب اور پاکستانی ادب کے موضوعات میں مماثلت بھی ہے اور فرق بھی۔ادب کے موضوعات تو ملتے جلتے ہیں۔ہر معاشرے میں کم وبیش یہ ایک جیسے ہوتے ہیں۔بس معاشرتی روایت کے فرق کی وجہ سے موضوعات میں تھوڑا بہت فرق آجاتا ہے۔

میری ذاتی رائے میں چین اور پاکستان کے ادب میں فرق جدید ناول کے لحاظ سے ہے۔چینی ناول میں کردار زیادہ پیچیدہ اور تفصیلی ہیں۔اس میں مصنف اس کی تفصیل اور جزئیات کا ذکر کرتا ہے۔کردار کا مزاج، طبیعت، مزاج، شکل، لباس اور دل میں کیا چل رہا ہے، کردار سے جڑی باریک سے باریک جزئیات کا تمام تر ذکر مصنف خود کرتا ہے۔جبکہ پاکستان میں ناول میں مکالمہ زیادہ ہے۔کردار اپنے تمام تر خیالات کا اظہار مکالمے سے کرتا ہے۔جہاں تک موضوعات کا تعلق ہے تو چین میں مختلف مذاہب موجود ہیں۔معاشرتی مسائل ہیں۔گھریلو تنازعات ہیں۔

محبت کے معاملات ہیں۔اردگرد کے ماحول سے تعلق یا جڑت کے حوالے سے ایشوز ہیں۔تو چین میں لکھاری ان موضوعات سے جڑے مسائل پر لکھتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ ان کو کیسے حل کرنا ہے۔پاکستان میں چونکہ مذہب کا عمل دخل زیادہ ہے تو یہ مصنف پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔اس میں مذہب کے حوالے سے احساسات کا تذکرہ ہے۔جیسے عمیرہ احمد کے ناول 'پیر کامل' اور 'حاصل لا حاصل' میں مذہبی معاملات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔تو اس طرح ادب کہیں کھو جاتا ہے۔وہ شاید اجنبی لگتا ہے۔کیونکہ اس میں اخلاقیات کے حوالے سے اصلاح کا پہلو ہوتا ہے۔بہرحال اس سے ہم پاکستانی معاشرے کو سمجھ سکتے ہیں۔

سوال: کیا شعبہ اردو کے تحت دونوں ممالک کے منتخب ادب کے تراجم کیے گئے ہیں۔اردو زبان سے چینی زبان میں یا چینی سے اردو میں

جی ہاں۔تراجم ہوتے رہتے ہیں۔اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ہمارے طلباء جب گریجویٹ ہوتے ہیں۔تو ڈگری کے حصول کے لیے انہیں مقالہ لکھنا ہوتا ہے۔اس مقالے کا ایک حصہ

عورت: جن سے ڈرتا ہے زمانہ سارا

روزنامہ وطن سرینگر

تحریر
محمد صالح انصاری

ابھی چند دن بھی نہیں ہوئے جب دلّی پولیس اور ممبئی پولیس نے شکایت ملنے کے بعد کچھ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو گرفتار کیا تھا۔ جو بُلّی بائی ایپ کے ذریعہ مسلم خواتین کے خلاف نفرت پھیلانے اور انکی نیلامی کرنے کا کام کرتے تھے۔ ابھی تک وہ سلسلہ چل رہا ہے اور نئے نئے نوجوان جو ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں انکی گرفتاریاں لگاتار ہو ہی رہی تھیں کہ اب ایک نیا معاملہ سامنے آ گیا۔ اور معاملہ بھی ٹھیک اسی طرح کا کہ کچھ اوباش اور بدمعاش قسم کے نوجوان کلب ہاؤس نام کے موبائل ایپ پر لڑکیوں کے خلاف گندی گندی نفرت آمیز باتیں کر رہے تھے اور حیرت کی بات یہ ہے کی یہ نوجوان نسل مسلم نفرت نے اتنی بری طرح گرفتار ہو چکے ہیں کہ خود لڑکیاں ہی لڑکیوں کے خلاف ایسے کاموں میں لڑکوں کا ساتھ دیتی نظر آ رہیں ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ آخر کیا وجہ ہے جو معاشرے میں اتنی زیادہ نفرت کی آندھی چل رہی ہے۔ ایک طرف پولیس نے روکنے کی کوشش کی تو انہوں نے کوئی دوسری جگہ تلاش کر لی اور پھر سے اسی نفرت کے کام کو آگے بڑھانے لگے۔ ایسا لگتا ہے کہ ان لوگوں کو ایسے کاموں کو لیکر نشا ہو گیا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ پولیس اور قانون کی موجودگی میں بھی اپنے ماں، بہن اور بیوی جیسے پاک رشتوں کو تار تار کر رہیں ہیں اور انکو کسی طرح کا کوئی ڈر اور شرمندگی کا احساس تک نہیں ہے۔

اگر پولیس نے یہی کام گزشتہ سال جون اور جولائی کے مہینے میں سُلی ڈیل کے معاملے میں ہی کیا ہوتا اور گنہگاروں کو گرفتار کر کیفر کردار تک پہنچایا ہوتا تو آج انکے حوصلے بلند نہیں ہوتے اور نہ انکی اتنی ہمت ہوتی۔ ایسا لگتا ہے کہ اس معاملے میں نفرت کی سیاست کرنے والی ہماری نام نہاد حکومتوں کا بھی ہاتھ ہے اور یہ بات بالکل یقینی ہے کہ ہماری حکومتوں نے جو آئی ٹی سیل تیار کر رکھا ہے یہ سارا نفرت کا بازار انہیں لوگوں کا تیار کیا ہوا ہے۔ جسکی وجہ سے جب بھی کوئی معاملہ سامنے آتا ہے تو نام نہاد لڑکوں کی گرفتاریاں کر کے معاملے کو رفع دفعہ کر دیا جاتا ہے اور کچھ دنوں بعد کوئی اور یہ کام کرنے لگتا ہے۔ جبکہ اصل مجرم کا پتہ نہیں چلتا۔

ایسے میں ضرورت ہے کہ اس معاملے میں عدالت کا عمل دخل ہو اور عدالت اس معاملے کو اپنے طریقہ سے تفتیش کا کام انجام دے تا کہ یہ نفرت کا بازار بند ہو۔ نہیں تو وہ دن دور نہیں جب یہ نفرت مسلم خواتین سے باہر نکل کر راہ چلتی ہر خواتین کو اپنی زد میں لے لیگی اور ہم ایک وحشی معاشرے کہ حصہ بن جائیں گے۔

یہ بات ہر کوئی جانتا ہے کہ اس معاملے میں جن خواتین اور بہنوں کو نشانہ بنایا گیا ہے وہ ایسی باہمت اور باصلاحیت خواتین اور لڑکیاں ہیں جو حکومتوں کو ہر محاذ پر گھیر رکھی ہیں۔ انکے ہر غلط فیصلہ پر سوال کرتی ہیں اُن کو تنقید کا نشانہ بناتی ہیں اور اُنکی اصل حقیقت عوام کے سامنے لاتی ہیں۔ یہ ایسا کام ہے جو آج کی بڑی بڑی ٹی وی چینل کی انکر نہیں کر سکیں۔ الٹا ان کے لاکھ روکنے کی کوشش کے بعد بھی جب یہ حق اور سچ کی آواز نہیں رکی تو انھوں نے اب انسانیت کی ساری حدیں پار کر کے انکی عزت اور عصمت کو نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ لیکن انکو معلوم نہیں کی یہ خواتین اور لڑکیاں اب ڈرنے والے نہیں ہے اور اُنکا ہر حربہ ناکام ہو جائیگا۔ بھلا کوئی منزل پر پہنچ کر واپس آتا ہے۔ اور یہ لڑکیاں اب اپنی اصلی منزل کو پہچان گئی ہیں اب وہ کسی بھی حالت میں ڈر کر پیچھے نہیں جانے والی اب تو راستہ بہت آگے تک جائیگا اور نفرت کی حکومت اور سیاست کرنے والوں کو اُنکے انجام کی منزل کر رہیگی۔

اگر آپ تاریخ کا صفحہ اُلٹ کر دیکھیں تو ہر دور میں ایسے لوگ نکل آتے ہیں جو حق اور سچ کی آواز روکنے کے لیے ساری حدیں پار کر جاتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں جب محمد ﷺ کی آواز کو روکنے میں دشمنوں کی فوج ناکام ہوئی تو انھوں نے بھی یہی حربہ اختیار کیا تھا اور آپ ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ صدیقہ (رض) پر تہمت لگا دیا کہ شاید اس وجہ سے روک لیں گے۔ لیکن حق وانصاف کی آواز میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ اسکو کسی بھی حال میں روکا نہیں جا سکتا اور ہندوستان میں خاص کر مسلم معاشرے میں جو یہ آواز اٹھی ہے اب اسکو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی بس ضرورت ہے کہ ہم سب ملکر سچ کی آواز کے ساتھ اپنی آواز ملائیں۔

محکمہ صحت کا اپنے ملازمین کے تئیں حکمنامہ

باقی محکمہ جات کے ملازمین پر بھی لاگو ہو!

رواں ماہ کی گیارہ تاریخ کو محکمہ صحت کشمیر کی جانب سے ایک حکمنامہ جاری کیا گیا جس میں کہا گیا کہ محکمہ ان ملازمین کو تنخواہیں نہیں دے گا جن کی ماہانہ کارکردگی غیر تسلی بخش ہوگی۔ حکمنامہ میں محکمہ کے سبھی ضلعی ذمہ داروں سے کہا گیا ہے کہ وہ محکمہ کے ہر ایک ملازم کی جانب سے مہینے کے دوران کئے گئے کام کی تفصیلات ہر ماہ ڈائریکٹوریٹ کو روانہ کریں تا کہ ان ملازمین کو تنخواہیں دینے یا نہ دینے کے حوالے سے کوئی فیصلہ لیا جا سکے۔ محکمہ صحت کی جانب سے جاری کردہ یہ حکمنامہ اس اعتبار سے انتہائی صحیح اقدام ہے کہ اس سے محکمہ کے کام کاج کے ساتھ ساتھ ہسپتالوں میں مریضوں کو دستیاب رکھی جانی والی طبی سہولیات میں معقولیت آئے گی۔ اس بیچ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ جموں وکشمیر حکومت کے ماتحت کام کرنے والے اکثر وبیشتر محکمہ جات میں ایسے ملازمین کی بھاری تعداد موجود ہے جن کا کام غیر تسلی بخش ہے یا جو محض تنخواہوں کے حصول کے روز ہی اپنے دفاتر میں حاضر ہو جاتے ہیں۔ حکومت نے کچھ عرصہ قبل جنگلات کی اراضی کو غیر قانونی قبضہ جات سے آزاد کرانے کے لئے ایک مہم شروع کر دی اور اس مہم کے نتیجہ میں اب تک ہزاروں کنال اراضی کو غیر قانونی قبضے سے آزاد کرالیا گیا ہے۔ ایسے میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اس اراضی پر قبضہ ہو رہا تھا تو متعلقہ ملازمین کہاں سوئے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنے اعلیٰ حکام کو اس چیز کی اطلاع نہیں کی یا اگر کہیں اعلیٰ حکام کو مطلع بھی کیا گیا تھا تو انہوں نے کارروائی کیوں نہیں کی۔ کیا ان ملازمین کے خلاف کارروائی ضروری نہیں بنتی جنہوں نے جنگلات کی زمین کو غیر قانونی قبضے میں جاتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر کے رکھیں ؟۔ ایم جی نریگا سابق یو پی اے کی مرکزی کی جانب سے دیہی علاقوں کو ترقی اور روزگار کی فراہمی کے حوالے سے ایک انقلابی سکیم تھی جس کی عالمی سطح پر بھی پذیرائی ہوئی ہے تاہم یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جموں وکشمیر خاص کر وادی کے کونے کونے میں یہ سکیم متعلقہ محکمہ کے ملازمین اور افسران وانجینئروں کے لئے سونے کی کان ثابت ہوئی ہے اور چپراسی سے لے کر بلاک ڈیولپمنٹ افسران تک کمیشن کا ایک ریٹ فکس ہے جس کے تحت ایم جی نریگا کا کام کرنے والے ٹھیکیداروں سے کمیشن وصول کیا جاتا ہے۔ تعلیمی شعبے میں سرکاری سکولوں کی کارکردگی بے احتسابی کی ایک زندہ وجاوید مثال ہے۔ سرکاری سکولوں میں کام کرنے والے اساتذہ نے اپنے بچوں کو نجی سکولوں میں حصول تعلیم کے لئے داخل کرالیا ہے جس کے نتیجہ میں سرکاری سکولوں کے اندر تعلیم کا معیار ہر گزرتے دن کے ساتھ گرتا ہی جا رہا ہے۔ کیا متعلقہ محکمہ جات کے حکام کے لئے ضروری نہیں کہ وہ اپنے ماتحت ملازمین کو احتساب کے دائرے میں لانے کی غرض سے اسی طرح کے احکامات جاری کرتے ہوئے ان کی کارکردگی کو بہتر کرنے کی سعی وکوشش کریں۔ جموں وکشمیر حکومت کے ماتحت کام کرنے والے متعدد بلکہ کم وبیش سبھی محکمہ جات میں کام کرنے والے ملازمین کے حوالے سے اس طرح کے احکامات صادر کئے جانے کی ضرورت ہے تا کہ ہر محکمہ کے کام کاج اور کارکردگی کو بہتر کیا جا سکے اور ہاں اس دوران یہ بات بھی ضروری ہے کہ جو سرکاری ملازمین لگن اور تندہی سے اپنا کام کاج کرتے ہوں ان کی حوصلہ افزائی کرنے کی بھی ضرورت ہے تب جا کر سرکاری دفاتر میں ورک کلچر کو بہتر بنایا جا سکتا ہے اور عام لوگوں کو انتظامی سطح پر درپیش مشکلات کو کم کیا جا سکتا ہے۔

بچہ مزدوری: بے فکر سماج اور سرکار

تحریر
ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

بچپن انسانی زندگی کا سب سے حسین پل ہوتا ہے، جس کی یاد ہمیشہ ستاتی ہے۔ نہ کسی بات کی فکر نہ ہی کوئی ذمہ داری۔ بس ہر وقت اپنی مستی میں کھوئے رہنا، کھیلنا کودنا اور پڑھنا، لیکن سبھی کا بچپن ایسا ہو یہ ضروری تو نہیں۔ دنیا بھر میں 21.5 کروڑ بچے ایسے ہیں جن کی عمر 14 سال سے کم ہے اور ان کا وقت کاپی کتابوں اور دوستوں کے بیچ نہیں بلکہ ہوٹلوں، گھروں، کارخانوں، صنعتوں، کھیت کھلیانوں برتنوں اور اوزاروں کے بیچ گزرتا ہے۔ بچوں کے ذریعہ سب سے زیادہ سامان بھارت، بنگلہ دیش اور فلپائن میں بنائے جاتے ہیں۔ دنیا کے کچھ ممالک میں مزدوری کیلئے عمر مقرر نہیں ہے تو کچھ نے خطرناک کاموں کی فہرست نہیں بتائی ہے۔ بچہ مزدوری دنیا بھر میں ایک اہم مسئلہ ہے۔

اس کے نام پر بچوں کے ساتھ کیا کیا نہیں ہوتا اور ان سے کیا کیا نہیں کرایا جاتا۔ 1991 کی مردم شماری کے مطابق بھارت میں بچہ مزدوری کا آنکڑا 11.3 ملین تھا۔ 2001 میں یہ تعداد 12.67 ملین تک پہنچ گئی۔ بچوں کیلئے کام کرنے والی این جی او کے مطابق 50.2 فیصد ایسے بچے ہیں جو ہفتہ میں ساتوں دن کام کرتے ہیں۔ 2 3.2 5 فیصد معصوم جنسی استحصال کا شکار ہو رہے ہیں۔ 50 فیصد خطرناک حالات میں کام کرتے ہیں۔ ان کی زندگی غلاموں سے بھی بدتر ہے۔ ان سے دن رات کام لیا جاتا ہے اور مزدوری بھی نہیں دی جاتی۔ انکے کام نہ کرنے پر انہیں جسمانی تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ مانا جا رہا ہے کہ آج 12 ملین بچے مزدوری میں لگے ہوئے ہیں۔ ان میں قریب ایک تہائی لڑکیاں ہیں۔ ویسے بچہ مزدوری کے ایک الگ اعداد وشمار ملتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمام طرح کے قوانین موجود ہونے کے باوجود دنیا بھر میں 17 کروڑ بچے کام پر جا رہے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر کا تعلق ایشیائی ممالک سے ہے۔ خاص طور پر بھارت کے سامنے یہ مسئلہ پہلے سے زیادہ بھیانک شکل میں کھڑا ہے۔

جب بھی بچوں کے حقوں سے متعلق بات ہوتی ہے، بہانے بنائے جانے لگتے ہیں۔ چھوٹے بچوں کو تعلیم کا حق دینے کیلئے گوپال کرشن گوکھلے نے 1911 میں امپیریل ودھان پریشد میں بل پیش کیا تھا۔ یہ بل جبکہ چھوٹے لڑکوں تک محدود تھا لیکن پھر بھی پاس نہیں ہو سکا تھا۔ مہاراجہ دربھنگا جیسے ہندوستانی ممبران نے سخت اعتراض جتاتے ہوئے پوچھا تھا کہ اگر گاؤں کے سارے لڑکے اسکول میں پڑھنے لگیں گے تو ہمارے کھیتوں میں مزدوری کون کرے گا؟ یہ ذہنیت آج بھی موجود ہے۔ 1986 میں جب پارلیمنٹ نے قانون بنایا کہ 18 سال سے کم عمر کے بچوں سے مزدوری نہیں کرائی جا سکتی ہے، تب بھی یہ سوال اٹھا تھا کہ غریب خاندانوں کیلئے مشکل ہو جائے گی۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ جو غریب ہیں، وہ روزی روٹی میں الجھے رہیں۔ اس سے باہر نکل کر انہیں کچھ سوچنے کا موقع نہ ملے اور نہ ہی ان کا دیش کے کسی معاملے سے کوئی سروکار ہو۔ سوائے ووٹ دینے کے۔ پہلے تو ان کے ووٹ بھی دوسرے ہی ڈال دیتے تھے۔ کیا سرکار کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ بچوں کو پڑھنے، کھانے کی سہولت فراہم کرے تا کہ انہیں مزدوری کرنے کی نوبت نہ آئے۔

لازمی تعلیم کا قانون بننے کے پیچھے سپریم کورٹ میں چلے کئی مقدمے، مختلف تحقیقی رپورٹیں اور سیکڑوں سماجی وفلاحی تنظیموں کی محنت وکوششوں سے بنی سیاسی ہم خیالی کا زور تھا۔ 6 سے 14 برس کے ہر بچے کو تعلیم کا بنیادی حق دلانے والے اس قانون کی بڑی خاصیت یہ تھی کہ اس کے دائرے میں چھوٹی لڑکیاں شامل تھیں۔ اسی کے سہارے وزیراعظم نریندر مودی کو بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ اسکیم لانچ کرنے کا موقع ملا۔ جبکہ پسماندہ وحاشیہ پر رہنے والے طبقات کو یہ سبق پڑھایا جاتا رہا ہے کہ لڑکی کی پیدائش کے بعد سے ہی گھر کے ماحول میں ہاتھ بٹانے کی تربیت دی جائے۔ یہ تہذیب کا تقاضہ ہے۔ سات آٹھ سال کی بچی گھر کی صاف صفائی، کھانا بنانے جیسے روزمرہ کے کاموں کے علاوہ اس کام میں بھی داخل ہو چکی ہوتی ہے جو ذات کے لحاظ سے اس کے خاندان میں ہوتا آیا ہے۔ اس لڑکی کو اسکول بھیجنے والا اور اسکول میں اس کی پڑھائی کے معیار کو ماپنے کی کوشش کرنے والا قانون ایک خواب جیسا تھا۔ اس خواب کے حقیقت ہونے میں تہذیبی کانٹے اور سرکاری چٹانیں پہلے ہی حائل تھیں، اب نئے بچہ مزدوری قانون نے اس کے خواب کو کئی دہائی آگے کھسکا دیا ہے۔ ترقی کی اصطلاح میں جسے آگے بڑھنا کہتے ہیں۔ اس نئے قانون سے اس کا ٹھیک الٹا ہوا ہے۔

بچہ مزدوری قانون میں 2012 میں بھی کچھ نرمی کی گئی تھی۔ 2016 میں اس قانون کو از سر نو بنا دیا گیا۔ اس وقت کے لیبر اور روزگار وزیر بنڈارو دتاتریہ نے بچہ مزدوری ترمیمی بل 2016 کو تاریخی میل کا پتھر بتایا تھا۔ ان کے مطابق اس کا مقصد بچہ مزدوری کو پوری طرح ختم کرنا تھا۔ اس بل میں 14 سال سے کم عمر کے بچوں کیلئے خاندان سے جڑے کاموں کو چھوڑ کر مختلف زمروں میں کام کرنے پر مکمل روک لگانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جب کوئی قانون زمین سے جڑا ہوتا ہے تبھی ٹکتا ہے اور لوگوں کو انصاف دیتا ہے۔ اسے تعلیم کا حق قانون 2009 سے بھی جوڑا گیا۔ نیا بل کہتا ہے کہ کوئی بھی بچہ کسی کام میں نہیں لگایا جائے گا لیکن جب بچہ اپنے اہل خانہ یا اہل خانہ کے روزگار میں مدد کر رہا ہو، اسکول کے بعد کے وقت میں یا چھٹیوں میں اور روزگار خطرناک نہیں ہے تو یہ قانون لاگو نہیں ہوگا۔ بنڈارو دتاتریہ کی دلیل تھی کہ خاندانی کاروبار میں مالک۔ مزدور کا تعلق نہیں ہوتا۔ یہ بڑی عام بات لگتی ہے کہ بچے گھر کے کاموں میں مدد کریں۔ سوال یہ ہے کہ بچے اسکول کے بعد یا چھٹیوں میں کام کریں گے تو سیر وتفریح کب کریں گے؟ پڑھیں گے کب؟ کھیلیں گے کب؟ کیا ان کی ذہنی ترقی کیلئے یہ ٹھیک رہے گا؟ کیا ان کے نازک جسم پر کسی بھی طرح کی مزدوری کا بوجھ لادنا صحیح ہوگا؟ اور یہ کون طے کرے گا یا نگرانی کرے گا کہ بچہ خاندان کے کام میں مدد کر رہا ہے؟ یا وہ اپنے والدین کا قرض چکانے کیلئے بندھوا مزدور بن گیا ہے۔

بچہ مزدور بل 2016 میں خطرناک صنعتوں کی تعداد 83 سے کم کر کے 3 کر دی گئی ہے۔ اب صرف کان کنی، آگ پکڑنے والی اشیاء اور دھماکہ خیز مواد کو ہی خطرناک مانا گیا ہے تو کیا زری، پلاسٹک، چوڑی بنانے کا کام، کپڑے، قالین بنانے کے کام، دکان، فیکٹری، کھیت کھلیان میں کیڑے مارنے والی دواؤں اور کیمیکل کے بیچ کام کرنا بچوں کیلئے محفوظ ہے۔ کیا بیٹری بنانا، رنگائی پتائی، اینٹ بھٹے میں کام کیا ان کیلئے ٹھیک ہے؟ کیا کوڑا چننا یا ڈھونا ان کی صحت کیلئے صحیح ہے؟ فلم ٹی وی سیریل اور اشتہارات میں آرٹسٹ کے طور پر کام کرنے سے بچوں میں کیا ذہنی تناؤ پیدا نہیں ہوتا؟ کیا یہ ان کی ذہنی نشوونما کیلئے ٹھیک ہے؟ کچھ لوگوں کی زندگی ٹریفک سگنل پر کتاب، اخبار، پھول، کھلونے، موبائل چارجر بیچ کر چلتی ہے تو کیا ان کے بچوں کو ٹریفک سگنلس پر سامان بیچنے کی اجازت ہو گی؟

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آراء سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

باقیات

101

پرخصوصی توجہ دی ہے۔انہوں نے کہا کہ میری حکومت نے شمال مشرق کے لوگوں میں بیگانگی کے احساس کو ختم کرنے کی کوششیں کی ہیں۔صدر مرمو نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ڈیجیٹل فراڈ، سائبر کرائم اور ڈیپ فیک سماجی، اقتصادی اور قومی سلامتی کے لیے ایک چیلنج ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کے میٹرو نیٹ ورک نے اب **1000** کلومیٹر کا سنگ میل عبور کرلیا ہے۔**U-WIN** پورٹل حاملہ خواتین اور بچوں کے لیے ویکسینیشن کے شیڈول پر نظر رکھنے کے لیے شروع کیا گیا ہے۔اپنے خطاب میں، صدر دروپدی مرمو نے ڈیجیٹل فراڈ، سائبر کرائم، اور ڈیپ فیک ٹیکنالوجی سے لاحق بڑھتے ہوئے خطرات کی نشاندہی کی۔انہوں نے سماجی، مالیاتی اور قومی سلامتی کے مفادات کے تحفظ کے لئے سائبر سیکورٹی اقدامات کو مضبوط بنانے کے لیے مودی حکومت کے عزم کا اعادہ کیا۔انہوں نے کہا کہ میری حکومت سائبر سیکورٹی میں کارکردگی کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ڈیجیٹل فراڈ، سائبر کرائم، اور ڈیپ فیک سماجی، مالیاتی اور قومی سلامتی کے لیے سنگین چیلنجز ہیں۔ڈیجیٹل ڈومین میں ہندوستان کی ترقی کو اجاگر کرتے ہوئے، صدر مرمو نے جدت طرازی میں ایک عالمی رہنما کے طور پر ابھرنے کے لیے ملک کے عزائم پر زور دیا۔انہوں نے انڈیا **AI** مشن کے آغاز کو نوٹ کیا، جس کا مقصد مصنوعی ذہانت میں ترقی کو فروغ دینا اور جدید ٹیکنالوجی میں ہندوستان کو ایک اہم کھلاڑی کے طور پر پوزیشن دینا ہے۔صدر دروپدی مرمو نے کہا کہ آج، ہندوستان ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے میدان میں ایک بڑے عالمی کھلاڑی کے طور پر اپنی موجودگی کا احساس دلا رہا ہے۔انہوں نے ملک کے ڈیجیٹل ادائیگی کے انقلاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ترقی یافتہ ممالک بھی ہندوستان کے **UPI** لین دین کے نظام کی کامیابی سے متاثر ہیں۔صدر مرمو نے مزید کہا کہ حکومت نے ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کو سماجی انصاف اور مساوات کے لیے ایک طاقتور ٹول کے طور پر استعمال کیا ہے، مالی شمولیت اور شفافیت کو یقینی بنایا ہے۔انہوں نے اقتصادی ترقی اور قومی ترقی کو آگے بڑھانے کے لیے تبدیلی کی پالیسیوں کے نفاذ کو تیز کرنے پر حکومت کی توجہ کا اعادہ کیا۔انہوں نے مالی استحکام کو بڑھانے، گورننس کو بہتر بنانے اور جامع ترقی کو فروغ دینے کے لیے جاری اقدامات پر زور دیا۔صدر دروپدی مرمو نے کہا کہ ایسی ہی ایک پہل پی ایم-کسان سمان ندھی اسکیم ہے، جس کے تحت ملک بھر کے لاکھوں کسانوں میں **41,000** کروڑ روپے تقسیم کیے گئے ہیں۔یہ براہ راست مالی امداد زرعی استحکام کو یقینی بناتے ہوئے، دیہی آمدنی کو بڑھانے، اور کسانوں کو ان کی روزی روٹی میں مدد فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کی گئی ہے۔انہوں نے اقتصادی اور تکنیکی ترقی کے علاوہ، صدر مرمو نے حکومت کی طرف سے تجویز کردہ اہم پالیسی اصلاحات پر روشنی ڈالی۔ان میں ایک قوم، ایک انتخاب اقدام ہے، جس کا مقصد پورے ملک میں انتخابات کو ہم آہنگ کرنا، انتظامی اخراجات کو کم کرنا اور زیادہ سے زیادہ سیاسی استحکام کو یقینی بنانا ہے۔مزید برآں، انہوں نے وقف بل پر بات کی، جو وقف املاک کے انتظام میں زیادہ شفافیت اور کارکردگی کو متعارف کرانے کی کوشش کرتا ہے، اور ان مذہبی اوقاف کے بہتر انتظام کو یقینی بناتا ہے۔پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب سے پہلے، مرمو کا پارلیمنٹ کے احاطے میں نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ، وزیر اعظم نریندر مودی اور لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا اور حکومت کی طرف سے ثقافتی علامت کے طور پر اپنایا گیا سینگول لے جانے والے ایک اہلکار نے استقبال کیا۔صدر دروپدی مرمو نے **6 6** گھوڑوں سے چلنے والی رتھی بگھی گاڑی میں پہنچیں اور گھوڑے پر سوار صدارتی محافظ نے ان کا ساتھ دیا۔انہیں پارلیمنٹ کی عمارت کے اندر گارڈ آف آنر دیا گیا اور دھنکھڑ، مودی، برلا اور پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے انہیں لوک سبھا چیمبر میں لے جایا۔(ایجنسیاں)

102

چکا ہے، جو کشمیر سے کنیا کماری تک ملک کو ریلوے لائن کے ذریعے جوڑتا ہے۔اس پرجوش منصوبے کے تحت چناب پل تعمیر کیا گیا ہے جو کہ دنیا کا بلند ترین ریلوے پل ہے۔مزید برآں، ہندوستان کا پہلا ریل کیبل برج، انجی پل مکمل ہو چکا ہے۔صدر جمہوریہ نے یہ بھی کہا کہ ملک بھر میں **71** وندے بھارت، امرت بھارت، اور نمو بھارت ٹرینیں چل رہی ہیں، جن میں گزشتہ **6** ماہ میں **17** نئی وندے بھارت ٹرینیں اور ایک نمو بھارت ٹرین شامل کی گئی ہے۔قومی سلامتی پر بات کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ حکومت نے ملک کی

سرحدوں کی حفاظت اور داخلی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے تاریخی اقدامات کیے ہیں۔انہوں نے دفاعی شعبے میں ہونے والی پیش رفت پر بھی بات کی۔صدر مرمو نے کہا کہ حکومت دفاعی شعبے میں میک ان انڈیا سے میک فار دی ورلڈ کی طرف بڑھ گئی ہے۔

103

زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ بیٹھا۔انہوں نے بتایا کہ اس ہفتے کے شروع میں نوگام میں آلٹو **K10** گاڑی سے ٹکرانے کے بعد اس کے سر میں شدید چوٹیں آئی تھیں۔ادھر پولیس نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ معاملہ کی نسبت کیس درج کر کے تحقیقات شروع کردی گئی ہے۔ادھر جونہی شہری کی نعش آبائی علاقہ میں پہنچائی گئی تو وہاں صف ماتم بچھ گئی۔

104

ساتھ منائی گئی اور اس سلسلے میں پوری وادی کی مساجد، خانقاہوں میں رات بھر شب خوانی ہوئی اور لوگ اللہ کے حضور میں سربسجود ہو کر وردو ازکار میں بھی محو رہے۔جمعہ کو وادی میں معراج العالم کی سب سے بڑی اختتامی تقریب درگاہ حضرتبل میں منعقد ہوئی جہاں شہر سرینگر سمیت وادی کے اطراف واکناف سے ہزاروں کی تعداد میں عاشقان رسول ﷺ درگاہ حضرت بل میں جمع ہوئے۔سٹی رپورٹر کے مطابق درگاہ حضرتبل میں زائرین کا سب سے بڑا اجتماع ہوا اور اطلاعات کے مطابق کپوارہ، بارہمولہ، سوپور، بانڈی پورہ، پلوامہ، شوپیان، گاندربل، اننت ناگ، بڈگام سمیت دیگر اضلاع کے دور دراز دیہات سے مرد وزن کی ایک بڑی تعداد نے پہلے ہی درگاہ حضرت بل پہنچنا شروع کیا اور اس سلسلے میں کئی ایک مقامات پر زائرین کے لئے ایس آر ٹی سی کی گاڑیاں وقف رکھی گئیں جو زائرین کو درگاہ حضرتبل لانے اور لیجانے کے لئے استعمال ہوئی۔سٹی رپورٹر کے مطابق درگاہ جانے والے زائرین کیلئے سٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی طرف سے خصوصی بسوں کا انتظام کیا گیا جبکہ جگہ جگہ رضا کار تنظیموں کی طرف سے لوگوں کیلئے مشروبات بھی دستیاب رکھی گئی تھیں۔معراج العالم کی اختتامی تقریب کے موقعہ پر آثار شریف حضرتبل میں لوگوں کا اژدھام امڈ آیا جس میں بچے، بزرگ، خواتین اور بچے شامل تھے۔سٹی رپورٹر کے مطابق نماز جمعہ کے بعد موئے مقدس ﷺ کی زیارت کی نشاندھی کی گئی تو لاکھوں ہاتھ فضا میں لہرائے اور اللہ اکبر کے نعروں سے حضرتبل کا پورا علاقہ گونج اٹھا جبکہ ماحول بھی معطر ہوا۔اس دوران وردو ازکار اور دعاؤں کی آوازیں بھی بلند ہوئی جبکہ رقت آمیز مناظر بھی دیکھنے کو ملے۔خواتین زائرین کی ایک بڑی تعداد بھی اس موقعہ پر موجود تھیں جو اس موقعہ پر خاص طور پر اشکبار آنکھوں اور سسکتے لبوں کے ساتھ توبہ استغفار کے کلمے بلند کر رہی تھیں۔ادھر ہزاروں عاشقان رسول ﷺ نے درگاہ کے صحن میں نماز جمعہ ادا کی اور ورد وازکار کی محفلوں میں شرکت کی۔اس دوران پیر دستگیر صاحب خانیار وسرائے بالا کی زیارت کو بھی سجایا سنوارا گیا ہے اور وہاں بھی چراغاں کیا گیا ہے جبکہ نماز جمعہ کے موقعے پر ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔اس موقعہ پر علماء نے فلسفہ معراج پر روشنی ڈالی۔ادھر آثار شریف پنجورہ شوپیان، جناب صاحب صورہ، کھرم سرہامہ، خانقاہ فیض پناہ ترال، خانقاہ معلی سرینگر، آثار شریف شہری کلاشپورہ کے علاوہ وادی کے دیگر اضلاع اور قصبہ جات جن میں پلوامہ، کولگام، سوپور، بانڈی پورہ، اسلام آباد، بارہمولہ اور کپوارہ شامل ہیں، میں بھی خصوصی تقاریب کا انعقاد کیا گیا۔وریں اثناء کھبہ مرگ اننت ناگ میں معراج النبی کی اختتامی تقریب کے سلسلہ میں روح پرور مجالس کا اہتمام کیا گیا جس کے دوران لوگوں کی ایک بڑی تعداد رسول پاک ﷺ کے تبرکات کے دیدار سے فیضیاب ہوئے۔معراج العالم ﷺ کی اختتامی تقریب کے موقعہ پر منعقد کی گئی۔تقریبات میں ائمہ مساجد نے تفصیل کے ساتھ فلسفہ معراج پر روشنی ڈالی جبکہ ان روح پرور مجالس میں وادی میں امن وآشتی کیلئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔

105

دن پہلے پیش کیا گیا۔وزیر خزانہ نرملا سیتارمن مرکزی بجٹ برائے **2025-26** ہفتہ کو وزیر خزانہ پیش کریں گے۔اقتصادی سروے **2025-26**، جسے وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے جمعہ کو پارلیمنٹ میں پیش کیا، اس نے **2070** تک خالص صفر اخراج کو حاصل کرنے کے ہندوستان کے عزم پر زور دیا، جس میں موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے اختراعی حکمت عملیوں، پائیدار ترقی اور مضبوط نفاذ کے منصوبوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔سروے میں کہا گیا ہے، 'یہ طویل مدتی ہدف ملک کی اعلی اور مستقل اقتصادی ترقی کی خواہشات سے جڑا ہوا ہے، جس کا تصور **2047** تک ایک ترقی یافتہ ملک بننا ہے۔اس وژن کو حاصل کرنے کے لیے ایک نازک توازن کی ضرورت ہے، کیونکہ ہندوستان سستی توانائی کی حفاظت، روزگار کی تخلیق، پائیدار اقتصادی توسیع، اور ماحولیاتی پائیداری جیسے اہم تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے کم کاربن کی ترقی کے لیے کوشاں ہے۔سروے میں اس بات پر زور دیا گیا کہ اس چیلنج سے نمٹنے کیلئے، ہندوستان اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔مجموعی نقطہ نظر جو تخفیف اور موافقت کی حکمت عملی دونوں کو اس کی ترقی میں مربوط کرتا ہے۔موسمیاتی تبدیلیوں کے ساتھ موافقت بھی ایک اہم تشویش ہے۔سروے نے انکشاف کیا کہ مالی سال **2016** اور مالی سال **2022** کے درمیان، ہندوستان نے اپنے موافقت کے اخراجات کو **GDP** کے **3.7** فیصد سے بڑھا کر **6.5** فیصد کردیا، جو کہ آب و ہوا میں لچک پیدا کرنے کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔موسمیاتی تبدیلی کے لیے ہندوستان کی کمزوری اس ملک کے لیے ضروری بناتی ہے کہ وہ کمزور کمیونٹیز اور ماحولیاتی نظام کے تحفظ کے لیے ایک مضبوط موافقت کی حکمت عملی کو نافذ کرے۔سروے میں مزید زور دیا گیا ہے کہ ترقی پذیر ممالک میں موسمیاتی کارروائی کی حمایت کرنے کے لیے عالمی مالیاتی وعدوں میں کمی کے پس منظر میں، ہندوستان کو تیزی سے لچک پیدا کرنے کو ترجیح دینی چاہیے تاکہ آب و ہوا کی وجہ سے ہونے والے دھچکے کے خلاف اس کی تیز رفتار اقتصادی ترقی کے فوائد کو محفوظ رکھا جا سکے۔ملک کو ایک کثیر جہتی نقطہ نظر کی ضرورت ہے جس میں متعدد اقدامات شامل ہوں، بشمول مناسب پالیسی مراعات کی تخلیق، لچکدار انفراسٹرکچر کی ترقی، آب و ہوا سے متعلق ٹیکنالوجیز میں تحقیق اور ترقی، اور موافقت کے اقدامات کے لیے وقف مالی وسائل کو متحرک کرنا۔فی کس دنیا کے سب سے کم گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج کرنے والے ممالک میں سے ایک ہونے کے باوجود، ہندوستان نے اپنی توانائی کی کھپت کے اخراج کی شدت کو کم کرنے میں قابل ذکر پیش رفت کی ہے، سروے نے مزید روشنی ڈالی کہ یہ پیشرفت بڑی حد تک ایک سوٹ کے ساتھ ساتھ قابل تجدید توانائی کے ذرائع کی بڑھتی ہوئی تعیناتی کی وجہ سے ہے۔توانائی کے تحفظ کے اقدامات۔اس بات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہ قابل تجدید توانائی کی ترقی کو کافی رکاوٹوں کا سامنا ہے، خاص طور پر توانائی کے ذخیرہ کرنے کی ٹیکنالوجیز اور اس منتقلی کے لیے ضروری معدنیات کے حصول میں، سروے نے مزید کہا کہ متبادل حل جیسے کہ سبز ہائیڈروجن درمیانی مدت کے لیے ایک قابل عمل آپشن پیش کرتے ہیں، قابل برداشت مسائل باقی ہیں۔وسیع پیمانے پر اپنانے میں ایک اہم رکاوٹ۔سروے نے روشنی ڈالی ہے کہ کم اخراج والی تھرمل پاور ٹیکنالوجیز کی ترقی اور تعیناتی، بشمول ایڈوانسڈ الٹرا سپر کریٹیکل **(AUSC)** پاور پلانٹس، اس منتقلی میں ایک اہم کردار ادا کریں گے۔اس میں کہا گیا ہے کہ بیٹری سٹوریج ٹیکنالوجیز سے متعلق تحقیق اور ترقی میں سرمایہ کاری، نیز قابل تجدید توانائی کے نظام سے وابستہ فضلہ کی ری سائیکلنگ اور پائیدار تلفی، قابل تجدید ذرائع سے توانائی کی قابل اعتماد فراہمی اور اس کی پائیداری کو یقینی بنانے کے اہم عوامل ہیں۔درمیانی مدت میں تھرمل پاور پلانٹس کے مسلسل استعمال اور اضافہ کے لیے کاربن کی گرفت، استعمال اور ذخیرہ کرنے والی ٹیکنالوجی کو فروغ دینے کے لیے مشن موڈ کا نقطہ نظر ضروری ہے۔زرعی شعبے میں، آب و ہوا کیلئے لچکدار بیج تیار کرنا اور زرعی طریقوں کو بہتر بنانا، جس میں آبی ذخائر کی بحالی شامل ہوسکتی ہے، آب و ہوا کے اثرات کے خلاف لچک پیدا کرنے میں اہم اجزاء ہوں گے۔سروے میں ہندوستان کے طرز زندگی برائے ماحولیات **(LIFE)** پہل کا بھی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔پائیدار زندگی کی حوصلہ افزائی اور سرکلر اکانومی کو فروغ دینے کے لیے ڈیزائن کیا گیا، اس اقدام کا مقصد ملک کی ترقی کی رفتار پر ایک تبدیلی کا اثر پیدا کرنا ہے۔**LIFE** تمام شعبوں میں ماحول دوست ثقافت کو فروغ دینے، کاربن فوٹ پرنٹ کو کم کرنے، اور وسائل کی کارکردگی کو بڑھانے میں مرکزی کردار ادا کرے گا۔اس نے کہا کہ قابل تجدید توانائی کے اپنے اقدامات کو مضبوط بنانے کے لیے، ہندوستان کو وسیع پیمانے پر گرڈ انفراسٹرکچر کی بہتری اور اس تبدیلی کے لیے ضروری معدنیات کی محفوظ سورسنگ میں سرمایہ کاری کو ترجیح دینی چاہیے۔اقتصادی سروے میں کہا گیا ہے کہ بنیادی ڈھانچے کے شعبے میں نجی شعبے کی شرکت کو تیز کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ سرکاری شعبے کی کوششیں حکومت کے بجٹ کی رکاوٹوں کو دیکھتے ہوئے ان ضروریات کو پوری طرح سے پورا نہیں کر سکتی ہیں۔سروے میں کہا گیا ہے کہ نجی شرکت کو بہت سے اہم بنیادی ڈھانچے کے شعبوں میں بہت سے طریقوں سے تیز ہونا چاہیے'۔ پروگرام اور پروجیکٹ کی منصوبہ بندی، فنانسنگ، تعمیر، دیکھ بھال، منیٹائزیشن اور اثر کی تشخیص۔سروے میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان کا بنیادی ڈھانچہ پروگرام پی پی پی ماڈلز کی ایک قسم کی حمایت کرتا ہے جیسے بلڈ-آپریٹ-منتقلی (ٹول اور سالانہ)، ڈیزائن-بلڈ-فنانس-آپریٹ-منتقلی، ہائبرڈ اینوئٹی ماڈل اور ٹول-آپریٹ-ٹرانسفر۔اس نے کہا حکومت نے بہت سے رکاوٹوں کو دور کرنے اور سہولت فراہم کرنے والے میکانزم جیسے نیشنل انفراسٹرکچر پائپ لائن، نیشنل منیٹائزیشن پائپ لائن اور پی ایم-گتی شکتی کی بنیاد رکھی ہے جس میں پیش رفت ہوئی ہے۔سروے میں بتایا گیا کہ مالیاتی منڈی کے ریگولیٹرز نے نجی شراکت کی حوصلہ افزائی کے لیے اصلاحات متعارف کرائی ہیں لیکن پھر بھی بہت سے بنیادی شعبوں میں پرائیویٹ انٹرپرائز کا حصول محدود ہے۔اس میں مزید کہا گیا ہے کہ نجی شراکت کو تیز کرنے کی حکمت عملی کے لیے تمام اسٹیک ہولڈرز کی مربوط کارروائی کی ضرورت ہے۔مختلف سطحوں پر حکومتیں، مالیاتی مارکیٹ کے کھلاڑی، پروجیکٹ مینجمنٹ کے ماہرین اور منصوبہ ساز، اور نجی شعبہ۔سروے میں کہا گیا ہے کہ منصوبوں کو تصور کرنے کی صلاحیتوں، عمل درآمد کے لیے سیکٹر کے لیے مخصوص جدید حکمت عملیوں کو تیار کرنے، اور اعلیٰ مہارت والے شعبوں کو تیار کرنے جیسے کہ رسک اور ریونیو شیئرنگ، کنٹریکٹ مینجمنٹ، تنازعات کے حل اور پروجیکٹ کی بندش کو کافی حد تک بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔حکومت نے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو اپنے مالیاتی اور عوامی پالیسی کے ایجنڈے کے مرکزی مرحلے میں رکھا ہے۔مالی سال **25** کے لیے مرکزی حکومت کے سرمائے کے اخراجات کو مالی سال **20** کے چیکس سے تقریباً **3.3** گنا بجٹ دیا گیا ہے۔

106

ہے لیکن اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ وہ اسٹیشن سے باہر نہیں ہیں۔انہوں نے کہا" ان کی خدمات کسی بھی وقت درکار ہوسکتی ہیں لہذا انہیں کال پر دستیاب رہنا چاہئے۔انہیں اسٹیشن سے باہر نہیں ہونا چاہئے۔" خیال رہے کہ یہ بیان متعلقہ ضلعی ہیڈ کوارٹر میں ان کی موجودگی کے بارے میں اساتذہ کے درمیان پائے جانے والے الجھن کے درمیان آیا ہے۔قبل ازیں محکمہ نے موسم سرما کی تعطیلات کے اعلان کے وقت اساتذہ کو حکم دیا تھا کہ وہ **10** فروری **2025** سے اپنے ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں موجود رہیں جب کہ اسکول باضابطہ طور پر یکم مارچ **2025** کو دوبارہ شروع ہوں گے۔تاہم ناظم تعلیمات کشمیر نے کہا" اساتذہ کو کسی دفتر میں شامل ہونے کی ضرورت نہیں ہے لیکن انہیں امتحانات کے پیش نظر اپنے متعلقہ اسٹیشنوں پر اپنی موجودگی کو یقینی بنانا چاہیے"۔

107

کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جنہوں نے انہیں تیسری بار حکومت بنانے کی ذمہ داری سونپی ہے۔وزیراعظم نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ یہ ان کی تیسری مدت کا پہلا مکمل بجٹ اجلاس ہے اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ

2047 تک جب ہندوستان آزادی کے **100** سال مکمل ہونے پر جشن منائے گا، قوم ترقی یافتہ ملک بننے کا ہدف حاصل کرچکی ہوگی۔انہوں نے زور دے کر کہا کہ یہ بجٹ سیشن نیا اعتماد اور توانائی پیدا کرے گا، اس بات کو یقینی بنائے گا کہ **140** کروڑ شہری اجتماعی طور پر اس قرارداد کو پورا کریں گے۔وزیراعظم نے کہا کہ تیسری مدت میں حکومت جامع ترقی کی طرف مشن موڈ میں آگے بڑھ رہی ہے، چاہے وہ جغرافیائی، سماجی یا اقتصادی طور پر ہو۔انہوں نے روشنی ڈالی کہ جدت، شمولیت اور سرمایہ کاری مسلسل ملک کے اقتصادی روڈ میپ کی بنیاد رہے ہیں۔مودی نے ذکر کیا کہ اس سیشن میں کئی تاریخی بلوں اور تجاویز پر بحث کی جائے گی، جس سے ایسے قوانین بنائے جائیں گے جو ملک کو مضبوط کریں گے۔انہوں نے خواتین کے وقار کو بحال کرنے، ہر عورت کیلئے مساوی حقوق کو یقینی بنانے، مذہبی اور فرقہ وارانہ اختلافات سے پاک ہونے کی اہمیت پر زور دیا۔انہوں نے کہا کہ اس مقصد کے حصول کے لیے اس اجلاس میں اہم فیصلے کیے جائیں گے۔وزیراعظم نریندر مودی نے تیز رفتار ترقی کے حصول کے لیے اصلاحات، کارکردگی اور تبدیلی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔انہوں نے نوٹ کیا کہ ریاستی اور مرکزی حکومتوں کو کام کرنے کے لیے مل کر کام کرنا چاہیے، اور عوامی شرکت تبدیلی کا باعث بنے گی۔اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہندوستان ایک نوجوان قوم ہے جس میں نوجوانوں کی بے پناہ طاقت ہے، وزیراعظم نے کہا کہ آج **20** سے **25** سال کی عمر کے نوجوان **45** سے **50** سال کی عمر کو پہنچنے پر ترقی یافتہ ہندوستان کے سب سے زیادہ مستفید ہوں گے۔وہ پالیسی سازی میں کلیدی عہدوں پر ہوں گے اور اگلی صدی میں ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی رہنمائی کریں گے۔وزیراعظم نے اس بات پر زور دیا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کی قرارداد کو پورا کرنے کی کوششیں موجودہ نوعمر اور نوجوان نسل کے لیے ایک اہم تحفہ ہوں گی۔انہوں نے اس کا موازنہ ان نوجوانوں سے کیا جنہوں نے **1930** اور **1940** کی دہائیوں میں آزادی کے لیے جدوجہد کی، جن کی کوششوں کے نتیجے میں **25** سال بعد جشن آزادی منایا گیا۔اسی طرح، اگلے **25** سال ایک خوشحال اور ترقی یافتہ ہندوستان کے حصول کے لیے وقف ہوں گے۔وزیراعظم نے تمام ممبران پارلیمنٹ سے اس بجٹ سیشن کے دوران ترقی یافتہ ہندوستان کے وژن کو مضبوط بنانے میں تعاون کرنے کی اپیل کی۔انہوں نے زور دے کر کہا کہ نوجوان ممبران پارلیمنٹ کے لئے یہ ایک سنہری موقع ہے، کیونکہ ایوان میں ان کی فعال شرکت اور بیداری انہیں ترقی یافتہ ہندوستان کے ثمرات کا مشاہدہ کرنے کا موقع دے گی۔وزیراعظم مودی نے امید ظاہر کی کہ بجٹ اجلاس قوم کی امنگوں پر پورا اترے گا۔انہوں نے کہا کہ **2014** کے بعد شاید یہ پہلا پارلیمانی اجلاس ہے جہاں اجلاس سے قبل غیر ملکی ذرائع سے خلل پیدا کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔وزیراعظم نے ریمارکس دیے کہ گزشتہ **10** سالوں سے ہمیشہ ہر سیشن سے پہلے ہنگامہ کھڑا کرنے کی کوششیں ہوتی رہی ہیں، ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو شعلے بھڑکانے کو تیار رہیں۔تاہم، انہوں نے مزید کہا کہ پچھلی دہائی میں یہ پہلا سیشن ہے جہاں کسی بھی غیر ملکی کونے سے ایسی کوئی خلل واقع نہیں ہوئی ہے۔

108

طریقہ کار کے قوانین کا مسودہ تیار کرنے کے لیے تشکیل دی گئی رولز کمیٹی کی **2** بار میٹنگ ہو چکی ہے۔**9** رکنی پینل کا اعلان **24** دسمبر **2024** کو اسپیکر نے جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی میں قواعد وضوابط اور طرز عمل کے قاعدہ **363** کے ذریعے عطا کردہ اختیارات کے استعمال میں کیا تھا۔اسپیکر کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔بزنس رولز کمیٹی کی پہلی میٹنگ یکم جنوری **2025** کو ہوئی تھی۔**7** جنوری **2025** کو اپنی دوسری میٹنگ میں بزنس رولز کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ کمیٹی پہلے سے موجود قوانین میں موجود بے ضابطگیوں کو دور کرنے پر توجہ دے گی کیونکہ نئے قواعد وضع کرنا لیفٹیننٹ گورنر کا خصوصی ڈومین یا استحقاق ہے۔جموں وکشمیر مقننہ کی بزنس رولز کمیٹی سے کہا گیا ہے کہ وہ **3** مارچ **2025** سے شروع ہونے والے آئندہ بجٹ اجلاس کے آغاز سے پہلے جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی میں طریقہ کار اور کاروبار کے قواعد کے مسودے کو حتمی شکل دے دیں۔اس **9** رکنی کمیٹی کے ارکان کے طور پر نامزد دیگر **8** ارکان میں ایم ایل اے، سابق اسپیکر مبارک گل (این سی)، محمد یوسف تاریگامی (سی پی آئی ایم)، سیف اللہ میر (این سی)، نظام الدین بٹ (کانگریس)، پون کمار گپتا (بی جے پی)، جسٹس (ریٹائرڈ) حسنین مسعودی (این سی)، رنبیر سنگھ پٹھانیا (بی جے پی) اور مظفر اقبال خان، (آزاد) شامل ہیں۔

109

گیا۔باغات پورہ کراسنگ پر معمول کے ناکہ چیکنگ کے دوران، پولیس اسٹیشن ہندواڑہ کی ایک پولیس ٹیم نے ایک مشتبہ شخص کو پکڑا جس میں ایک بیگ تھا۔پولیس کو دیکھ کر اس نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن اسے بڑی تدبیر سے پکڑ لیا گیا۔دوران تلاشی اس کے قبضے سے **8.93** گرام ہیروئن نما مادہ برآمد ہوا۔اس کی شناخت عاشق احمد شاہ ولد محمد سبحان شاہ ساکن کچواری ہندواڑہ کے بطور ہوئی ہے۔اس کے علاوہ بڈکوٹ ہندواڑہ میں ایک اور کارروائی میں، ایک پولیس ٹیم نے ایک مشکوک شخص کو روکا جس نے ناکہ سے فرار ہونے کی کوشش کی۔جس کی شناخت بلال احمد نجار ولد غلام نبی نجار ساکن بدر بیہر ہندواڑہ کے نام سے ہوئی ہے، اس کی ذاتی تلاشی کے دوران **63** گرام چرس نما مادہ برآمد ہوا۔دونوں افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔پولیس پوسٹ موچھوا کو معتبر ذرائع سے اطلاع ملی کہ گھٹلین مشتاق ولد مشتاق احمد بٹ ساکنہ بٹ پورہ چاڈورہ نامی ایک شخص نے غیر قانونی فروخت اور تجارت کیلئے اپنے رہائشی مکان میں ممنوعہ مادہ چھپا رکھا ہے۔اس اطلاع پر معزز عدالت سے سرچ وارنٹ ملنے کے بعد پولیس چوکی موچھوا کی پولیس پارٹی نے محمد عادل انچارج پولیس وسٹ موچھوا کی سربراہی میں گھر پر چھاپہ مارا اور ایگزیکٹو مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی لی۔ملزم کے رہائشی مکان کی تلاشی کے دوران اس کے گھر سے **545** گرام چرس، **230** گرام پسی ہوئی چرس اور **33.10** کلو گرام پسی ہوئی بھنگ کے پتے برآمد کر کے اسے موقع پر ہی گرفتار کرلیا گیا۔اس سلسلے میں متعلقہ پولیس اسٹیشنوں میں قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمات درج کیے گئے ہیں۔منشیات کے کاروبار میں مزید روابط کا پتہ لگانے کیلئے تحقیقات جاری ہیں۔

110

کو آگے بڑھانے اور ایک مضبوط جموں وکشمیر کی تعمیر کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔سی

این آئی کے مطابق لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے نئی دہلی میں یوم جمہوریہ کیمپ میں شرکت کے بعد واپس آنے والے این سی سی کیڈٹس کے ساتھ بات چیت کی۔لیفٹیننٹ گورنر نے کیڈٹس اور این سی سی افسران کی کرتاوپ پاتھ اور دیگر مختلف مقابلوں میں بہترین کارکردگی کے لیے ان کی تعریف کی۔انہوں نے ایس یو وا ایکتا کماری کو مبارکباد دی کہ وہ آل انڈیا این سی سی گرلز دستے کی قیادت کر کے جموں وکشمیر کو قابل فخر بنا رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ یوم جمہوریہ کی تقریبات میں تاریخی شرکت، کئی باوقار ایوارڈز اور تعریفیں حاصل کرنے سے قوم کے مستقبل کے لیڈروں کی پرورش میں این سی سی کے اہم رول کو تقویت ملی ہے۔لیفٹیننٹ گورنر نے کہا"نوجوان مستقبل ہیں۔وہ جموں وکشمیر کیلئے ایک بہتر دنیا اور روشن کل کیلئے ہماری امید ہیں۔نوجوانوں پر ہماری قدیم تہذیب کے نظریات اور اقدار کو آگے بڑھانے اور ایک مضبوط جموں وکشمیر کی تعمیر کی بہت بڑی ذمہ داری ہے۔منوج سنہا نے این سی سی کیڈٹس سے مزید کہا کہ وہ پانچ قراردادوں پر کام کریں، جموں کشمیر کی تیز رفتار ترقی، شہریوں کا معیار زندگی، قوم کی تعمیر کے لیے وقف سماجی اکائیوں کی تشکیل، این سی سی کے نظریات اور اقدار کے ذریعے تعمیری سماجی تبدیلی کی ترغیب دینا اور یقینی بنانا۔ملک کی ترقی کے سفر میں معاشرے کے ہر طبقے کی شرکت شامل ہے

111

مداخلت کی اور مظاہرین کو اپنے پروگرام میں آگے بڑھنے سے روک دیا۔عینی شاہدین نے بتایا کہ پارٹی کے کئی کارکنوں کو علاقے سے منتشر ہونے سے پہلے مختصر طور پر حراست میں لیا گیا۔اس دوران ایک پارٹی کارکن نے کہا"ہم یہاں اپنے لیڈر کی رہائی کیلئے پرامن احتجاج کرنے آئے تھے، لیکن پولیس نے ہمیں اجازت نہیں دی۔" قابل ذکر بات ہے کہ ضلع مجسٹریٹ سرینگر نے پریس کالونی میں پارٹی کی ایک روزہ پرامن بھوک ہڑتال کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔اے آئی پی کے کارکن سنگرل شاپنگ کمپلیکس میں جمع ہوئے جہاں انہوں نے بھوک ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا تھا جب ضلعی حکام نے شہر کے لال چوک علاقے میں پرتاپ پارک کے قریب دھرنے کیلئے پارٹی کی درخواست کو مسترد کردیا تھا۔پولیس نے انجینئر رشید کے بیٹے ابرار سمیت اے آئی پی کارکنوں کو گاڑیوں میں بٹھا کر کوٹھی باغ پولیس اسٹیشن میں حراست میں لے لیا۔گرفتاری سے قبل ابرار نے صحافیوں کو بتایا کہ ان کے والد کو پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کی اجازت نہ دینا جمہوریت کا قتل ہے۔انہوں نے کہا"وہ ساڑھے پانچ سال سے جیل میں ہیں اور انہیں پارلیمنٹ میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ جمہوریت کا قتل ہے"۔

112

دوران موسم میں تبدیلی آئی اور وادی کے بالائی علاقوں کے ساتھ ساتھ جنوبی کشمیر کے کچھ علاقوں میں تازہ برفباری ہوئی جبکہ شہر سرینگر سمیت وادی کے دیگر علاقوں میں ہلکی بارشیں درج ہوئی۔محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے عین مطابق شہرہ آفاق گلمرگ، پیر کی گلی اور کولگام کے کچھ میدانی علاقوں میں ہلکی برفباری درج ہوئی۔سرینگر اور دیگر میدانی علاقوں میں بارشیں ہوئی جبکہ پہلگام، کوکرناگ اور گلمرگ میں برفباری کے ساتھ وادی کشمیر کے دیگر بالائی علاقوں میں تازہ برفباری ریکارڈ کی گئی۔محکمہ موسمیات نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ جیسے ہی پہلے ہی پیشگوئی کی گئی تھی کہ موسم بدل کر بارشیں اور برفباری ہوسکتی ہے۔اس کے عین مطابق شہرہ آفاق گلمرگ میں تازہ برفباری کا سلسلہ جمعہ کی صبح سے ہی شروع ہوا جبکہ وادی کے دیگر علاقوں میں ابر آلود موسم کے بعد دوپہر سے پیر کی گلی اور کولگام کے کچھ علاقوں میں ہلکی برفباری درج ہوئی جس کے بعد شہر سرینگر سمیت وادی کے دیگر علاقوں میں تازہ بارشیں ہوئی۔اسی دوران محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے مطابق وادی کشمیر میں آنے والے کچھ دنوں تک وقفے وقفے سے پہاڑی علاقوں میں ہلکی برف باری یا بارشیں ہوسکتی ہیں۔ترجمان نے کہا کہ وادی میں **3 1** جنوری کو بھی مطلع عام طور پر یا جزوی طور پر ابر آلود رہ سکتا ہے اور اس دوران شام کے وقت کہیں کہیں ہلکی برف باری یا بارشیں متوقع ہیں۔اسی دوران محکمہ موسمیات کے مطابق شبانہ درجہ حرارت میں معمولی بہتری درج ہوئی ہے۔انہوں نے کہا کہ سرینگر میں کم سے کم درجہ حرارت **1.0** ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے جہاں گذشتہ شب کا درجہ حرارت منفی **5.1** ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا تھا۔محکمہ موسمیات کے مطابق شہرہ آفاق گلمرگ میں رات کا درجہ حرارت منفی **0.6** ڈگری سینٹی گریڈ جبکہ پہلگام میں کم سے کم درجہ حرارت منفی **7.1** ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔اسی طرح سے انہوں نے کہا کہ کپوارہ میں کم سے کم درجہ حرارت **1.1** ڈگری اور قاضی گنڈ میں کم سے کم درجہ حرارت **0.1** ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔محکمہ موسمیات کے مطابق بھدرواہ میں منفی **2.9** ڈگری، کرگل میں کم سے کم درجہ حرارت منفی **4.6** ڈگری سینٹی اور دراس میں کم سے کم درجہ حرارت منفی **11.4** ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے۔

113

فوج نے علاقے کی تلاشی لیتے ہوئے متعدد ہتھیار اور جنگی سامان برآمد کی ہے۔فوج نے کہا کہ آپریشن ابھی جاری ہے۔مزید معلومات کا انتظار ہے۔اس سے قبل، ہندوستانی فوج کی وائٹ نائٹ کور نے کہا تھا کہ پونچھ میں کنٹرول لائن کے ساتھ ان کی نقل وحرکت کا پتہ لگانے کے بعد سیکورٹی فورسز نے دہشت گردوں کے ساتھ فائرنگ کا تبادلہ کیا۔

114

سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے وقف ترمیمی بل کو ملک کے مسلمانوں کے جذبات احساسات کے برعکس قرار دیتے ہوئے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے ایک دفعہ پھر مسلمانوں کو نشانہ بنانے کے لئے اسکے جذبات اور احساسات کو چھیڑنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔وقف ترمیمی بل کو جذبات اور احساسات کے منافی قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سے مسلمانوں کے حقوق سلب ہونگے۔وقف مسلمانوں کی امیدوں آرزوں خواہشات کا مرکز ہے اسکے ساتھ مسلمانوں کے جذبات احساسات جڑے ہوئے ہیں اور اس میں کسی کو مداخلت کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔

وسٹاڈوم ریل گاڑی کے پھیروں میں اضافہ

ریل مسافروں کی باسہولت آمدورفت کیلئے اتر ریلوے کے ذریعہ چلائی جارہی مندرجہ ذیل وسٹاڈوم ریل سروس کے پھیروں میں اضافہ / چلانے کی مدت میں بڑھوتری کرنے کا فیصلہ لیا گیا ہے، جن کی تفصیلات مندرجہ ذیل مطابق ہے:

گاڑی نمبر	ریل گاڑی کا نام	چلنے کا دن	سابقہ نوٹیفائیڈ تاریخ	توسیع شدہ تاریخ
04688	بڈگام۔بنیہال	شکروار چھوڑکر	31-01-2025	01-02-2025 سے 28-02-2025 = 24 پھیرے
04687	بنیہال۔بڈگام	شکروار چھوڑکر	31-01-2025	01-02-2025 سے 28-02-2025 = 24 پھیرے

ریل مسافروں سے درخواست ہے کہ کسی بھی دیگر معلومات اور مفصل نظام اوقات کی معلومات کیلئے ریل مدد ہیلپ لائن نمبر 139 پر رابطہ کریں یا ریلوے کی ویب سائٹ https://enquiry.indianrail.gov.in یا NTES App دیکھیں

ہمیں فالو کریں

اتر ریلوے
آپ کی سہولت۔ ہمارا نصب العین
ہمیں www.nr.indianrailways.gov.in پر ملیں
گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ
365/2025

اتر ریلوے

ای۔ٹینڈر نوٹس

Sr.DEN-IV/FZR بھارت کے راشٹرپتی کیلئے اور ان کی جانب سے کام کرتے ہوئے نیچے دیئے گئے ٹینڈروں کے کھلے ٹینڈرز (ای۔ٹینڈرز) طلب کرتے ہیں اور اختتام کی تاریخ کے ساتھ www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے۔ 18-02-2025 تک 15.00 گھنٹے بولی دھندہ اپنی اصل / ترمیم شدہ بولیاں آخری تاریخ اور وقت تک ہی جمع کرسکیں گے۔ اس ٹینڈر کے ٹینڈر کے خلاف مینول آفر کی اجازت نہیں ہے اور موصول ایسے کسی بھی مینول آفر کو نظر انداز کردیا جائے گا۔ ٹھیکیدار ٹینڈر فارم کی لاگت اور بیعانہ کی رقم کا بھگتان صرف www.ireps.gov.in پورٹل پر دستیاب آن لائن وسائل کے ذریعہ جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ اور کریڈٹ کارڈ وغیرہ سے بھگتان کرسکتے ہیں۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکرز چیک، ایف ڈی آر اور رسیدوں وغیرہ کے ذریعہ سے بھگتان کی اجازت نہیں ہے۔ مزید معلومات کیلئے لاگ آن کریں www.ireps.gov.in

ٹینڈر ٹائپ	ٹینڈر ذاتو بھاگ	بولی سسٹم
کھلا	کام	سنگل بولی سسٹم
ٹینڈر اپ لوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع ہونے کی تاریخ	بولی اختتام کی تاریخ اور وقت
27-01-2025	04-02-2025	18-02-2025 کو 15.00

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات		
1	303-2024-25-MCTM-DRM-FZR	شری ماتا ویشنو دیوی کٹرہ (SVDK) اور چکر وال (CRWL) (سنگل لائن) کے بیچ انٹر میڈیٹ بلاک سٹیشن (آئی بی ایس) کا انسٹالیشن۔		
	مشتہر قیمت (روپے)	بیعانہ کی رقم	آخری وقت	مدت تکمیل کام
	1855564.17	37100.00	60 دن	4months
	ای نوعیت کا کام: کوئی نہیں			
2	304-2024-25-BDGM-DRM-FZR	ADEN/BDGM کے تحت QG-BRML سیکشن میں SSE/P.way/BDGM کے کلو میٹر 46.00 سے 117.96 تک ٹریک کے رکھ رکھاؤ کیلئے متفرق پی۔وے۔کام کرنا ہے۔		
	مشتہر قیمت (روپے)	بیعانہ کی رقم	آخری وقت	بیعانہ کی رقم
	4498906.46	90000.00	60 دن	6 Months

ای نوعیت کا کام: سی ٹی آر / ٹی آر آر / ایف آر / ٹی آر میں ٹریک کو اٹھانا، ٹریک کو خراب کرنا، ٹریک کے لئے مشین جیسے ٹمپنگ مشین، گٹی کلیرنگ، ریگولیٹنگ مشین وغیرہ۔ 28 کے ذریعہ ٹی آر کے لئے پری اینڈ پوسٹ کام شامل ہیں۔

نوٹ: 1۔ بولی لگانے سے پہلے، بولی لگانے والوں کی جانچ کرنی ہوگی۔ ٹینڈر کے خلاف جاری کسی بھی تصحیح کیلئے۔

ٹینڈر نوٹس نمبر 770-W/169/WA/FZR/2024-25 مورخہ 31-01-2025

343/2025

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

از نیابت کچواری

مضمون: چھٹی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/451-52 مورخہ 04/11/2024 نسبت اجرائی پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق ارسلان فیاض زرگر و آمن فیاض اولادان فیاض احمد زرگر ساکنہ موضع لانہ لب تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ و دیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ ارسلان فیاض زرگر پسر مورخہ 16/03/2014 و آمن فیاض دختر مورخہ 30/03/2017 اولادان فیاض احمد زرگر ساکنان موضع لانہ لب گھر پر ہی پیدا ہوئے ہیں۔ جسکی نسبت بیان حلفی وسکول ریکارڈ بطور ثبوت شامل مثل ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کچواری

از نیابت کچواری باجلاس محمد یاسین نائب تحصیلدار کچواری

مضمون: چھٹی آمدہ از دفتر بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبری BDO/KSB/6078 مورخہ 09/01/2025 نسبت اجرائی پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق عنایت جاوید پسر جاوید احمد کھانڈے ساکنہ وترڈ ڈال بل تحصیل خانصاحب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کی نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ و دیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ عنایت جاوید پسر جاوید احمد کھانڈے ساکنہ موضع وترڈ ڈال بل مورخہ 10/05/2009 کو گھر پر ہی پیدا ہوئے ہیں۔ جسکی نسبت بیان حلفی سائل واجرا کردہ جموں وکشمیر بورڈ آف سکول ایجوکیشن کی مارکس سرٹیفکیٹ بطور ثبوت شامل مثل ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کچواری

The Urdu Daily
WATTAN
روزنامہ وطن

انسانی ترقی ہی ملکی ترقی کی کنجی ہے

تحریر: یاسر چغتائی

قدیم زمانوں میں کسی سلطنت کے خطرات و ترجیحات جنگوں سے لے کر فتوحات تک محدود ہوا کرتے تھے، جہاں آباد انسانوں کو فقط جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، پھر وقت گزرتا گیا اور دنیا میں روایتی جنگوں سے ہٹ کر نئے خطرات اور چیلنجز نے جنم لیا۔

عالمی جنگوں کی تباہ کاریوں کے بعد دنیا نے جب اپنی ترجیحات کو تبدیل کرتے ہوئے ترقی کا نیا سفر شروع کیا تو ملکوں کی معاشی و سماجی ترقی کو انسانی ترقی ہیومن ڈویلپمنٹ کیساتھ منسوب کیا گیا۔

معاشی وسماجی ترقی انسانی ترقی سے مشروط ہے جس کیلئے سنجیدہ کوششیں کرنا ہونگیںہمارے ہاں انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے اس حوالے سے پاکستان 159ویں نمبر پر ہے اور انسانوں پر سرمایہ کاری کرنے کی سنجیدہ کوشش شروع ہوئیں، کینیڈین معیشت دان پروفیسر کین گیلبر تھ کے مطابق کسی ملک کی معیشت میں بہتری انسانی ترقی اور انسانوں پر خرچ کرنے میں ہی پنہاں ہے اور بہتر انسانوں سے ہم بہتر معیشت حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح معروف امریکی معیشت دان فیرڈک نے بھی کہا جو ملک اپنے عوام میں صلاحتیں پیدا کر کے انھیں معاشی ترقی کیلئے استعمال میں نہیں لاتا، وہ ملک کسی اور شعبہ میں ترقی نہیں کرسکتا۔ ان تمام تجاویز اور تلقین کا ثبوت یہ ہے کہ حالیہ دہائیوں میں جن ممالک نے اپنے انسانوں پر زیادہ خرچ کرتے ہوئے انہیں باصلاحیت بنا کر استعمال کیا، انھوں نے ترقی حاصل کی اور جو ممالک اپنے عوام کو کارآمد نہ بنا سکے، گویا وہاں ناکارہ انسانوں کا جم غفیر ملکی وسائل پر بوجھ بن گیا ہے۔

ہم اکثر سوچتے ہونگے کہ پاکستان ترقی پذیر ملک کیوں کہلاتا ہے؟ تو ہمارے ترقی پذیر کہلانے کی بنیادی وجہ انسانی ترقی کا نہ ہونا ہے، درحقیقت ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں بنیادی فرق انسانی سرمائے کی ترقی اور انکے بہتر استعمال کا ہی ہوتا ہے۔ مگر ہمارا یہ عالم ہے کہ آج Human Develpment Index میں پاکستان 188 ممالک کی فہرست میں 159 نمبر پر ہے، انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے، اسی باعث ملک معاشی مشکلات کا شکار ہے، صنعتیں اور شعبہ جات تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں، قومی ترقی کا پہیہ جام ہے اور غربت میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے، ہمارے لوگ غیر یقینی کا شکار ہیں۔ دراصل وہ اہم تقاضے جو انسانی ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھے جاتے ہیں، ہم انھیں پورا نہ کر سکے۔

آج انکی ٹھوس وجوہات کو جاننا بیحد ضروری ہے جو پاکستان میں انسانی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں بنی ہوئی ہیں، اور جن کے حل سے ہی پاکستان انسانی ترقی حاصل کر سکتا ہے، ان بنیادی عوامل میں: غیر معیاری تعلیم و تربیت، صحت وخوراک کا ناقص نظام، روزگار کے کم مواقع، بڑھتی آبادی اور عدم بہبود شمار ہوتے ہیں۔

جدید اور معیاری "تعلیم و تربیت" کی کمی

تعلیم و تربیت وہ سب سے بنیادی سرمایہ کاری ہے جو انسانوں میں ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھی جاتی ہے، یہ ایسا خزانہ ہے جو انسان کے مستقبل کو اسکے حال سے بہتر بنا سکتا ہے، اور ملک و قوم کو تقدیر سنوار سکتا ہے، کامن ویلتھ گلوبل یوتھ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ جن ممالک نے اپنے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی وہی ممالک ترقی یافتہ قرار پائے۔ مگر تعلیم صرف برائے نام تعلیم نہیں ہونی چاہیے بلکہ معیاری بھی ہونی چاہیے۔ تعلیم ایسی ہو جس میں جدت کے تمام تقاضے پورے ہو رہے ہوں، اور ایسا مثالی تعلیمی نظام انقلابی تبدیلیوں اور تعلیم کو تحقیق کے ساتھ مربوط کر کے ہی لانا ممکن ہے۔ مگر بدقسمتی سے پاکستان میں پہلے تو تعلیم کی سہولت ہر بچے کو میسر ہی نہیں، جبکہ یہاں تعلیم پر جو تھوڑی بہت سرمایہ کاری ہوئی وہ بھی انتہائی غلط ہوئی ہے۔ ہمارے ہاں ہمیشہ تعلیم کی رسائی پر زیادہ توجہ دی گئی جبکہ معیار کی فکر ہی نہ کی گئی، جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے انسانوں نے نہ گھروں سے کچھ سیکھا اور نہ تعلیمی اداروں سے۔ آج بھی ہمارے تعلیمی اداروں سے پڑھنے والے بیشتر گریجویٹس قابلیت اور صلاحیت سے محروم نظر آتے ہیں۔ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے نوجوان ان ڈگریوں کے ساتھ عالمی سطح پر کوئی مقابلہ نہیں کر سکتے، بلکہ احساس محرومی کا شکار رہتے ہیں، نوجوان کسی بھی ملک کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں اور جب وہ ہی ناکارہ ہونے لگیں تو ملک کیسے ترقی کرے گا؟ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ پہلے لیول میں ہمارا تعلیمی نظام دو بڑے حصوں میں بٹا ہوا ہے، یعنی کہ دینی مدارس اور دوسرا دنیاوی تعلیم کی درس گاہیں، اس سے اگلے لیول میں پھر تقسیم ہے جہاں امیر کیلئے تعلیم الگ اور غریب کیلئے الگ ہے۔ چنانچہ نصاب میں انقلاب تو دور ہم ملک میں یکساں نظام تعلیم تک نہیں لا سکے، جو کہ تعلیم کو ٹھوس اور معیاری بنانے کیلئے بے حد ضروری ہے۔

جب تک ہماری تعلیم کا نظام و نصاب معیاری نہیں ہوگا ہم اپنے انسانوں کو کوئی علم نہیں دے سکیں گے، ہم ایک اور غلطی یہ ہے کہ ہم تعلیم کے ساتھ تربیت کو بھول بیٹھے ہیں، ہم چاہیں تو انسانوں کے سرمائے کو تربیت یافتہ بنا کر انھیں استعمال میں لا سکتے ہیں، اور اپنی بہت سی محرومیوں کو پورا کر سکتے ہیں۔ سکاٹش اکانومسٹ اور فلاسفر ایڈم سمتھ کے بقول کسی بھی ملک کی خوشحالی کا انحصار وہاں موجود لیبر کی صلاحیت اور مہارت پر ہوتا ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک بالخصوص چین نے اپنے اس سرمائے کا بروقت اور برمحل استعمال کیا اور کامیاب ٹھہرے۔ آج دیکھا جائے تو تعمیراتی شعبہ میں چین کی لیبر، آئی ٹی کے شعبہ میں بھارت کی لیبر دنیا کی مجبوری بن چکے ہیں۔ مگر ہماری لیبر جدید تربیت، سہولیات اور رواج سے ہم آہنگ ہی نہیں۔ اور ملک کیلئے سرمایہ اکٹھا کرنے سے قاصر ہیں۔ جنہیں آئی ٹی بیسڈ اسکلز اور دیگر تربیت دینے کی اشد ضرورت ہے، جس کے لیے ہمارے اداروں کو خاص توجہ دینی چاہیے۔

صحت وخوراک کا ناقص نظام

کہتے ہیں جان ہے تو جہاں ہے، مگر جب ہمارے انسانوں میں جان ہی نہ ہوگی تو جہاں کیسے بہتر بنائیں گے؟ پاکستان میں انسانوں کی صحت پر سرمایہ کاری کبھی ترجیح نہیں رہی، اس کا ثبوت ہم اپنے سالانہ کھربوں کے قومی بجٹ سے حاصل کر سکتے ہیں جس میں صحت کیلئے تھوڑا سا حصہ مختص ہوتا ہے۔ آج ہمارے پاس 1300 افراد کیلئے صرف ایک ڈاکٹر موجود ہے، ہسپتالوں میں بنیادی سہولیات نایاب ہیں۔ سندھ کے ہسپتالوں میں بنیادی ویکسین، پنجاب میں بنیادی ادویات اور خیبر پختونخوا کے ہسپتالوں میں آکسیجن تک موجود نہیں۔ اسی طرح غذائی محرومی بھی ہر گزرتے دن بڑھ رہی ہے۔ ہمارے 60 سے 70 فیصد بچے محدود جسمانی اور دماغی گروتھ کا شکار ہیں کیونکہ انھیں صحت بخش خوراک میسر ہی نہیں، Global Hunger Index میں پاکستان کا 117 ممالک میں سے 94واں نمبر ہے۔ UNICEF کی رپورٹ کے مطابق صوبہ سندھ میں 5 سال سے کم عمر 50 فیصد سے زائد بچے غذائی قلت کا شکار ہیں۔

اسی طرح خوراک کا سب سے بڑا ذریعہ یعنی زراعت کا تیز رفتاری سے زوال پذیر ہونا بھی خطرے کی گھنٹیاں بجا رہا ہے، ہماری زرعی ترقی کی شرح 1 فیصد سے بھی کم ہے، ملک میں گندم کی پیداوار 40 سے 50 من فی ایکڑ ہے، جبکہ ماہرین کا ماننا ہے کہ آئندہ چند سالوں تک یہ پیداوار 2 گنا نہ بڑھائی گئی تو بدترین غذائی بحران سر اٹھا سکتا ہے، جبکہ گذشتہ 60 سالوں میں زیر کاشت آراضی میں صرف 40 فیصد اضافہ ہوا جبکہ آبادی میں پانچ گناہ اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ جب صحت پر ایسی سرمایہ کاری ہو رہی ہو اور خوراک جیسی بنیادی ضرورت کا کوئی پرسان حال نہ ہو وہاں انسان کیا اور کیسے ترقی کریں گے؟

روزگار کے محدود مواقع

اس وقت پاکستان کی 13 کروڑ سے زائد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے جو ملکی آبادی کا 60 فیصد سے زائد بنتا ہے، تاریخ کی یہ بلند ترین سطح ہمارے لیے خوش قسمتی بھی ہے اور ایک بڑا چیلنج بھی، خوش قسمتی اس طرح کہ یہ نوجوان پاکستان کو آگے بڑھانے کیلئے کافی ہیں، اور اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں، اور چیلنج اس طرح کہ فی الوقت پاکستان میں نوجوانوں کیلئے روزگار، انکی شخصیت سازی اور پروفیشنل صلاحیت کو بڑھانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات نظر نہیں آتے۔ روزگار کے حوالے سے پاکستان کو 2040 تک 12 کروڑ نوکریاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے جن کا حصول ناممکن لگتا ہے۔ پاکستان بیورو آف سٹیٹس کی رپورٹ کے مطابق ملک کے تقریبا 20 فیصد گریجوایٹ طلبا بیروزگار ہیں، جن میں سے طالبات کی بیروزگاری کی شرح 41 فیصد تک ہے جبکہ مرد طلبا کی شرح 7 فیصد تک بڑھ گئی ہے جو محض ایک دہائی پہلے 4 فیصد تھی۔ اسی طرح انٹرمیڈیٹ پاس طلبا میں بیروزگاری کی شرح 11 فیصد ہوگئی ہے جو ایک دہائی پہلے 6.5 فیصد تھی۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق 77 فیصد پاکستانی طلبا روزگار کی خاطر اعلیٰ تعلیم تک نہیں پہنچ پاتے، جبکہ ڈگری حاصل کرنے والے 36 فیصد پاکستانی نوجوان اپنے مستقبل سے ناامید ہیں۔ لہذا جب ہمارے نوجوان ایسی خستہ حالی سے گزر رہے ہوں تو ان کا ملک کیلئے سرمایہ بننا مشکل نظر آتا ہے۔

بڑھتی آبادی

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں انسانی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ آبادی کا بڑھتا ہوا دباؤ ہے۔ جو دیگر تمام رکاوٹوں کو جنم دے رہا ہے، کیونکہ بے لگام آبادی کسی بھی ملک کے وسائل پر بوجھ بن جاتی ہے، اور کمزور حکومتیں تمام انسانوں پر سرمایہ کاری کی سکت نہیں رکھتیں جو نہ ہی سب کو معیاری خوراک، تعلیم، ہسپتال، روزگار و دیگر سہولیات مہیا کرنے کی ضمانت نہیں دے سکتی ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ ہماری آبادی 23 کروڑ کے لگ بھگ ہے، ملک میں ہر 1 منٹ بعد ایک بچہ پیدا ہو رہا ہے، جبکہ فی جوڑا شرح پیدائش 3.6 ہے، جس حساب سے 2050 تک ہماری کل آبادی 45 کروڑ تک پہنچ جانے کا خدشہ ہے۔ اس کی مرکزی وجہ شہریوں میں بنیادی سماجی شعور اور آگاہی کی فقدان ہے۔ 60 کی دہائی میں صدر ایوب خان نے جامع وسائل کیساتھ ملک میں فیملی پلاننگ (FP) پروگرام شروع کیا تھا۔ جس میں عوام کو کم بچے پیدا کرنے کی تلقین کی گئی، مگر یہ پروگرام قدامت پسند طبقات کا شکار ہو گیا اور تسلسل کیساتھ نہ چل سکا، اور ملک کا عام آدمی آگاہی سے محروم ہی رہا جو کہ اس مہم کا اصل ہدف تھا۔ اسکے بعد جیسے ملک میں آبادی کا سیلاب امڈ آیا، جبکہ انسانی ترقی لانے کیلئے آبادی کا کنٹرول کرنا بے حد ضروری ہے، اس کی بڑی مثال چین کی لی جا سکتی ہے، جو آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔

جب اس نے اپنے انسانی وسائل کا بہتر استعمال کرنے اور ان کی کام کرنے کی صلاحیت بڑھانے کا فیصلہ کیا تو سب سے پہلے بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کیا، 70 کی دہائی میں وہاں One Couple One Child پالیسی متعارف کروائی گئی، جس کو اپنانے والوں کو سہولیات، انعامات اور مراعات دی گئیں جبکہ نہ اپنانے والوں کو جرمانے کیے گئے، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شرح پیدائش کم ہو گئی اور 1970 تا 1991 260 ملین بچوں کی کم پیدائش نوٹ کی گئی۔ جس سے دستیاب آبادی کو قدرتی وسائل کو استعمال کرنے کا بہتر موقع ملا۔ حکومت کی معاشی پالیسیز کی وجہ سے نوجوانوں کو روزگار ملے، انہیں جدید تقاضوں کے مطابق باصلاحیت بنایا گیا اور پھر انسانوں نے ملک کو معاشی طور پر مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ وہیں سے چین نے اپنی ترقی کی راہ متعین کی۔ چنانچہ پاکستان میں بھی آبادی کو

عدم برداشت۔۔ سائنسی تحقیق کی راہ میں رکاوٹ

تحریر: مہر محمد طفیل لوہانچ

کبھی کبھی معمولی باتوں سے شروع ہونے والی دشمنیاں نسل در نسل تباہی کا باعث بن جاتی ہیں عدم برداشت کے خاتمے کیلئے مکالمے کی افادیت اور اہمیت اجاگر کرنے کی ضرورت ہے

بعض لوگوں کے نزدیک سر اٹھا کر جینے کا طریقہ یہی ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے

نت نئی ایجادات کی مخالفت کرنے والے معاشرے پسماندہ رہ گئےلوگ آئزک نیوٹن پر ہنستے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں؟، کوپرنیکس کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو سزا ملی

ذہنی انقلاب ایک عظیم پیش رفت تھی جس نے انسان کو دیگر جانداروں سے اعلیٰ ہونے کا درجہ دیا۔ اور ذہنی انقلاب کے بعد معاشرے اور زبانیں سامنے آئیں۔ انسانوں نے ڈھانچے تیار کئے اور اتحاد بنائے۔ انسان سوچ سکتے ہیں جس نے انسان کو دیگر جانداروں پر برتری حاصل کرنے میں مدد دی۔ عظیم تہذیبیں انسانی فراست اور نئے تصورات کے جنم لینے کی صلاحیت کا نتیجہ تھیں۔ اگرچہ زمین پر انسانوں کی کامیاب بقاء کی ایک وجہ ترقی کے عمل اور نئے خیالات ابھارنے کی صلاحیت ہے لیکن بعض اوقات انسانوں نے نئے خیالات اور نئی سوچ کو سخت ہاتھوں سے نمٹنے کی کوشش کی ہے۔ انسان نے مخالف رائے کو ہمیشہ مسترد کیا۔ لیکن کچھ نظریات کی افادیت کو جاننے کے بعد انہیں قبول کیا۔

بعض معاشرے نئی ایجادات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسی لئے وہاں نئی سوچ پیش کرنے والوں نے ہر قسم کے حالات کا سامنا کیا۔ نئے خیالات جب عوام الناس کے منظور شدہ خیالات کے برعکس نکلے تو پھر انہیں زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا انہیں کو دھمکیاں بھی ملیں اور کچھ نے تو اپنی جان بھی گنوائی۔ گلیلیو گلیلی کو صرف اس لئے قید کیا گیا کیونکہ اس نے کوپرنیکس تھیوری کی حمایت کی تھی۔ کوپرنیکس نے کہا تھا کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اس نظریے کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو نظر بند کیا گیا۔ گلیلیو کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس کے نزدیک یہ نظریہ ان کی قدیم سوچ کے منافی تھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ زمین نظام شمسی کا مرکز ہے۔ آج، یہ سائنسی طور پر ثابت شدہ حقیقت ہے کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اور گلیلیو کو ایک حقیقت کی حمایت کرنے کی سزا دی گئی۔ آئزک نیوٹن نے جب زمین کی کشش ثقل دریافت کی تو لوگوں نے سختی سے مخالفت کی۔ اس پر ہنستے، اور کہتے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل ہیں جو ہر چیز کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں۔ وہ کیوں گرتے نہیں؟

یونانی فلسفی سقراط کو محض اس لئے موت کی سزا دی گئی کیونکہ وہ اپنے دور کے لوگوں سے مختلف سوچتا تھا۔ اس پہ الزام لگایا گیا کہ وہ نوجوانوں کے ذہنوں کو خراب کرتا ہے۔ سقراط کے خیالات عام انسانوں کی سمجھ کی سطح سے آگے تھے۔ لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا اور اس کے خلاف مہم چلائی لیکن آج ہم انہیں انسانی تاریخ کے ذہین ترین افراد میں سے ایک مانتے ہیں۔ انہیں فلسفہ میں ایک عظیم اہمیت حاصل ہے۔ نہ صرف عظیم مفکرین لیکن بہت سے سائنس دانوں اور صوفیا کرام کو بھی اپنے خیالات اور نظریات کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ان کے نظریات عوام الناس کے نظریات کے ساتھ تصادم میں تھے۔ پرنٹنگ پریس یوہانس گوٹن برگ کی طرف سے ایجاد کیا گیا تھا۔ یورپی ممالک نے اس ایجاد سے کافی فائدہ اٹھایا۔ لیکن ایک طبقے نے اسے مسترد کرتے ہوئے لوگوں کو اس سے دور رہنے کی ہدایت کی، خاص طور پر مذہبی کتابوں کے لیے اس کے استعمال سے گریز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مولانا جلال الدین رومی عظیم ولی تھے۔ ان کی تخلیقات ایک سو سے زائد ممالک میں نصاب کا حصہ ہیں۔ اپنے استاد شمس تبریز کے ساتھ اپنے صوفیانہ سفر کا آغاز کرتے وقت انہیں بھی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ محبت کی علامت مانے جانے والے رومیؒ کو دانش کی بلند ترین چوٹیوں تک پہنچنے کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ برصغیر کے صوفیا کرام اور مشہور شعراء کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ صوفی شاعر بابا بلھے شاہ اور شاہ عبدالطیف بھٹائی کو اپنے فلسفیانہ سفر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علامہ محمد اقبالؒ کو بھی ان کی مشہور نظم 'شکوہ' کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہوں نے پھر 'جواب شکوہ' لکھی۔

کہا جاتا ہے کہ جب امیر تیمور نے فارس پر حملہ کیا، تو فارس کے دانش ور اور علماء کو اس کے سامنے لانے کے لیے کہا گیا۔ فارس کے دانش ور مسلم دنیا میں مشہور تھے، اس لیے امیر تیمور ان کے ساتھ ایک مکالمہ کرنا چاہتا تھا۔ ان کے ساتھ مکالمہ کرنے کے بعد امیر تیمور رنجیدہ ہوئے۔ ان کے مطابق ان لوگوں میں حکمت کا فقدان تھا۔ پھر کسی نے انہیں بتایا کہ فارس کے بعض دانشوروں کی مزاحمت کی گئی تھی، وہ اپنی سلامتی کے لیے چھپے ہوئے ہیں۔ امیر تیمور نے انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ فارس کے عظیم شاعر اور دانش بشمول حافظ شیرازی کو پیش کیا گیا۔ امیر تیمور ان کے دانش سے متاثر ہوئے۔ پھر امیر تیمور نے دریافت کیا کہ ایسے عظیم دانش وروں پہ کیوں الزامات جاری ہوئے۔ حافظ شیرازی نے جواب میں بتایا کہ جب یہ دانش ور اپنے طریقے سے کائنات اور خدا کی تخلیقات کے بارے میں بات کرتے ہیں تو لوگ بجائے ان کی بات سمجھنے کے، الزام دیتے ہیں۔

اب دنیا ایک ایسی شکل میں ہمارے سامنے ہے جہاں ہر شخص اپنے اختیار کے مطابق ظالم ہے جس کی واضح مثالیں ہمیں ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ صبح آنکھ کھولتے ہی کوئی نیا واقعہ ہمیں خوش آمدید کہتا ہے

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ایسے واقعات کے پیچھے معاشرے میں بڑھتی ہوئی عدم برداشت اور انتہا پسندی کی شدت اختیار کرنے والی لہر ہے جو آہستہ آہستہ شدت پسندی کے دامن کو چھوتی ہے اور تشدد کی سرگرمیوں کو جنم دیتی ہے۔ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں یہاں کسی پر تشدد کرنا، جائیداد کے تنازعے یا غیرت کے نام پر قتل کرنا ایک روایت بن چکی ہے جو بظاہر عدم تشدد یا برداشت سے لاعلمی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ شدت پسندی یا عدم برداشت ہمیں وراثت میں ملی ہے یا یہ موجود حالات اور وقت کی دین ہے؟ اگر ہم ماضی پر نظر دوڑائیں تو چونکا دینے والے مناظر سامنے آ جائیں گے جس کے پیچھے کم علمی اور غیروں کی خوشامد کا بھی ہاتھ ہے۔

لفظ دشمنی بذات خود ایک فتنہ فساد کا حصہ ہے اسے سنتے ہی نفرت، قتل و غارت فتنہ فساد برائی جیسے عکس ذہن میں گردش کرنے لگتے ہیں۔ خاندانی دشمنی جس طرز انداز میں بھی ہو یہ نفرت کو جنم دیتی ہے اور رشتوں میں فاصلے پیدا کرتی ہے اور جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اسلام نے نفرت قتل و غارت فتنہ فساد پھیلانے سے منع کیا ہے اور اسلامی بھائی چارے اور امن کا درس دیا ہے۔ جب خاندانی دشمنی کا ذکر آتا ہے تو یہ وہ فساد ہے جو نسل در نسل چلتا رہتا ہے اور نفرت اور قتل و غارت کا سبب بنتا جاتا ہے، خاندانی دشمنی کی بڑی وجوہات جہالت اور شعور کی کمی ہے۔ خاندانی دشمنی پر اگر تحقیق کی جائے تو اس کے آغاز کی وجہ عام معمولی سی بات ہوتی ہے جیسا کہ کسی زمین میں پانی کی ترسیل پر دو خاندانوں کا آپس میں جوں توں ہو جائے یا پھر زمین کی مٹی پر جھگڑا ہو جاتا ہے کہ یہ میری زمین کی مٹی ہے اس کو نہ اٹھایا کرو۔ اس طرح پیسوں کے لین دین کی وجہ سے بھی تنازعات سامنے آ جاتے ہیں یا پھر بچپن کے رشتوں سے انکار کی وجہ بھی خاندانی دشمنی کا باعث بن جاتی ہے، مطلب خاندانی دشمنی کا آغاز معمولی باتوں سے ہو جاتا ہے مگر بگڑتے بگڑتے یہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اور پھر نسل در نسل تباہی کا باعث بنتا جاتا ہے۔

خاندانی دشمنی ہر جگہ ہوتی ہے مگر قبائلی علاقوں میں اس وجہ سے خاندان صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں اس دشمنی میں پہلے عام سی بات کو لے کر ضد اور انا کا مسئلہ بنا لیا جاتا ہے اور پھر اس ضد اور انا کی وجہ سے بات قتل و غارت تک پہنچ جاتی ہے اور ایک فریق نے کسی کو اگر قتل کر دیا تو دوسرا فریق پہلے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں اور پھر پہلے خاندان والے دوسرے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں یوں نسل در نسل یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ خاندانی دشمنی میں حریف خاندان کو کمزور کرنے کے لیے جو زیادہ طاقتور بندہ ہوا اسی کو ہی ہدف بنایا جاتا ہے، اسی کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

بعض معاشروں میں بچوں کو جنگجوؤں کے طور طریقے دکھاتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جاتی ہے کہ تم ایک بہادر اور بندوق سے محبت کرنیوالے فرد ہو۔ ان کے ہاتھوں میں کھلونا نما اسلحہ تھما دیا جاتا ہے۔ بچے کو اسلحہ سے محبت ہونے لگتی ہے اور جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو وہ اسی اسلحہ سے اپنی نام نہاد بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے معمولی باتوں پر آدم زاد کی جان لے لیتا ہے۔ ایسے معاشرے میں عدم برداشت کے بڑھتے رجحان کے پیچھے جھوٹی انا کی آبیاری کے اصول کارفرما ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ہر فرد کو اس کی ذات، ہنر اور رنگ کے حساب سے اہمیت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ان کی حیثیت کے حساب سے برتاؤ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی ہوٹل میں خدمات انجام دینے والے افراد ہوں یا کسی ورکشاپ میں کام کرنے والا بچہ، کوئی سکیورٹی گارڈ ہو یا کسی سٹور کا سیلز مین، ان میں سے ہر شخص روزانہ کئی بار اپنے معاشرے کے دیگر نام نہاد مہذب افراد کی طرف سے برے رویے کو سہتا ہے جو یقیناً ان کے اندر بھی منفی جذبات کو جنم دیتا ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عزت سے سر اٹھا کر جینے کا یہی طریقہ ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے۔ ماہرین کے خیال میں عدم برداشت دراصل ہمارے اندر چھپی ہوئی مایوسی سے جنم لیتی ہے اور یہ مایوسی ہمارے ناتمام ارادوں اور نا آسودہ خواہشات کا نتیجہ ہوتی ہے۔ معاشرتی اصولوں یا تربیت کے باعث ہم بہت سے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے قاصر ہوتے ہیں۔ عدم تشدد کا فلسفہ انسان کو انسان دوستی، امن، بھائی چارے اور خدا کے مخلوق چاہے اس کا تعلق کسی اور مذہب سے ہی کیوں نہ ہو، اس سے محبت کرنے کا درس دیتا ہے۔ زیادہ تر، لوگ دوسروں کو اس وقت برداشت نہیں کرتے جب ان کی رائے ہماری رائے سے متصادم ہو۔ یہ لوگ اپنے خیالات سے متصادم رائے کا اظہار کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنا چاہتے ہیں۔ منظور شدہ نظریات اور خیالات وقت کے ساتھ مقدس بن جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کو چیلنج کرتے ہیں تو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

آج ہم جن کے کام کو سراہتے ہیں لیکن جب وہ زندہ تھے تب کیوں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ اب بھی کئی معاشروں میں مختلف نظریات رکھنے والے افراد کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ لیکن دنیا میں ترقی اور خوش حالی ایسے لوگوں کی وجہ سے بھی ممکن ہوئی ہے جنھوں نے کچھ نیا سوچنے اور کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ ہمیں ایک ایسی دنیا کی تخلیق کرنی چاہیے جہاں ترقیاتی سوچ کو خیر مقدم کیا جائے اور اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے نہ کہ کچلا جائے۔ عدم برداشت کی ایک بڑی وجہ تعلیم اور شعور کی کمی ہے۔ آخر کب تک جہالت کی اندھیر نگری میں ہم انسانوں کو تباہ ہوتا ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہیے کہ اب اس عمل سے نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

ملک میں ایک کھیل نے لوگوں کی سوچ کیسے تبدیل کی؟

ویب ڈیسک// مینا کی نظریں اپنی مخالف ٹیم کو شکست دینے کا موقع ڈھونڈ رہی ہیں۔ وہ ایک لمحہ اور موقع بھی ضائع نہیں کرنا چاہتیں۔ بھارت میں مقبول کبڈی کا کھیل اب دنیا کے 50 سے زیادہ ممالک میں کھیلا جا رہا ہے۔ کبڈی کا کھیل دو ٹیموں کے درمیان کھیلا جاتا ہے اور ہر ٹیم میں سات، سات کھلاڑی ہوتے ہیں۔ کبڈی کا میچ شروع ہوتا ہے تو ایک ٹیم کا ریڈر دوسری ٹیم کے لیے متعین کردہ آدھے حصے پر حملہ کرتی ہے۔ یہ حملہ کرنے والے کھلاڑی کا مقصد زیادہ سے زیادہ مخالف کھلاڑیوں کو چھونے کے بعد اپنی ٹیم کے پاس واپس آنا ہوتا ہے لیکن اگر اس کھلاڑی کو مخالف ٹیم نے میدان میں روک کر ناک آؤٹ کیا تو اسے آوٹ مانا جاتا ہے۔ 14 سالہ مینا کے لیے کبڈی صرف ایک کھیل نہیں ہے بلکہ ایک دوسری دنیا ہے اور ان کی زندگی کو بہتر بنانے کا ایک بڑا موقع بھی۔ وہ شرماتے ہوئے اس بارے میں بات کرتی ہیں، سوچ سمجھ کر اپنے الفاظ کا انتخاب کرتی ہیں اور پھر کہتی ہیں کہ جب میں کھیلتی ہوں تو مجھے کچھ مختلف محسوس ہوتا ہے۔ اس وقت میں وہ مینا نہیں ہوں جو گھر کے کاموں کے دباؤ اور دوسروں کی خواہشات میں جکڑی ہوتی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ انھیں لگتا ہے کہ وہ ان لڑکیوں سے زیادہ مضبوط ہیں جو کبڈی نہیں کھیلتیں۔ مینا ممبئی سے 230 کلومیٹر دور ایک چھوٹے سے قبائلی گاؤں کشٹی کے مضافات میں رہتی ہیں۔ یہاں روایتی طور پر لڑکیوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ گھریلو کام کریں، شادی کریں اور بچوں کی پرورش کریں۔ لیکن 15 سال پہلے مضبوط ارادے والے اساتذہ کے ایک گروپ نے لڑکیوں کے لیے مزید مواقع پیدا کرنے کا فیصلہ کیا۔ داجی راج گرو اور اساتذہ جنھوں نے دیگر اساتذہ کے ساتھ مل کر لڑکیوں کو مزید مواقع فراہم کرنے کے لیے ایک کلب شروع کیا۔ ان اساتذہ میں سے ایک داجی راج گرو ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میری ایک بیٹی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی میں کامیابیاں حاصل کرے۔ وہ زیادہ سے زیادہ اچھی زندگی گزارے اور مجھے پتے آخر لڑکیاں کبڈی کھیل کر اپنا کریسر کیوں نہیں بنا سکتیں؟ راج گرو اور ان کے دوست جوانی میں

کبڈی کھیلا کرتے تھے اور انھوں نے مقامی لڑکیوں کو کبڈی کھیلنا سکھانے کا سوچا۔ انھوں نے اپنی جمع پونجی میں سے پانچ ہزار روپے لگائے اور مقامی اسکول کو راضی کیا کہ وہ انھیں اپنا گراونڈ استعمال کرنے دیں۔ اس طرح لڑکیوں کے کبڈی کلب کا آغاز ہوا۔ ابتدائی طور پر سکول میں زیر تعلیم صرف دو لڑکیاں اس کلب میں آئی تھیں۔ اس بارے میں راج گرو کا کہنا ہے کہ والدین اپنی لڑکیوں کو کبڈی کھیلنے کی اجازت دینے کے لیے تیار نہیں تھے کیونکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ لڑکیوں کو زیادہ وقت گھر سے باہر گزارنا پڑے گا۔ لڑکیوں کے والدین کو خدشہ تھا کہ کبڈی کھیلنے سے لڑکیوں کی شادیاں متاثر ہوں گی۔ ایک روایتی گھرانے میں لڑکیوں کا باہر جانا اور دیر سے گھر آنا اچھا نہیں سمجھا جاتا اور ایسی صورت حال میں والدین تیار نہیں ہوتے کہ ان کے بچے ایسا کریں۔ راج گرو اور ان کے ساتھیوں نے گھر گھر جا کر لڑکیوں کے والدین سے بات کی اور انھیں یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ لڑکیاں سکول سے پہلے اور بعد میں محفوظ ماحول میں کبڈی کھیلیں گی۔ وہ اس بات کا مناسب خیال رکھیں گے کہ اس دوران لڑکے انھیں پریشان نہ کریں۔ کبڈی ٹیم میں لڑکیاں سکول سے پہلے اور بعد میں ٹریننگ کرتی ہیں۔ شروع شروع میں تو کوچ لڑکیوں کو گھروں سے پک کرتے تھے اور پھر انھیں واپس گھر چھوڑ کر بھی آتے تھے۔ لیکن پھر لڑکیوں کی تعداد بڑھتی گئی اور اب ایسا کرنا ممکن نہیں رہا ہے۔ اب اس کلب میں کل 30 لڑکیاں ہیں۔ ان کا اندازہ ہے کہ اب تک وہ 300 لڑکیوں کو کوچنگ دے چکے ہیں۔ ان میں راج گرو کی اپنی بیٹی بھی شامل ہیں۔ کچھ لڑکیوں نے تو سات برس کی عمر سے پہلے ہی کھیلنا شروع کر دیا ہے۔ کلب کے دیگر اراکین کی طرح مینا بھی سکول جانے سے پہلے دوڑنے اور سکول کے بعد دو گھنٹے ٹریننگ کرتی ہیں۔ اس کے لیے انھیں صبح سویرے گھر سے نکلنا پڑتا ہے اور شام کو دیر تک ہی گھر واپس آتی ہیں۔ مینا کہتی ہیں کہ مجھے اندھیرے میں ہی گھر سے نکلنا پڑتا ہے۔ پہلے مجھے ڈر لگتا تھا کہ کہیں کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔ اس وقت میرے گھر والوں نے بھی میرا ساتھ نہیں دیا تھا مگر وہ اب بھی میرے کھیلوں میں جانے سے خوش نہیں ہیں۔ مینا ایک پرعزم لڑکی ہیں اور انھوں نے اپنی مسلسل محنت اور کلب کے اراکین کی حوصلہ افزائی سے ریاستی ٹیم اور مقامی لیگ میں شمولیت اختیار کی۔ سدھی جا ایکے اور سمرن بوند کر کلب کے پہلے بیچ کی لڑکیوں میں شامل ہیں۔ انھوں نے یہاں آٹھ سال تک تربیت حاصل کی۔ اب 25 سال کی عمر میں، وہ ایک پیشہ ور لیگ کھلاڑی ہیں اور مالی طور پر مستحکم بھی۔ شروع میں ان لڑکیوں کے گھر والوں کو لگتا تھا کہ کبڈی ان کی زندگی میں بس ایک وقت گزاری کا طریقہ ہے۔

ہندوستانی خواتین ٹیم نے اسکاٹ لینڈ کو ریکارڈ 150 رنز سے شکست دی

کوالالمپور// جی ترشا (110 رن ناٹ آوٹ/تین وکٹ) کی آل راونڈ کارکردگی کی بدولت ہندوستانی ٹیم نے خواتین کے انڈر 19 کے سپر سکس گروپ ون میچ میں اسکاٹ لینڈ کو ٹی ٹوئنٹی کپ میں منگل کو ریکارڈ 150 رنز سے شکست دے دی۔ 209 رنز کے بڑے ہدف کے تعاقب میں آنے والی اسکاٹش ٹیم ہندوستانی باولنگ اٹیک کے سامنے نہ ٹھہر سکی اور پوری ٹیم 14 اوورز میں 58 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔ پیپا کیلی، ایما والشم (12-12 رنز) اور پیپا سپرول (11 رنز) اسکور کرنے کے بعد آوٹ ہوئیں۔ نعیمہ شیخ (10) 10 رنز بنانے کے بعد ناٹ آوٹ رہیں۔ ہندوستان کی طرف سے ایوشی شکلا نے تین اوورز میں آٹھ رن دے کر چار وکٹیں حاصل کیں۔ جی ترشا نے دو اوورز میں چھ رنز (تین وکٹ) دے کر وکٹیں حاصل کیں اور ویشنوی شرما نے دو اوورز میں پانچ رن (تین وکٹ) دے کر وکٹیں حاصل کیں۔ جی ترشا کو ان کی بہترین کارکردگی پر 'پلیئر آف دی میچ' سے نوازا گیا۔ آج یہاں اسکاٹ لینڈ کی خواتین ٹیم نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ ہندوستان کی اوپننگ جوڑی جی کملینی اور جی ترشا بیٹنگ کے لیے آئیں اور پہلی وکٹ کے لیے 147 رنز کی شراکت قائم کی۔ 14 ویں اوور میں میسی میرا نے جی کملینی کو آوٹ کر کے اس شراکت کو توڑا۔ جی کملینی نے 42 گیندوں میں نو چوکے لگا کر (51) رنز بنائے۔

چیمپئنز ٹرافی: ٹکٹوں کی قیمت کیا ہے اور کب دستیاب ہوں گی؟

ویب ڈیسک// آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی 2025 کے گروپ میچز اور پہلے سیمی فائنل کے ٹکٹوں کی فروخت کا آغاز 28 جنوری سے ہو رہا ہے۔ جنرل سٹینڈز کے ٹکٹ کی قیمت ایک ہزار روپے جبکہ پریمیم سیٹیں مختلف کیٹگریز میں 15 سو روپے سے دستیاب ہوں گی۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کا کہنا ہے کہ دبئی میں میچز کے ٹکٹس کے حوالے سے جلد آگاہ کیا جائے گا جبکہ فائنل کے ٹکٹس پہلے سیمی فائنل کے اختتام پر دستیاب ہوں گے۔ چیف کمرشل آفیسر آئی سی سی انوراگ داھیانے کہا ہے کہ پاکستان کے لیے اس ٹورنامنٹ کا انعقاد یادگار لمحہ ہے۔ ٹورنامنٹ کے ڈائریکٹر سمیر احمد سید کا کہنا ہے کہ 'آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی شائقین کو بہترین کرکٹ کے ناقابل فراموش لمحات فراہم کرے گی۔ نئے اپ گریڈ سٹیڈیمز میں شائقین کھیل کے خوبصورت لمحات سے پوری طرح لطف اندوز ہو سکیں گے' اپنی بات جاری رکھتے ہوئے ان کا مزید کہنا تھا کہ والدین کے لیے یہ ایک بہترین موقع ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس کھیل سے روشناس کرائیں اور اس کھیل سے ان کی محبت میں اضافہ ہو۔ یاد رہے کہ چیمپئنز ٹرافی کا آغاز 19 فروری سے پاکستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان میچ سے ہوگا جبکہ فائنل نو مارچ کو کھیلا جائے گا۔ ٹورنامنٹ میں مجموعی طور پر 15 میچز پاکستان کے تین شہروں کراچی، لاہور اور راولپنڈی سمیت یو اے ای کے شہر دبئی میں کھیلے جائیں گے۔

شان مسعود کپتانی سے متعلق سوال پر ناراض ہوگئے

ویب ڈیسک// پاکستانی ٹیسٹ کرکٹ ٹیم کے کپتان شان مسعود کپتانی سے متعلق صحافی کے سوال پر ناراض ہوگئے۔ ویسٹ انڈیز سے دوسرے ٹیسٹ میں شکست کے بعد پریس کانفرنس میں صحافی نے شان مسعود سے سوال کیا کہ آپ اپنا فیصلہ خود کریں گے یا پاکستان کرکٹ بورڈ کرے گا؟ صحافی کے سوال پر شان مسعود نے پہلے کہا کہ نیکسٹ کوئسچن (اگلا سوال)، پھر جواب دیا کہ ماضی میں جو ہوا اس کا میں جواب نہیں دوں گا، اب جو ہو رہا ہے اس کا جواب دے رہا ہوں۔ انہوں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آپ حقائق پر بات کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کریں لیکن آپ کی معلومات بالکل غلط ہیں، آپ بھی اپنے کھلاڑیوں کو عزت دیں۔ شان مسعود کا کہنا ہے کہ فیصلے کرنا پی سی بی کا کام ہے، جو فیصلے ہوئے مجھ سمیت سب کرکٹرز قبول کرتے ہیں، ہم لوگ اس ملک اور اس ادارے کے ہیں، ہم لوگ آپ کے بھی لوگ ہیں۔ پاکستانی ٹیسٹ ٹیم کے کپتان نے صحافی کے سوال پر بات کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح سے بے عزت کرنا کوئی بھی برداشت نہیں کرے گا، آپ کے سوال میں بہت زیادہ تضحیک تھی، آپ نے ایک سوال کے چکر میں دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کی، ہم پاکستان کے لیے کھیلتے ہیں جو کوشش کرتے ہیں نتیجہ لانے کے لیے کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس کنڈیشنز میں 4 میں سے 3 میچز جیتے ہیں، ایک میچ ہارے ہیں جس میں پہلے دن میں غلطیاں کی تھیں، پہلے تحقیق کریں پھر سوال کریں اور جو چاہیں رائے دیں۔ واضح رہے کہ دوسرے ٹیسٹ میچ میں ویسٹ انڈیز نے پاکستان کو 120 رنز سے شکست دی ہے اور 2 میچوں کی سیریز ایک، ایک سے برابر ہوگئی۔

ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ: پاکستانی ٹیم زوال کی انتہا کو جا پہنچی

ملتان// مسلسل شکستوں اور ہوم گراونڈ پر ناقص پرفارمنس کے باعث آئی سی سی ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ میں پاکستانی ٹیم زوال کی انتہا کو پہنچ گئی۔ تفصیلات کے مطابق پاکستان کو ملتان کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے دوسرے اور آخری ٹیسٹ میں ویسٹ انڈیز کے ہاتھوں 120 رنز سے شکست کا سامنا کرنا پڑا، یہ ٹیم کی ہوم گراونڈز پر حریف کے ہاتھوں 35 برس بعد پہلی ٹیسٹ شکست ثابت ہوئی جس نے گرین کیپس کو آئی سی سی ٹیسٹ چیمپئن شپ اسٹینڈنگ میں آخری نمبر پر پہنچا دیا۔ فاتح سائیڈ نے اپنی مہم کا اختتام سیکنڈ لاسٹ آٹھویں پوزیشن پر کیا، اب رواں دورانیے کے باقی حصے میں دونوں ٹیموں کی کوئی بھی ٹیسٹ سیریز شیڈول نہیں ہے۔ سال 2023 سے 2025 کے ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ دورانیے میں پاکستانی ٹیم کی کارکردگی انتہائی مایوس کن رہی، وہ 14 میں سے صرف 5 میچز میں ہی کامیابی حاصل کر سکی، اس دوران سلو اوور ریٹ پر پوائنٹس کی کٹوتی کا بھی سامنا رہا جس کی وجہ سے سفر کا اختتام 27.98 کی پرسنٹیج پر کیا۔

ریلائنس فاؤنڈیشن کے 50 سے زیادہ کھلاڑی نیشنل گیمز میں لیں گے حصہ

دہرادون// اتراکھنڈ میں منگل سے شروع ہونے والے قومی کھیلوں کے 38 ویں ایڈیشن میں ملک بھر کے ہزاروں کھلاڑیوں کے ساتھ ریلائنس فاؤنڈیشن سے وابستہ 50 سے زیادہ کھلاڑی مختلف مقابلوں میں حصہ لیں گے۔ ان کھیلوں میں ریلائنس فاؤنڈیشن سے وابستہ کھلاڑی ایتھلیٹکس، باکسنگ، بیڈمنٹن، شوٹنگ، جوڈو، ویٹ لفٹنگ، ریسلنگ اور ٹیبل ٹینس سمیت آٹھ کھیلوں کے مقابلوں میں حصہ لیں گے۔ ان میں سے فاؤنڈیشن کی رکن اور ٹوکیو اولمپکس میڈلسٹ لولینا بورگوہین پیرس اولمپکس کے بعد پہلی بار کسی مقابلے میں حصہ لے رہی ہیں۔ ان کے ساتھ ابھرتی ہوئی جوڈو سنسنی ہمانشی ٹوکس بھی میڈل کی دوڑ میں شامل ہوں گی۔ اسی طرح ایتھلیٹکس مقابلوں میں ریلائنس فاؤنڈیشن کے جیوتی یاراجی (100 میٹر رکاوٹ دوڑ)، تیجس شرسے (110 میٹر رکاوٹ)، مانیکانت ہوبلیدھر (100 میٹر)، املان بورگوہین (200 میٹر) اور روزی مینا پالراج (پول والٹ) قومی ریکارڈ یافتہ ان کھیلوں میں حصہ لیں گے۔ اس کے علاوہ ابھرتے ہوئے ستاروں جیسے انیمیش کجور (2024 میں ہندوستان کا سب سے تیز رفتار)، ڈی ایم جے رام پی بنسد اور ساکشی چوان کی پرفارمنس بھی قابل دید ہوگی۔ وزیر اعظم نریندر مودی آج شام قومی کھیلوں کے 38 ویں ایڈیشن کا افتتاح کریں گے۔

بیٹے کی سالگرہ پر شکھر دھون کا جذباتی پیغام

نئی دہلی// سابق بھارتی کرکٹر شکھر دھون نے اپنی شاندار بلے بازی کی وجہ دنیائے کرکٹ میں ایک کامیاب کیریئر بنایا لیکن اپنی نجی زندگی میں ان کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اہلیہ عائشہ مکھرجی سے علیحدگی کے بعد سے شکھر دھون دو برسوں سے اپنے بیٹے زوراور سے بھی نہیں مل سکیں ہیں۔ لیکن گزشتہ جمعرات کو اپنے بیٹے کی 10 ویں سالگرہ کے موقع پر شکھر دھون نے ان کے لیے ایک جذباتی پیغام لکھا۔ انسٹاگرام پر بیٹے کے ساتھ تصویر شیئر کرتے ہوئے پوسٹ میں لکھا دونوں کے درمیان فاصلہ ہونے یا بیٹے سے ملاقات نہ ہو سکنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تم ہمیشہ میرے دل میں رہو گے۔ تمہارے لیے خوشیوں اور محبتوں سے بھرے سال کی دعا، زوراور بیٹا۔

کوہلی نے ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں کی پریکٹس

نئی دہلی// ہندوستان کے اسٹار بلے باز ویراٹ کوہلی جو خراب فارم سے دوچار ہیں، نے منگل کو ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں پریکٹس کی۔ آج بیٹنگ کے علاوہ ویراٹ کوہلی نے اسٹیڈیم میں فیلڈنگ کی پریکٹس بھی کی۔ وہ 30 جنوری سے 2 فروری تک یہاں ریلوے کے خلاف آخری گروپ میچ کھیلیں گے۔ وہ 12 سال بعد رنجی ٹرافی میچ کھیلنے جا رہے ہیں۔ اس سے قبل انہوں نے 2012 میں رنجی ٹرافی کھیلی تھی۔ واضح رہے کہ کوہلی گردن کی چوٹ کی وجہ سے گزشتہ میچ میں نہیں کھیل سکے تھے۔ گزشتہ چند دنوں میں کوہلی کو سوشل میڈیا پر سابق ہندوستانی کھلاڑی اور آر سی بی کے بیٹنگ کوچ سنجے بانگڑ کے ساتھ ممبئی کے ٹریننگ سینٹر میں دیکھا گیا ہے۔ کوہلی 19 فروری سے شروع ہونے والی چیمپئنز ٹرافی سے قبل تین میچوں کی دو طرفہ ون ڈے سیریز کے لیے ٹیم کا حصہ ہیں۔

ہندوستانی انڈر 20 خاتون ٹیم فروری میں ترکی میں تین دوستانہ میچ کھیلے گی

نئی دہلی// ہندوستان کی انڈر 20 خاتون ٹیم فروری میں ترکی کے انطالیہ میں فیفا انٹرنیشنل میچ ونڈو کے دوران اردن، ہانگ کانگ اور روس کے ساتھ دوستانہ میچ کھیلے گی۔ آل انڈیا فٹ بال فیڈریشن (اے آئی ایف ایف) ذرائع نے آج یہاں بتایا کہ ہیڈ کوچ جوکیم الیگزینڈرسن کی قیادت میں ہندوستانی ٹیم 19 فروری کو اردن، 22 فروری کو ہانگ کانگ اور 25 فروری کو روس کے ساتھ انطالیہ میں کھیلے گی۔ ہندوستان کی انڈر 20 خاتون ٹیم جولائی 2025 میں ہونے والی سیف انڈر 20 ویمنز چیمپئن شپ اور اگست 2025 میں شیڈول اے ایف سی انڈر 20 ویمنز ایشین کپ 2026 کوالیفائر کے لیے کافی عرصے سے تیاری کر رہی ہے۔

2017 چیمپئنز ٹرافی جیت پر شاہین نے لب کشائی کردی

کراچی// پاکستانی ٹیم کے فاسٹ بولر شاہین شاہ آفریدی میگا ایونٹ شروع ہونے سے قبل پاکستان کی 2017 میں چیمپئنز ٹرافی جیت پر لب کشائی کر دی۔ شاہین شاہ آفریدی نے کہا کہ 2017 فائنل کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ میں پاکستان انڈر 19 کھیلنے گیا تھا، اس کا انتظار ہم نے 2017 میں چیمپئنز ٹرافی جیتی تھی۔

نیمار نے سعودی فٹبال کلب الہلال سے راہیں جدا کرلیں

ویب ڈیسک// برازیل کے سپر سٹار فٹبالر نیمار نے سعودی عرب کے فٹبال کلب الہلال سے راہیں جدا کر لی ہیں۔ عرب نیوز کے مطابق الہلال نے ایک بیان میں کہا ہے کہ انجری مسائل کی وجہ سے نیمار نے الہلال سے راہیں جدا کر لی ہیں، اور وہ اب برازیل کے کلب سانتوس میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔ نیمار نے لڑکپن میں سانتوس فٹبال کلب کی نمائندگی کی تھی۔ الہلال نے ایکس پر پوسٹ میں کہا کہ نیمار کی الہلال کے ساتھ خدمات پر کلب ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے، اور خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہے۔ کلب ان کی کیریئر میں کامیابی کے لیے نیک تمناوں کا اظہار کرتا ہے۔ نیمار نے 2023 میں فرانسیسی فٹبال کلب پی ایس جی کو چھوڑ کر الہلال میں شمولیت اختیار کی تھی، جہاں انہوں نے انجری کے باعث صرف سات میچ کھیلے۔ الہلال میں شامل ہونے کے بعد انہوں نے نومبر 2023 میں برازیل سے سرجری کروائی۔

بنگلہ دیش پریمیئر لیگ میں (کل) مزید دو میچز کا فیصلہ ہوگا

ڈھاکہ// بنگلہ دیش پریمیئر لیگ (بی پی ایل) کے گیارہویں ایڈیشن میں کل (بدھ کو) مزید دو میچ کھیلے جائیں گے۔ پہلا میچ کھلنا ٹائیگرز اور چٹاگانگ کنگز کی ٹیموں کے درمیان کھیلا جائے گا۔ دوسرے میچ میں فارچیون باریشال اور ڈھاکہ کیپیٹلز کی ٹیمیں مد مقابل ہوں گی۔ بنگلہ دیش پریمیئر لیگ (بی پی ایل) کے دلچسپ مقابلے بنگلہ دیش میں جاری ہیں جس میں دنیا کے نامور کرکٹرز اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھا رہے ہیں اور شائقین کرکٹ کو دلچسپ اور کانٹے دار مقابلے دیکھنے کو مل رہے ہیں۔

بین الاقوامی کرکٹ ٹیم میں ڈیبیو کرنے والی ہندوستان کی پہلی کم عمر خاتون کھلاڑی/شیفالی ورما

نئی دہلی// ہندوستانی خواتین ٹیم کی تمام کھلاڑیوں کا کرکٹ میں سفر بہت خاص اور دلچسپ رہا ہے۔ ایسی ہی ایک ہندوستانی خاتون کرکٹ کھلاڑی شیفالی ورما ہیں، جنہوں نے صرف 15 برس کی عمر میں اپنے کرکٹ کیریئر کا آغاز کیا۔ شیفالی ہندوستانی خاتون ٹیم میں ایک دھماکہ خیز خاتون بلے باز کے طور پر جانی جاتی ہیں۔ ہندوستانی خواتین نے ہمیشہ آگے آ کر بہترین کارکردگی دکھائی ہے اور دکھایا ہے کہ ہندوستانی خواتین کسی دوسرے ملک کی خواتین سے پیچھے نہیں ہیں۔ شیفالی نے بھی اپنی بہترین بلے بازی اور کرکٹ کے میدان پر اپنی شاندار کارکردگی سے کئی بار ملک کا سر فخر سے بلند کیا ہے۔ وہ ہندوستان کی ہر لڑکی کے لیے ایک متاثر کن شخصیت بن چکی ہیں۔ آج ہم آپ کو ان کی زندگی سے جڑے ایک دلچسپ واقعے کے بارے میں بتانے جا رہے ہیں جو انہوں نے صرف 15 برس کی عمر میں حاصل کی ہے۔ شیفالی ورما کی پیدائش 28 جنوری 2004 کو ہریانہ میں ہوئی۔ شیفالی نے اپنی اسکولی تعلیم مندیپ سینئر سیکنڈری اسکول سے مکمل کی۔ انہیں بچپن سے ہی کرکٹ کھیلنے کا بہت شوق تھا۔ شیفالی کے والد کو بھی کرکٹ کھیلنا بہت پسند تھا۔ ان کا خواب انٹرنیشنل کرکٹ کھیلنا تھا لیکن وہ اپنا خواب پورا نہ کر سکے۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ شیفالی بھی کرکٹ کھیلنے کا جذبہ رکھتی ہیں تو انہوں نے شیفالی کو گھر پر ہی ٹریننگ دینا شروع کر دی۔ ان کے والد چاہتے تھے کہ شیفالی پیشہ ورانہ تربیت حاصل کریں، اس لیے وہ انہیں کرکٹ اکیڈمی میں داخل کرانا چاہتے تھے لیکن کئی کوششوں کے باوجود وہ شیفالی کو کسی اکیڈمی میں داخل نہیں کرا سکے کیونکہ اس وقت کوئی بھی اکیڈمی لڑکی کو داخلہ دینے کو تیار نہیں تھی۔ شیفالی کا کرکٹ میں آنا بھی ایک دلچسپ کہانی ہے۔ شیفالی کے بھائی بھی کرکٹ کھیلا کرتے تھے۔ انہیں لڑکوں کی کرکٹ ٹیم میں کھیلنے کا موقع نہیں ملا کیونکہ وہ اپنی ٹیم میں کوئی لڑکی نہیں چاہتے تھے۔ شیفالی کے والد نے اس معاملہ کا بہت تخلیقی حل تلاش کیا۔ انہوں نے اپنے لڑکا ہونے کا بھرم پیدا کرنے کے لیے شیفالی کے بال کٹوا دیے۔ جب شیفالی نے اپنے بال کٹوائے تو ان کے رشتہ داروں اور آس پاس کی سوسائٹی میں رہنے والے لوگوں نے طرح طرح کے تبصرے کیے لیکن شیفالی نے ان سب باتوں کو پیچھے چھوڑ کر اپنے خوابوں کو پورا کرنے پر توجہ مرکوز کی۔ وہ کبھی سالوں تک ٹام بوائے کی شکل میں رہیں۔ ایک روز شیفالی کے بھائی بیمار پڑے۔ شیفالی نے مقامی کلب میں اپنے بھائی کی جگہ لی۔ ٹیم کے لیے کھیلتے ہوئے، شیفالی کو پہلے میچ میں مین آف دی سیریز کا انعام دیا گیا۔ اس طرح شیفالی نے کئی مقابلوں اور ٹورنامنٹ میں مین آف دی سیریز کا خطاب جیتا۔ اس طرح شیفالی نے کرکٹ کی دنیا میں قدم رکھ کر اپنا خواب پورا کیا۔ ویمن کرکٹ اکیڈمی کے قیام کے بعد شیفالی کو ویمن کرکٹ اکیڈمی میں داخلہ ملا اور پوری محنت سے شیفالی نے پروفیشنل ٹریننگ کی اور پھر وہ ایک شاندار کرکٹر بن گئیں۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,